

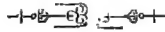
NO. 13.
GEOGRAPHY
PART II.

Compiled from various English works,
BY
THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER
OF SEMORE.

Contributed to and published by the Allygurh
Scientific Society.

1870.

Printed at the Institute Press.—Allygurh.



رسالہ عام جغرافیہ

مسمیٰ بمراۃ غریب

حصہ دوم

مؤلفہ ولیم ولکنسن صاحب بہادر یادی سہور جس کو انہوں نے
متعدد انگریزی کتابوں سے تالیف فرما کر حق طبع اُسکا
سیوں ٹینک سوسائٹی عایدہ کو مرحمت فرمایا
۱۰

سہی ٹیفک سوسائٹی نے بنظر افادہ عام اس کو

چھاپ کر شتہر کیا

عایدہ

مطبعہ انسٹیٹیوٹ پریس

سنہ ۱۸۷۰ ع

DEDICATED
 TO
 HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL,
 BY
 THE SCIENTIFIC SOCIETY



اس کتاب کو

بنام نامی

جناب ہزگریس دیوک آف آرگائل

نے

سینٹیفک سوسائٹی نے معزز کیا

فہرست

مضامین حصہ دوم جغرافیہ

صفحہ	مضمون
۱ ...	کرۃ زمین کی تری اور خشکی کا بیان
۲ ...	بحر اطلانتک کا بیان
۳ ...	بحر الکاهل یعنی بحر ہسپک کا بیان
۴ ...	بحر شمالی اور جنوبی کا بیان
۵ ...	بحر ہند کا بیان
۶ ...	خشکی کا بیان
۸ ...	جزائر کا بیان
۹ ...	تمامی کرۃ زمین کے رقبہ اور باشندوں کا بیان
۱۰ ...	قطعہ ایشیا کا بیان
۱۱ ...	قطعہ ایشیا کی راہوں اور خلیجوں اور جزیروں کا بیان
۱۲ ...	قطعہ ایشیا کی سطحوں کے اقسام طبعی کا بیان
۱۳ ...	قطعہ ایشیا کی مملکت اور سیاست مدنی کا بیان
۱۴ ...	قطعہ ایشیا کے فرماں رواے و مذاہب کا بیان
۱۵ ...	جدول نام ممالک اور دارالسلطنت تمامی قطعہ ایشیا و حال حکومت ہر ایک ملک کی

فصل اول

۱۷ ...	بیان ممالک ماتحت مسکوب یعنی شاہ روس
۱۸ ...	سیریا کے حیوانات کا بیان
۲۲ ...	سیریا کے نباتات کا بیان
۲۳ ...	قطعہ سیریا کی سیاست مدنی کا بیان
۲۴ ...	خاص دارالخلافہ مسکوب یعنی شاہ روس کے ملکوں کا بیان جو
۲۶ ...	قطعہ ایشیا میں واقع ہیں
۳۱ ...	بلان مسکوب کے جزائر کا بیان جو ایشیا میں ہیں
۳۲ ...	قطعہ ایشیا کا بیان

دوسری فصل

۳۳	...	مملکت توران کے بیان میں
۳۴	...	صوبہ بخارا کا بیان

تیسری فصل

۴۱	...	مملکت تبت کے بیان میں
۴۲	...	قطعہ مغلیہ و منصوریہ وغیرہ کے بیان میں
۴۳	...	جزیرہ نما کوزیا کا بیان
۴۴	...	ملک تبت کا بیان
۴۷	...	خاص ممالک چین کا بیان
۵۱	...	نہرو کبیر اور سد چین کا بیان
۵۵	...	ممالک چین کے صوبجات کا بیان
۶۶	...	شہر پکن کا بیان
۶۸	...	شہر چنگ ٹو کا بیان
۶۹	...	طرز حکومت کا بیان
۷۰	...	ہنر کا بیان
۷۱	...	جزائر جاپان کا بیان

چوتھی فصل

		بلک ترک یعنی مملکت آل عثمان کے بیان میں جو قطعہ ایشیا
۷۷	...	میں واقع ہیں
۷۸	...	ایشیائے کوچک کا بیان اور جو جزیرے کہ اسکے متعلق ہیں
۸۲	...	نہروں کا بیان
۸۳	...	کوچک ایشیا کے معدنیات کا بیان
۸۵	...	حاصلات کا بیان
۸۶	...	اشیائے تجارت کا بیان
۸۷	...	کوچک ایشیا کے باشندوں کا بیان
۸۸	...	کوچک ایشیا کے شہروں کا بیان
۹۵	...	کوچک ایشیا کے جزیروں کا بیان جو قطعہ ایشیا میں ہیں

جغرافیہ

حصہ دوم

واضح ہو کہ یہہ کتاب مسس برأت غریب علم جغرافیہ میں
تالیف راقم اڈم پادری ولیم ولکنسن مشتمل ہی ایک مقدمہ اور تین
مقالوں اور ایک خانمہ پر منجملہ انکے ایک مقدمہ اور دو مقالے
ریاضی ہئیت علم طبعی وغیرہ میں پہلے حصہ میں اس کتاب کے مذکور
ہوئے *

اب تیسرا مقالہ سیاست مدن اور تقسیم طول و عرض بلاد اور آبادی
اور آمدنی ملک اور طرز حکومت مملکت اور آئین دین و مذہب کے
بیان میں لکھا جاتا ہی *

کرۂ زمین کی تری اور خشکی کا بیان

کرۂ زمین کے نقشہ کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ یہہ کرۂ دو شی یعنی
پانی اور خشکی سے مرکب ہی از انجملہ سات حصے پانی اور تین حصے
خشک زمین ہی جسکو پانی ہر طرف سے محیط ہی اور اس کل پانی
کو جو تمام خشکی کو محیط ہی بھر او قیانوس کہتے ہیں اور اُور سب
بہار اُسی کے اجزا ہیں چنانچہ بحر اطلانتک اور بحر الکاهل جنکے
حائل ہونے سے اس تمام خشکی کے دو حصے ہو گئے ہیں *

اول دنیاے قدیم دوم دنیاے جدید قدیم اس اعتبار سے کہ زمانہ قدیم
سے دنیا کے آدمی اس حصہ کو جانتے ہیں بخلاف نئی دنیا کے کہ اسکا
حال اب چند عرصہ سے یعنی سنہ ۱۵۰۰ ع کے آخر میں معلوم ہوا
ہی اسی لیے نام اسکا جدید رکھا اور اسکو امریکہ بھی کہتے ہیں پس

وہ نصف کرہ کہ جسمیں دنیائے قدیم واقع ہی اہل جغرافیہ کے نزدیک کرہ شرقی اور جسمیں دنیائے جدید واقع ہی کرہ غربی کہلاتا ہی *
وہ دو بکر جو مابین دنیائے قدیم اور جدید کے حائل ہیں ان دونوں میں بحر الکاہل بحر اطلانتک سے زیادہ وسیع ہی جسکو انگریزی میں بحر پسفک بھی کہتے ہیں *

دنیائے قدیم سوائے جزائر آسٹریلیا اور ملیشیا وغیرہ کے کہ بہہ بھی پیچھے ظاہر ہوئے ہیں خاص تین قطعوں میں منقسم ہی *
ایشیا یورپ افریقہ قطعہ افریقہ بسبب حائل ہونے بحر روم کے جسکا نام انگریزی میں مڈی ٹرینین ہی اور بحر قلزم کہ جسکا نام ریڈیسی ہی ایشیا اور یورپ سے جدا ہی *

یورپ بواسطہ سلسلہ کرہ قاف اور بکیرہ اسود کے جو بحر روم کی ایک شاخ ہی اور اس قطعہ سے جنوباً واقع ہی اور بحر خضر اور سلسلہ کرہ اُرال کہ بطرف مشرق ہی قطعہ ایشیا سے منفصل ہی اور قطعہ امریکہ یعنی دنیائے جدید بھی بسبب فاصل ہونے خلیج میکسیکو جو اوقیانوس سے متعلق ہی اور بکیرہ کریبین کے دو حصہ پر منقسم ہو گیا ہی یعنی امریکہ شمالی اور امریکہ جنوبی لیکن ان دونوں میں خاکنائے تارین کے واقع ہونے سے انفصال کلی نہیں ہی *

وہ دریا کہ ایشیا سے جنوب کر اور افریقہ سے مشرق کی طرف واقع ہی اُسکا نام بحر ہند ہی اور جو قطب شمالی سے متصل ہی اُسکو بحر شمالی اور جو قطب جنوبی سے قریب ہی اُسے بحر جنوبی کہتے ہیں اب ہم اولاً بحر اوقیانوس بعدہ تمام خشکی کا بیان واسطے ملاحظہ ناظرین کے درج رسالہ هذا کرتے ہیں *

بحر اطلانتک کا بیان

جاننا چاہیئے کہ بحر اطلانتک وہ دریا ہی جو دنیائے قدیم سے بجانب مغرب اور دنیائے جدید سے بطرف مشرق واقع ہی طویل اس

بحر کا شمال سے جنوب تک مطابق طول قطعہ امریکہ کے تختہ میں نو ہزار میل اور عرض مابین افریقہ اور جنوبی امریکہ کے کم سے کم سترہ سو میل اور جہاں بہت عریض ہی چار ہزار میل ہی اور اوسط عرض اُسکا تین ہزار میل *

اس بحر کے چاروں طرف کئی بحیرے اور خلیج ہیں خصوصاً مشرق کی طرف بحیرہ بالٹک اور بحیرہ روم اور مغرب کی طرف خلیج ہڈسن اور خلیج میکسیکو اور بحیرہ کریبین ہی اور بحیرہ بالٹک آبائے کبیتی گت کی راہ سے بحر اوقیانوس سے جا ملا ہی طول اس بحیرہ کا چھ سو میل اور عرض ساٹھ میل سے دیرہ سو میل تک ہی اور اس بحیرہ کا پانی بہ نسبت بحر اوقیانوس کے پانی کے سرد اور صاف اور مایل بہ شیرینی ہی لیکن چونکہ یورپ کے اطراف شمالی میں واقع ہی اس سبب سے پانی اسکا بسبب شدت سرما کے تین چار مہینے تک منجمد رہتا ہی اور اس عرصہ میں اسمیں کوئی جہاز نہیں چل سکتا اور بحیرہ روم براہ آبائے جبل الطارق بحر اوقیانوس سے مل گیا ہی یہ بحیرہ مشرق سے مغرب تک دو ہزار میل لंबا اور شمال سے جنوب تک دوسو میل سے اٹھ سو میل تک چوڑا ہی اسکے چاروں طرف اور کئی خلیج ملے ہوئے ہیں جنکا ذکر بجائے خود مذکور ہوگا اور کئی نامور جزیرے بھی اس بحیرہ روم میں واقع ہیں کہ اُن کے نام بھی لکھے جائینگے خلیج ہڈسن بھی آبائے ہڈسن کی راہ بحر اطلانتک سے مل گیا ہی خلیج مذکور شمال سے جنوب تک ہزار میل طویل اور مشرق سے مغرب تک اٹھ سو میل عریض ہی یہ بھی حدود شمالی میں واقع ہونے کے سبب یخ بستہ اور منجمد رہتا ہی اس لیے آمد و رفت جہاز کی اسمیں بہت کم ہی *

بحر اطلانتک کے بیچ میں خلیج میکسیکو اور بحیرہ کریبین واقع ہیں اور یہ دونوں بسبب حائل ہونے جزائر ہند الغرب کے علیحدہ ہو گئے

ہیں خلیج میکسیکو بطرف شمال اور بحیرہ کیریبین جانب جنوب انہیں دو کے باعث قطعہ امریکہ دو حصوں پر تقسیم ہو گیا ہی *

بحرالکاکل یعنی بحریسفک کا بیان

یہ بحر بہ نسبت تمام بحار روے زمین کے زیادہ تر وسیع ہی اور امریکہ کے جو اُس کے مشرق میں ہی اور ایشیا اور آسٹریلیا کے جو مغرب میں ہی درمیان واقع ہی وسعت اِسکی بحر شمالی سے بحر جنوبی تک تخمیناً نو ہزار میل اور مغرب سے مشرق یعنی امریکہ سے حدود ملاکا تک خط استوا ہو بارہ ہزار میل ہی لیکن شمال اور جنوب کی طرف بسبب کروییت زمین کے وسعت اِسکی کم ہوتی گئی ہی چنانچہ جانب شمال کہ براہ آبنائے بھرنگ بحر شمالی سے جا ملا ہی صرف باون میل عریض ہی اِس بحر کی حدود پر کئی بحیرے ہیں حد شرقی پر بحیرہ کیلی فورنیا جو شمالی امریکہ سے متصل ہی اور حد غربی پر بحیرہ اوخوتسک جو جزیرہ نما کمشتکا اور قطعہ ایشیا کے بیچ میں واقع ہی اور بحیرہ جاپان جو جزائر جاپان اور ایشیا کے درمیان واقع ہی اور بحیرہ چین طول اِس بحر کا اٹھ سو میل ہی *

اِس بحر میں جزیرے بھی بہت ہیں امریکہ کی طرف اکثر چھوٹے اور حد غربی پر اکثر بڑے اور وسیع خصوصاً جزیرہ آسٹریلیا کہ بہت بڑا جزیرہ ہی *

بحر شمالی اور جنوبی کا بیان

اِن دونوں بحروں کا حال تطبین کے قریب ہونے سے کہ وہاں سردی بکثرت ہوتی ہی بہت کم معلوم ہی صرف اِس قدر کہ بحر شمالی میں دو بحیرے ہیں ایک بحیرہ ایض یعنی سفید جو قطعہ یورپ کے اطراف شمالی میں ہی دوسرا بحیرہ ادبی کہ قطعہ ایشیا کے اطراف شمالی سے متصل ہی اِس میں کئی ایک وسیع جزیرے بھی واقع ہیں چنانچہ گرین لیانٹ اور آئیس لیانٹ اور اسپٹز برگن اور نواز نیلا وغیرہ مگر بحر

جنوبی کا حال کچھ معلوم نہیں کیونکہ بسبب سرما اور یخ بستہ ہونے کے اُس میں کوئی جا نہیں سکتا بارہا صاحبان انگریز کا اتفاق جانے کا ہوا لیکن بخوف ہلاکت بدون دریافت حال جلد واپس چلے آئے *

بکر ہند کا بیان

یہ بکر قطعہ ایشیا اور بکر جنوبی کے بیچ میں واقع ہے اس کی حد غربی ہے افریقہ اور حد شرقی ہے آسٹریلیا ہی شمال سے جنوب تک سات ہزار میل اور مشرق سے مغرب تک ساڑھے تین سو سے لیکر ساڑھے چھ سو میل تک وسیع ہے چاروں طرف اس کے کئی خلیج ہیں کہ وہ اسی سے نکلے ہوئے ہیں جیسے خلیج فارس جو براہ آبنائے ارمز اس بکر سے مل گیا ہے طویل اس خلیج کا پانسو میل اور عرض ایک سو بیس سے لیکر دوسو ہاون میل تک ہے *

دوسرا بکر قلمز جو آبنائے باب المندب کی راہ اس بکر سے ملا ہے اور عرب کی حد غربی اور افریقہ کی حد شرقی کو محیط ہے یہاں تک کہ اُس میں اور بکر روم میں صرف ساٹھ میل خشکی کا فاصلہ باقی رہ جاتا ہے یہی بکر قطعہ ایشیا اور افریقہ میں فاصلہ ہی طویل اس کا چودہ سو میل اور عرض جہاں کہ بہت وسیع ہے دوسو میل ہے اس میں جہازوں کی آمد و رفت اندر کی چٹانوں کے باعث بہت خطر سے ہوتی ہے بلکہ اس میں اکثر جہاز تباہ ہو گئے ہیں اسی سبب اہل عرب نے اس بکر کے آبنائے کا نام باب المندب یعنی رونیکا دروازہ رکھا ہے اور اس بکر ہند کے شمال کی طرف خلیج بنگال ہے جو برہما اور ہندوستان کے درمیان واقع ہے اور اُس بکر کے جزیروں میں سے غرباً جزیرہ مدگاسکر اور جزیرہ سیلان جو ہندوستان کے جنوب میں ہے اور شرقاً جزیرہ سماترا اور بورنیو اور قطعہ آسٹریلیا وغیرہ ہیں *

خشکی کا بیان

پہلے اس سے مذکور ہوا کہ خشکی خاص دو بڑے قطعوں میں منقسم ہی اور سوائے انکے اور جزائر بھی بے شمار ہیں پس وہ قطعہ جو کربہ شرقی میں واقع ہی یعنی دنیاے قدیم قطعہ افریقہ کی حد غربی سے قطعہ ایشیا کی حد شرقی تک وسیع ہی طول اسکا تخمیناً آٹھ ہزار میل اور عرض تین ہزار میل ہی جسکے ضرب دینے سے رقمہ اسکا دو کروڑ چالیس لاکھ میل مربع ہوا اس دنیاے قدیم کی غایت حد شمال راس سویرو و ستوکناے (۶۶) درجے عرض شمالی میں اور انتہاے حد جنوب راس اگلہس (۳۴) درجے عرض جنوب میں اور انتہاے سمت مغرب راس وردہ (۳۲۱۷) درجے طول غربی میں اور انتہاے مشرق راس آبنائے بیرنگ (۵۹) درجے (۳۰) دقیقے تک طول غربی میں واقع ہی اور اسکی حد شمالی پر بھر شمالی اور حد جنوبی پر بھر جنوبی حد شرقی پر بھر پسفک اور حد غربی پر بھر اطلانطک ہی *
 ان بھروں میں کئی جزیرے نما بھی واقع ہیں پہلا حصہ خشکی کا وہ جزیرہ نما ہی جو بھر بالٹک اور بھر اطلانطک کے درمیان واقع ہی اور وہ دو ملکوں میں منقسم ہی ناروے اور سویڈن ملک ناروے بھر اطلانطک کی حد پر اور سویڈن بھر بالٹک کی حد پر دوسرا حصہ بھی دو ملکوں پر منقسم ہی اسپین پرتوگل اس جزیرہ نما کے تین طرف بھر اطلانطک چوتھی یعنی مشرق کی طرف بھر روم محیط ہی تیسرا جنوبی حصہ افریقہ چوتھا عرب جسکے مشرق کی طرف خلیج فارس اور جنوب کی طرف بحیرہ عرب اور مغرب کی جانب بحیرہ قلزم ہی پانچواں ہندوستان چھٹا ملاکا ساتواں آنام اور سیام جو جزیرہ نماے ملاکا اور چین کے درمیان واقع ہی آٹھواں کوریا اور سب سے انتہاے

سمت شمال جزیرہ نماے کمشتکا ہی ان سب جزیرے نمایوں کا منہ
جانب جنوب پھرا ہوا معلوم ہوتا ہے *

دوسرا قطعہ امریکہ جو کرہ غربی میں واقع ہے یعنی دنیا کے جدید
وہ بھی ایک بڑا دراز جزیرہ ہے جو قطب جنوبی سے قطب شمال تک
پھیلا ہوا ہے لیکن بہ سبب فاصل ہونے خلیج میکسیکو اور بحیرہ
کریبین کے دو حصوں میں منقسم ہو گیا ہے امریکہ شمالی اور امریکہ
جنوبی اور وہ قطعہ جو خلیج میکسیکو کی حد شمالی سے کریبین کی
حد جنوبی تک ہے وسط امریکہ کے نام سے مشہور ہے قطعہ شمالی امریکہ
کی حد اکثر ستر درجے عرض شمالی پر واقع ہے بلکہ حد قطعہ قدیم
کی بھی اکثر اتنے ہی درجوں پر ہے اس امریکہ شمالی کی حد جنوبی
راس ہورن جو چھین درجے عرض جنوبی میں واقع ہے اور مشرقی
بکر اطلانتک اور مغرب بکر الکاهل اور شمال بکر شمالی محیط ہے
۱۲۸ درجے طول غربی سے لیکر (یعنی راس پرنس آف ویلس سے کہ
آبنائے بیرنگ میں واقع ہے پچپن درجے حدود ملک لبر دور تک)
وسیع ہے اور امریکہ جنوبی کی انتہائی حد شرقی راس سنت روک
ہے جو پینتیس درجے طول غربی میں واقع ہے *

قطعہ امریکہ کے سواے ان چند جزیرہ نماؤں کا حال جو بیان کیا
جاتا ہے مشہور جزیرہ نما کم ہیں پہلا وہ جزیرہ نما جو خلیج ہڈسن
اور بکر اطلانتک کے مابین واقع ہے اسکا منہ شمال کی طرف ہے
دوسرا جزیرہ نما فلورڈا جو خلیج ڈالا ویرا اور میکسیکو کے بیچ میں ہے
تیسرا روبرو اسکے بحیرہ کریبین میں جزیرہ نما یونٹان جو کریبین اور
اطلانتک کے مابین واقع ہے چوتھا امریکہ جنوبی کے سمت جنوب
میں جو راس ہورن کے قریب تمام ہوا ہے پانچواں کیلی فورنیا
بکر الکاهل میں چھٹا اسکا بکر الکاهل کی حد شمالی پر واقع ہے *

جزائر کا بیان

دنیا کے مشہور جزایروں میں سے بحر شمالی میں جزائر گرین لیئند اور آئیس لیئند اور اسپتزر برگن اور نوازیلا ہیں اور بحر اطلانتک کے حصہ شمالی میں گریٹ برٹین اور آئر لیئند یہ دونوں حدود یورپ سے قریب ہیں اور حدود امریکہ کے اطراف میں جزیرہ نیو فونڈ لیئند یعنی زمین نو یافتہ اور بحر اطلانتک میں جزائر ہند الغرب کے نامور جزایروں میں سے جزیرہ کیوبا اور ہائی ٹی ہیں اور بحر ہند کے مشہور جزایروں میں سے مدگاسکر جو قریب قطعہ افریقہ کے ہی اور سیلان جو ہندوستان کے سمت جنوب واقع ہی اور ایشیا کے حدود شرقی کے قریب بحر الکاہل میں جزائر جاپان یعنی سگھی لین جسو نئی فرانڈ اور ملک چین کے قریب فورموسا اور فورموسا کے جنوب کچھ فاصلہ پر جزائر فلپائن اور بحر الکاہل اور بحر ہند کے درمیان بڑے بڑے کئی جزیرے ہیں چنانچہ سماترہ جاوہ تیمور بورنیو سلی بیس نیوگنی آسٹریلیا وغیرہ اور آسٹریلیا کے سمت جنوب ترینیڈا اور بطارف مشرق اُسکے نیوزی لیئند دو جزیرے اسی نام سے مشہور ہیں *

تمامی کرۂ زمین کے رقبہ اور باشندوں کا بیان

کرۂ زمین کے طول کو اُسکے محیط میں ضرب دینے سے معلوم ہوا کہ کرۂ زمین کا کل رقبہ اُنیس کروڑ ستر لاکھ میل مربع ہی اُس میں سے پانچ کروڑ پندرہ لاکھ میل خشکی ہی اور باقی تری اور بیان مرقومہ بالا سے معلوم ہو چکا ہے کہ تمام خشکی پانچ قطعوں میں منقسم ہے پس ہر ایک حصہ کی وسعت بہ نسبت ایک دوسرے کے نقشہ زمین سے معلوم ہو سکتی ہے لیکن واسطے سمجھنے عوام کے تعداد رقبہ ہر قطعہ کی تخمیناً بہ تفصیل ذیل لکھی جاتی ہے *

تسلعہ ایشیا کا رقبہ معہ اُن جزیروں کے جو اِس سے متصل ہیں۔ ایک کروڑ پچھتر لاکھ ہی اور قطعہ یورپ کا معہ اُسکے جزائر کے سینینیس لاکھ اور قطعہ افریقہ کا معہ جزیرہ منگاسکر ایک کروڑ ستر لاکھ۔ اور قطعہ امریکہ کا معہ جزائر ایک کروڑ پچاس لاکھ اور قطعہ اوشانیکا یعنی جزیرہ آسٹریلیا اور تمام جزائر بحر الکاہل کا پینینیس لاکھ مہل مربع ہی * پس اِس سے ظاہر ہی کہ اِن پانچ قطعوں میں سے قطعہ ایشیا بہت بڑا ہی اور یورپ اور اوشانیکا آپس میں قریب بہ مساری ہیں لیکن چونکہ روے زمین کو خدائے تعالیٰ نے انسانوں کی آبادی کے واسطے بنایا ہی اِس واسطے قطعہ کی بزرگی حقیقی اُسکی وسعت پر نہیں بلکہ آبادی پر موقوف ہی پس آبادی قطعات کرہ زمین کی بجز تعداد باشندگان قطعہ یورپ اور امریکہ کے اگرچہ تحقیق معلوم نہیں ہی مگر از روے تخمینہ کے کہ وہ بھی قریب بہ تعداد تحقیقی کے ہی جدول ہذا میں لکھی جانی ہی *

نام قطعہ	تعداد باشندگان	رقبہ بحساب میل مربع	آبادی فی میل مربع
ایشیا ...	۶۵+++++	۱۷۵+++++	۳۷
یورپ ...	۲۷+++++	۳۷+++++	۷۳
افریقہ ...	۱+++++	۱۱۷+++++	۹
امریکہ ...	۹+++++	۱۵+++++	۲
اوشانیکا ...	۳+++++	۳۵+++++	۸
میزان کل ...	۱۱۱+++++	۵۱۳+++++	اوسط ۲۶

ایک کی کثرت آبادی بہ نسبت دوسرے قطعہ کے معلوم کرنے کے واسطے چاہیئے کہ اُسکی وسعت پر نظر کریں کیونکہ اگر بلا لحاظ وسعت

صرف باشندوں پر خیال کیا جاوے تو ظاہر ہی کہ قطعہ ایشیا بہ نسبت اور سب قطعات کے زیادہ تر آباد ہی لیکن بہ نظر غور معلوم ہوگا کہ در حقیقت اِسکی آبادی بہ لحاظ اِسکی وسعت کے بہ نسبت قطعہ یورپ کے بہت کم ہی کیونکہ یورپ میں فی میل مربع تھو آدمی ہیں اور ایشیا میں صرف سینتیس *

قطعہ ایشیا کا بیان

قطعہ ایشیا کے سمت شمال میں بحر شمالی اور مشرق میں بحرالکاہل اور جنوب میں بحر ہند اور مابین جنوب اور مغرب بحر قلزم اور خائفائے سوئیز اور بحر روم ہیں یہہ تمام قطعہ بلحاظ کرہ زمین کے تمام نصف کرہ شمالی میں واقع ہی حد شمالی اِسکی قطب شمالی کے قریب اور حد جنوبی خط استوا کے قریب تک ہی *

کوہ اُرال خلیج کارہ سے جو قطعہ یورپ اور ایشیا سے شمال کی طرف ہی شروع ہوکر جانب جنوب رود اُرال تک چلا گیا ہی اور رود اُرال اِنٹہائے کوہ اُرال سے شروع ہوکر بحر کسپین میں کہ دامن کوہ قاف تک ہی گرتا ہی پس قطعہ ایشیا کوہ اُرال اور رود اُرال سے بطرف مشرق اور قطعہ یورپ کے جانب مغرب واقع ہی اور کوہ قاف جو بحیرہ کسپین سے بحر اسود تک لبا ہی اور بحر اسود جو کوہ مذکور سے بحر روم تک ہی قطعہ ایشیا ان کے جنوب میں اور یورپ شمال میں واقع ہی *

قطعہ ایشیا کی راہوں اور خلیجوں اور جزیروں کا بیان

ایشیا کے مغرب اور شمال کے درمیان خلیج کارہ ۵۳ درجے پر اور اِنٹہائے حد شمال میں راس سویروسٹکنوئی اور مابین شمال اور مشرق کے راس مشرق ۶۶ درجے عرض شمالی میں اور ۱۶۹ درجے

طول غربی میں واقع ہیں اور انتہائے حد جنوب میں راس رومانیا عرض شمالی ایک درجے اور طول شرقی ایک سو ساڑھے تین درجے پر اور ہندوستان کے انتہائے جنوب میں راس کمورن آٹھ درجے عرض شمالی اور ساڑھے ستتر درجے طول شرقی میں واقع ہی اور مابین جنوب اور مغرب راس باب المندب عرض شمالی ساڑھے بارہ اور طول شرقی ساڑھے تینتالیس ہی اور اس قطعہ کی انتہائے حد مغرب آبنائے قارتلاز ۴۰ درجے عرض شمالی اور سوا چھبیس درجے طول شرقی میں واقع ہی یہ قطعہ ذوالربعۃ الاضلاع ہی اور ہر چار زاویوں پر خلیج کارہ اور راس مشرق اور راس کمبودیا اور خاکنائے سویز ہیں ضلع شمالی اسکا کہ بھر شمالی سے ملحق ہی تھمیناً قریب تین ہزار میل کے لنبا ہی اور ضلع غربی تین ہزار چھ سو میل اور باقی دو ضلع قریب پانچ پانچ ہزار میل کے طویل ہیں اسکی حد جنوبی پر جزیرہ نمائے عرب اور ہندوستان اور ملاکا اور حد شرقی پر جزیرہ نمائے کوریا اور کشٹکا ہیں اور حد شمالی پر کوئی جزیرہ نما نہیں اور حد غربی پر صرف کوچک ایشیا ہی جو بھر اسود اور بھر روم کے بیچ میں واقع ہی اور اسکی ہر چار طرف کی خلیجوں میں سے جنوب کی طرف خلیج فارس اور بھر عرب اور خلیج بنگال اور خلیج سیام اور سمت مشرق بحیرہ زرد جو ہرننگ ہو کے نام سے مشہور ہی اور بھر جاپان اور بھر اوخوتسک اور بطرف مغرب بھر قلمز جو اس قطعہ اور قطعہ افریقہ میں حائل ہی اور بحیرہ یونان اور بھر اسود جو اسی قطعہ اور قطعہ یورپ میں حاصل ہی واقع ہیں *

اور قطعہ ایشیا کے نامور جزیروں میں سے شمال اور مشرق کی طرف سگھی لین اور جزائر جاپان اور انسے جنوب فور موسیٰ اور جزائر فلی پائن اور اس قطعہ کی جانب جنوب سلی بیس اور بورنیو اور سماترہ اور جاوہ واقع ہیں سوائے انکے اور بہت چھوٹے بڑے جزیرے بھی ہیں اور انسے

مغرب کی طرف صرف جزیرہ سیلان قابل الذکر ہی جو کہ ہندوستان سے قریب ہی *

قطعہ ایشیا کی ساحلوں کے اقسام طبعی کا بیان

وسط ایشیا نہایت بلند اور وسیع میزانیہ وار ہی جسکے شمال میں کورہ الثانی اور جنوب میں کورہ ہندوکش اور ہمالہ اور کورہ سانگ تھیانگ اور مغرب میں کورہ بلور ناغ اور ترک تہ اور کورہ الاک اور مشرق میں کورہ پیشان واقع ہی بلندی اس قطعہ زمین کی عموداً کہ اکثر ناہموار ہی کہیں چار ہزار سے دس ہزار فٹ تک بلکہ کہیں پندرہ ہزار فٹ تک ہی رقبہ اسکا ساتھ لاکھ میل مربع ہی اس زمین میزانیہ وار کے اکثر بلند قطععات پر برف جما رہتا ہی اسی باعث قطعہ ایشیا کے جنوبی ممالک جیسے چین اور برہما اور ہندوستان اگرچہ اقلیم حارہ میں واقع ہیں لیکن اس طرف کی سرد ہوا کے باعث جو ایام صیف میں اس طرف سے آتی ہی کسی قدر معتدل ہو جاتی ہیں کہ جس سے انسان آرام پاتے ہیں جتنے ممالک کہ اس قطعہ متوسطہ سے جنوب اور مغرب کی طرف واقع ہیں چنانچہ عرب اور فارس اور بلوچستان اور ہندوستان حد قطعہ مذکور سے لیکر سمندر تک مائل بہ نشیب ہیں علیٰ هذا القیاس برہما اور سیام اور انام اور چین بھی کہ جو مابین جنوب اور مشرق ہیں اور ایسے ہی وہ ممالک جو بطرف شمال ہیں دامن سلسلہ کورہ الثانی سے لیکر بحر شمالی تک مائل بہ نشیب ہیں اور اسکے مغرب کی طرف دامن کورہ ہالے بلور ناغ اور الاک سے بحر اُراں اور بحر خضر یعنی کسپین کی طرف ہیں ان ہر چار طرف کی نشیبوں میں کئی بڑی بڑی مشہور ندیاں جاری ہیں چنانچہ دامن کورہ الثانی سے سمت شمال رود لینا اور دین نسی اور اوبی بحر شمالی میں جا کر گرتی ہیں اور جنوب کی طرف سے رود آمور اور ہوتنگ ہو اور ینگ سی کیانگ اور ترونگ چنگ کیانگ مشرق کے نشیب سے گذر کر بحر الکاہل میں دکھن کی نشیب میں سے

رود کمبودیا اور ایراودی اور گنگا اور سندھ اور دجلہ اور فرات بہہ کر بکھر
ہند میں اور مغرب کی طرف سے رود سیر یعنی سیحون اور عمو یعنی
جیحون بکھر اُرال میں گرتی ہیں *

قطعہ ایشیا کے کوہستان میں ہر ایک قسم کے جواہرات اور فلزات
یعنی دھاتیں بکثرت دستیاب ہوتی ہیں چنانچہ ہیرا یا قوت لعل نیلم
عقیق یشب وغیرہ اور سونا اور چاندی اور لوہا اور تانبا اور سیسہ اور تلعی
اور پارہ وغیرہ اور کوہ ہائے ہمالہ میں بعض جانور کہ وہ پتھر کے ہو گئے
ہیں اور دامن کوہ التائی کی نشیبوں میں کہ جو سولہ ہزار سے اٹھارہ
ہزار فٹ تک بلند ہی کئی طرح کے عظیم الجثہ عجیب الخلقہ جانور
چنانچہ پشمار ہاتھی اور گینڈا وغیرہ علاوہ انکے اور بہت بڑے بڑے جانور
کہ جو فی زمانہ اُردموجود ہیں مردہ دیکھنے میں آئے لیکن اب تک
انکے وجود بابت برف کے ویسے ہی سلامت ہیں *

قطعہ ایشیا کی مملکت اور سیاست مدنی کا بیان

تمام قطعہ ایشیا آٹھ قطعوں میں منقسم ہے اول سیریا جو دامن
کوہ التائی سے لیکر بکھر شمالی تک اور دامن کوہ اُرال سے لیکر حدود
بکراکال تک وسیع ہے اسی میں سے روداوی اور ہینسی اور لینا نکلمر
بکھر شمالی میں گرتی ہیں *

دوسرا قطعہ متوسطہ میزانہ دار یعنی چینی تاتار کہ بکھر اُرال اور
کسپین کے قریب سے لیکر بکھر جاپان اور خلیج تاتار تک وسیع ہے یہ
قطعہ تین ملکوں میں منقسم ہے سمت مغرب تاتار خاص جو متصل
بکیرہ اُرال کے ہے حکومت اس ملک کی بالاستقلال ہے اور بطرف
مشرق حصہ غریبہ مشہور بنام منصوریہ جو حدود چین سے متصل ہے
اور ان دونوں کے بیچ میں مغلیہ ہے *

تیسرا قطعہ ایران یعنی فارس جو تاتار خاص سے بطرف جنوب
واقع ہے یہ مملکت رود سندھ سے لیکر رود دجلہ تک اور شمالاً کوہ البرز

اور کوہستان پر پوزامیشن سے لیکر خلیج فارس اور بحر عرب تک وسیع
ہی *

چوتھا تبت جو تاتار مغلیہ سے جنوباً کوہ لکام تک ہی *
پانچواں قطعہ ہندوستان جو کوہ ہمالہ کے دامن جنوبیہ سے تا بحر
ہند اور رود سندھ سے تا بوم پتر واقع ہی *

چھٹا چین جو تاتار منصوریہ سے جنوباً مابین تبت کے مشرق سے
لیکر تا بحر الکاحل چلا گیا ہی اسی میں سے رود ہوئنگ ہو اور ینگ سی کیانگ
اور تونگ چنگ کیانگ نکل کر بحر مذکور میں گرتی ہیں *

ساتواں وہ قطعہ جو چین اور ہندوستان کے درمیان واقع ہی کئی
ملکوں پر مشتمل ہی انام اور تون کین آسام اور سیام اور لاؤ اور ملاکا
اور برہما ملک ملاکا خط استوا کے قریب تک چلا گیا ہی ان ملکوں
میں سے رود کمبودیا اور مائی گوئی اور ایوانی نکل کر جنوب کی طرف
بہتی ہوئیں بحر چین اور خلیج بنگال میں ملی ہیں *

آٹھواں قطعہ ایشیاء غربی یہہ بھی کئی ملکوں میں شامل ہی
کوہ قاف اور کوہ طوروس کے درمیان ملک ارمن اور اس سے مشرق کی
طرف مائل بہ جنوب ملک شام کہ بحیرہ روم کے شرقاً واقع ہی اور دجلہ
سے لیکر ملک شام تک ملک عرب جو شام سے جانب جنوب واقع ہی
یہہ ملک بطور جزیرہ نما کے ہی یعنی تین طرف سے بحیرہ اسود اور
قارتاز اور بحیرہ روم محیط ہی *

قطعہ ایشیا کے فرمان رواے و مذاہب کا بیان

قطعہ ایشیا کے قطعات مرقوم الصدور کئی حکومتوں میں منقسم ہیں
ملک سبیریا اور وہ ملک جو کوہ قاف سے متصل ہیں شاہ روس کے
ماتحت ہیں اور قطعہ مغلیہ تاتار ملوک الطوائف ہی باشندے اُسکے
بداعت قلت پانی کے کشتکاری نہیں کرتے اکثر خانہ بدوش ہوتے ہیں
گائے بیل بکری اُونٹ وغیرہ چرا کر اپنی اوقات بسر کرتے ہیں مگر

باوجود اس بات کے بھی تمام قطعہ ایشیا میں کوئی ایسی قوم نہیں تھی کہ جس پر اطلاق وحشی کا کیا جاوے جیسے کہ بعض ساکنان جزیرہ مطلق وحشی ہیں اور ممالک چین اور تبت اور کچھ قطعہ منصورینہ شاہ چین کے ماتحت تھی لیکن چونکہ اس مملکت میں بہت خلل واقع ہیں اور باشندے بکثرت چنانچہ تخمینہ حکما سے معلوم ہوا کہ تمام ساکنان روم زمین کے ایک ثلث شاہ چین کے تابع ہیں اس سبب سے اطاعت ان کے نوکروں کی بطرف شاہ چین برائے نام تھی *

اور ہندوستان شاہ گریٹ برٹن یعنی شاہ انگلستان کے ماتحت تھی اور تمام ایشیائے غربی میں خطبہ اور سکہ بنام سلطان روم تھی *

مور خاں متقدمین کی کتب تواریخ کے مطالعہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ علم و ہنر و طرز حکومت و آئین دین و رسم و لیاقت اور وہ باتیں جو بنی نوع انسان سے درباب تمدن و اسباب معیشت متعلق ہیں قطعہ ایشیا کے باشندوں سے دوسرے قطعات کے باشندوں یعنی اہل یورپ اور افریقہ اور امریکہ نے سیکھی ہیں اور ابتداً ان سب باتوں کی یہیں سے ہوئی تھی چنانچہ ابتدائے پادشاہی کی مملکت ایران دینوا یعنی نمود اور بابل سے ہوئی تھی اب کچھ عرصہ سے جماعت لڑائیوں اور تجربہ کاریوں کے امور مالی اور ملکی میں بہ نسبت اُور قطعات کے باشندوں کے اہل فرنگستان کو زیادہ تر دخل ہو گیا ہے اور ابتدائے دین مسیحی ارض فلسطین یعنی بیت المقدس سے ہوئی تھی اب کئی سو برس سے فرنگستان میں زیادہ شائع ہے اور دین محمدی کی ابتدا عرب مکہ مدینہ سے اب فی زمانہ تمام ملک عرب اور روم اور ایران اور ترکستان اور فارس اور کچھ ہندوستان میں وہ مذہب شائع ہے اور دین وثنہ یعنی بت پرستی کی ابتدا جو برہما بشن مہیش کی پرستش کرتے ہیں ہندوستان سے ہے اور اسی میں زیادہ تر شائع ہے اور چینی تاتار اور آنام اور سیام اور برہما کے لوگ بودہ اور اُسکے پوجاری لامہ کی پوجا کرتے ہیں جسکا مندر لاسہ میں ہے *

جدول نام ممالک اور دارالسلطنت تمامی قضاة ایشیا و
حال حکومت هر ایک ملک کی

نام ملک	دارالامارة	ماتحت	نام ملک	دارالامارة	ماتحت
سیبریہ	استرخان و توبولسک	شاه روس	عرب	مکہ و سنہ و مسقط و رید	سلطان روم
گورگس و گرجستان	تفلیس	ایضا	پارس	طهران و اسفہان و شیراز	شاه ایران
ترکستان	بخارا و سمقند	*	افغانستان	کابل و قندھار	امیر کابل
چینی تاتار یعنی منصوریکہ	کاشغر	فغفور یعنی شاه چین	ہندوستان	کلکتہ مندراس بمبئی الہ آباد لاہور لکھنؤ دہلی پونا سورت	شاہ گریٹ برٹن
تبت	لاسہ لی داخ	لامہ بزرگ	برہما	آوا منڈلی	شاہ برہما
کوچک ایشیا یعنی برانا صول	اسمرنا برسہ	قیصر یعنی سلطان روم	سیام	بانکوک و یوٹیا	شاہ سیام
ارمن	ارض روم	ایضا	آنام و تون کین	ہونگفو و کیٹو و سائیگون	لہ
دیار بکر و گوردستان	دیاربکر و موصول و بطلس	ایضا	چین	پکن و نانکن و کانٹون	فغفور چین
عراق عرب	بصرہ و بغداد	ایضا	جاپان	نگر ساکی و یدو و میاکو	لہ
شام	حلب و دمشق و بیروت	ایضا	مجموعۃ الجزائر	بنّاویہ سنگاپور املا	*
فلسطین	یثا المقدس	ایضا	*	*	*

پس بلحاظ منقسم ہونے قطعہ ایشیا کے آٹھ قطعوں میں اس مثالہ کو بھی آٹھ فصولوں میں منقسم کیا *

فصل اول

بیان ممالک ماتحت مسکوب یعنی شاہ روس

قطعہ ایشیا میں سے جسقدر کہ شاہ روس یعنی مسکوب کے ماتحت ہی دو قطعوں میں منقسم ہی ایک سیبریا اور دوسرا وہ قطعہ جو کوریا قاف اور بحیرہ کسپین کی جانب جنوب واقع ہی *

قطعہ سیبریا کوریا اُرال اور رود اُرال کی حد شرقی سے بحر الکاہل تک اور داس کوریا القائی سے بحر شمالی تک وسیع ہی طول اس کا حد مشرق سے حد مغرب تک تخمیناً چار ہزار میل اور اوسط اسکے عرض کا حد جنوب سے حد شمال تک تخمیناً ایک ہزار میل ہی *

یہہ قطعہ بھی دو صوبوں میں منقسم ہی ایک شرقی دوسرا غربی صوبہ شرقی کا دارالخلافہ توپولسک اور صوبہ غربی کا اورتسک ہی عرصہ دو برس سے یہہ قطعہ شاہ روس کے قبضہ میں ہی اور وجہ تسمیہ اس قطعہ کی یہہ ہی کہ سیبریا ایک شہر ہی قدیم شہر توپولسک کے قریب تاتاریوں نے اُس کو آباد کیا تھا فی زمانہ ویران ہی پس یہہ قطعہ اُسی کے نام سے نامزد ہی اصالی باشندے اس کے تاتاری ہیں اور یہہ کئی قومیں ہیں از انجملہ ایک قوم سیموے دی ہی اور یہہ اُس قطعہ میں رہتی ہی جو کوہستان سائی لینک سے لیکر رودین نسی کے مہانہ تک اور اُس مہانہ سے غرباً رود اوبی اور جنوباً رود تنگوسکا تک جو رودین نسی میں جا کر گرتی ہی واقع ہی اور دوسری تنگوس جو قطعہ مذکور سے مشرق قیطرف تنگوسکا سے لیکر رود لینا کے مہانہ تک اور اُس مہانہ سے بحیرہ اوخوتسک ہی رہتی ہی اور فرقہ منصورہ بھی اُسی قوم میں سے ہی شاہ چین کا بھی خاندان قوم منصورہ میں سے ہی اور

ایک قوم کمشت تھال ہی جو قوم منصورہ سے گوشہ شمال اور مشرق کی طرف رہتی ہی اُس قطعہ کا نام جسمیں یہہ قوم رہتی ہی اسی کے نام کے سبب سے کمشتکا رکھا گیا چونکہ یہہ قومیں قطعہ امریکہ کے گوشہ شمالی سے متصل ہیں پس یہہ اُس گوشہ مذکور کی قوم سے جو اسکیمو کے نام سے مشہور ہی باہم قرابت رکھتی ہیں بلکہ زبان اور وضع بھی اُن کی ایک ہی *

سیریا کے حصہ جنوبی کے باشندے بعضے اصل تاناری ہیں اور بعض قوم اسکیمو سے ملے ہوئے ہیں اور شہر کے باشندے قوم قزاق اور روسیوں سے ملے ہوئے ہیں اور ایک قوم فن ہی جو دامن کوہ آرال کے اوتر طرف شمال اور مغرب کے گوشہ میں رہتی ہی اُن سب قوم کے لوگوں کی چھوٹی آنکھیں چوڑے مونہہ پستہ قد مثل مغل اور قوم منصورہ کے ہوتے ہیں *

اِس وسیع قطعہ کے بڑے بڑے پہاڑوں میں سے سمت مغرب آرال اور جانب جنوب سلسلہ کوہ ہائے التائی جسکے نام بحسب مقام مختلف ہیں اور وسط سیریا میں کوہ ہائے بیکال کے جو چھیل بیکال سے متصل ہی اور اوتر طرف جاکر رودین نسی اور لینا کے بیچ میں حائل ہوا ہی اور کوئی پہاڑ بہت بلند نہیں ہی *

کوہ التائی کے مشرق کی طرف سے ایک شاخ نکلیں اوتر طرف رود لینا سے قریب قریب چلی گئی ہی اور اُس میں سے بھی ایک اور شاخ پھرت کر کمشتکا میں سے ہر کر گذری ہی بیاعث اطراف شمالی میں واقع ہونے کے اکثر ان پہاڑوں پر ہر جا رہتا ہی اور کمشتکا کے اُنہیں بعض پہاڑوں میں سے شعلے بھی نکلتے ہیں سوائے ان پہاڑوں کے اِس قطعہ میں قطعات میزائے وار بھی بہت ہیں اُن میں سے بعض قطعہ کی زمین سیر حاصل ہی اور بعض کی شور جس میں نمکین چھیلیں ہیں کہ اُن میں سے لوگ نمک نکال کر تجارت کے واسطے لے جاتے ہیں *

قطعه سبیریا کی تمام رودیں اوترو طرف بہتی ہیں ان میں سے بڑی اور مشہور رودیں اوبی اور ین نسی اور لینا ہیں سو ان کے اور چھوٹی چھوٹی بیدمار ہیں خصوصاً اوبی اور ین نسی کے بیچ میں تار اور ین نسی اور لینا کے درمیان رود پبازمہ اور آنہ یارہ اور اونسک ہیں اور لینا سے مشرق طرف پانہ اور آنتی گرکہ اور کولیمہ اور انادر ہیں کہ یہ سب یورپ طرف بہکر بحیرہ کاکہل میں گرتی ہیں رود اوبی دو رودوں سے مجتمع ہی ایک کا اوبی اور دوسرے کا نام ایرتیش ہی بہہ دونوں ملکر چودہ درجے عرض تک بہکر بحیرہ شمالی میں گرتی ہی اس کے منسوب کا نام بحیرہ اوبی ہی ایرتیش میں بھی پچھم اور دکھن کی طرف بہت سی ندیئیں آکر ملتی ہیں خصوصاً گوشہ مغرب اور جنوب کی طرف سے ٹوبول اسمیں آکر ملتی ہی جسکے سنگم پر شہر ٹوبولسک آباد ہی جو اسی رود کے سبب سے اس نام سے موسوم ہی رود ین نسی میں بھی جو قطعہ متوسطہ میزانہ وار یعنی قاتار میں سے نکلی ہی کئی ندیئیں مغرب کی طرف سے آکر ملتی ہیں اولاً چھیل بیکال میں گرکر بعدہ ین نسی میں جاکر ملتی ہیں یہہ رود بھی مائل بہ شمال بہتی ہی اور مہانہ اوبی سے مشرق طرف دو سو میل کے فاصلہ پر بحیرہ شمالی میں گرتی ہی رود لینا رود ین نسی سے بھی بہت مشرق طرف ہی اور یہہ ان پہاڑوں سے نکلی ہی جو چھیل بیکال کے جنوب اور مغرب کی طرف واقع ہیں پس ان میں سے دو ندیاں نکلکر چھیل کے گرد چکر کھا کر دونوں طرف چھیل کے مائل بہ شمال تین سو میل تک بہکر باہم ملتی ہیں بعدہ مشرق کی طرف سارہ پانسو میل بہکر اُس سلسلہ پہاڑ کے باعث جو اُس کے قریب ہی اوترو طرف بہکر بحیرہ شمالی میں جاکر گرتی ہی *

چھیلیں اس قطعہ میں بہت ہیں بعضی میٹھی اور بعضی کھاری میٹھی میں سے وہ چھیل جو بعد کسپین از ازال کے تمام روئے زمین کی چھیلوں سے بڑی ہی چھیل بیکال ہی جو تختہ پانچ ۳۶ میل طول

میں اور ۳۰ سے ۵۰ تک عریض ہی پانی اس کا میتھا اور صاف
عشق اس کا بعض مقام پر تخمیناً بارہ سو فٹ ہی پانی اس کا برف
باری کے باعث ابتداء ماہ نومبر سے لغایت مئی منجمد رہتا ہی
پہاڑوں کی طرف سے جو ہوا کہ آہستہ چلکر اُس میں طمانچہ مارتی ہی
* تو بڑی بڑی موجیں اُٹھتی ہیں اور جو زور سے چلتی ہی تو بباعث
ہوا کے دباؤ کے موج نہیں اُٹھتی کہتے ہیں کہ اُس کے اندر سے ایک
ایسا جوش اُٹھتا ہی کہ بظاہر اوپر سے پانی برابر معلوم ہوتا ہی لیکن
جہاز کو نیچے سے صدمہ پہنچتا ہی جو مچھلیاں کہ بحر شمالی میں
پیدا ہوتی ہیں وہ اس میں بھی ہیں چنانچہ ایک قسم کی بڑی
مچھلی کہ مونہہ اُس کا بصورت انسان ہونا ہی جسے انگریزی میں
سیل کہتے ہیں اِس جھیل میں پائی جاتی ہی *

ملک سبیریا کی ہوا نہایت سرد ہی اِس سبب سے کہ اُتر کی
طرف بحر شمالی کی ہوا کو بباعث نہونے پہاڑوں کے کچھ آز نہیں ہی
موسم سرما نو دس مہینے تک رہتا ہی بلکہ آن قطعات میں جو بحیرہ
بہنگال اور رودین نسی سے مشرق کی طرف ہیں کشتکاری نہیں ہوتی
پر اُن اطراف میں اگرچہ موسم گرم کم ہوتا ہی لیکن گرمی بہت شدت
کی ہوتی ہی اِسی سبب سے نباتات اسقدر بہت جلد نشو و نما پاتے
ہیں کہ گویا دیکھتے دیکھتے نظر کے سامنے برہتے ہیں اور برف اسقدر ہوتا
ہی کہ بارجون شدت گرمی کے دو تین فٹ سے زیادہ نیچے نہیں پگھلتا
ویسا ہی منجمد رہتا ہی بلکہ بباعث شدت سردی زمین کے بعض
نہروں میں نیچے کا پانی پہلے بعدہ اوپر کا جمتا ہی اور اِس ملک میں
رات کو کبھی کبھی ایسا اوجالا ہوجاتا ہی کہ رات کا دن معلوم ہوتا ہی
اُسکو صبح شمالی کہتے ہیں *

سبیریا کے حیوانات کا بیان

وہ جانور جو ملک گرم سیر میں ہوتے ہیں اِس ملک کی نشیمن
میں بھی رون ایشا کے متصل بہت سے مردہ دیکھنے میں آئے لیکن تمام

جسم اُن کے بباعث بیخ کے سلامت پائے سنکھ اور سبب بھی یہاں دوتے
 ہیں لیکن ندی کے مہانہ پر ہاتھی اور گیندے کی ہڈیاں اِس کثرت سے پائی
 جاتی ہیں کہ اُن کی ہڈیوں سے بڑے بڑے جزیرے بن گئے ہیں قیاس سے
 معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ندیوں کے سیلاب کے باعث ملک گرم سیر سے ۴۵
 گر یہاں آجاتے ہیں چال اُراں اور بحر منجمد کے کناروں پر جنگلی
 بلی اور سمور چنکے پوستیں خاص اُس ہی ملک میں سورویہ سے کم
 قیمت میں نہیں ہوتے اور سنجاب اور کالی لومڑی جسکا پوستیں
 قیڑہ ہزار سے زیادہ قیمتی ہوتا ہے اور اطراف شمالی میں بارہ سنکھا
 جسکو انگریزی میں اِلک کہتے ہیں تمام قطعہ سبیریا میں بلکہ ۶۵
 درجے عرض شمالی میں بہت ہوتے ہیں چونکہ گھوڑے اور بیلوں سے
 بہ سبب برف کے کام کم لیا جاتا ہے اِس باعث اِس ملک میں کتوں اور
 بارہ سنگوں کو بے بیہ کی گڑی میں جوت کر برف پر گھسٹا کر چلاتے ہیں
 اور بیل اور گھوڑے وغیرہ جو کام کے جانور ہیں اگر روس کے ملک سے
 اِس ملک میں لاتے ہیں تو بعد دو تین نسل کے قد و قامت اُنکا چھوٹا
 لیکن زور زیادہ ہوتا جاتا ہے اور اطراف جنوبی میں اونٹ بھی ہوتے
 ہیں بحر شمالی میں مچھلیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں از انجملہ ایک
 دلتیوں ہی منہہ اُسکا سوٹر کے منہہ کی مانند ہوتا ہے اِسی سبب سے
 اُسکو فارسی میں خوک ماہی اور ہندی میں سوس کہتے ہیں اور
 یونانی اطباء نے لکھا ہے کہ وہ مچھلی بھری ہوئی مشک کی مانند
 ہوتی ہے اور آدمی سے نہایت محبت رکھتی ہے کہ توبے ہوئے کو بھی
 تعمر دریا سے کنارے پر لے آتی ہے لیکن یہہ بات بعد تحقیقات کے ثابت
 نہوئی اور دریائی بچھڑے جسکو انگریزی میں سیل کہتے ہیں منہہ اُسکا
 انسان کے چہرہ کی مانند ہوتا ہے چربی کا اسکے تیل اور چمڑے کی
 بباعث مضبوطی کے چلپیں بناتے ہیں اور دریائی بھڑیے اور گھوڑے
 کہشتا میں ہوتے ہیں اِس ملک میں دریائی ہرن بھی کئی قسم کے

ہوتے ہیں چنانچہ بطک مرغابی جل مرغی صحرائی مرغی اور
چکرو مگر شہد کی مکھی اس ملک میں نہیں ہوتی البتہ سانپ اور
بچھو اور مسچھو وغیرہ بہت ہیں اور اسکی نہروں میں بھی کئی قسم کی
سچھلیاں ہیں بعض چکھوں میں بڑی بڑی ہڈیاں ہاتھی کیسی ملیں
حالانکہ وہاں ہاتھی نہیں ہی مگر اُن ہڈیوں کی موتائی سے یہہ معلوم
ہوتا تھا کہ وہ جانور اس زمانہ کے ہاتھی سے بھی بڑا ہوگا *

سبیریا کے نباتات کا بیان

نباتات اس قطعہ میں بہت کم ہیں کیونکہ یہ سبب شدت ہرف کے
بجز قوی درخت کے پیدا نہیں ہوتا پس بلوط فندق وغیرہ اطراف
جنوبیہ میں اور چلغوزہ اور چانول ۶۰ درجے عرض شمالی تک
پیدا ہوتے ہیں اور نہروں کے کناروں پر حور اور بید کے درخت اور بعضی
چکھوں میں آلو بخارے جنگلی ہوتے ہیں اور وسط اطراف جنوبیہ میں
اُور غلہ سوائے گیہوں کے بہت پیدا ہوتا ہی اور بھنگ اور السی عرض
شمالی کے ۵۵ درجے تک پیدا ہوتی ہی اور معلوم ہوا کہ سبیریا کی
تین خمس زمیں مطلق زراعت کے قابل نہیں مگر بباعث فلزات کی
کانوں اور عمدہ پتھروں اور جواہرات کے زریز اور معمور ہی چنانچہ
زبرجد اور الماس اور بلانین اور حجرالفتبلہ ایک قسم کا پتھر ہی
زرد رنگ کا جب اسکو کوٹتے ہیں تو مانند روئی کے ہو جاتا ہی
اس کی بتی ہناکر چراغ میں جلاتے ہیں اسی سبب اس کو
حجرالفتبلہ کہتے ہیں جبال اور بلور اور لاجورد جبال الثانی میں
اور جواکھار اور شورہ اسکی زمیں اُفتادہ میں بہت ملتا ہی اور سونا
چاندی لوہا چمک پتھر نانبا جست ہرٹال وغیرہ کی کانیں کئی
جگہ ہیں مگر جیسا کہ اس قطعہ سبیریا کے شہروں کے حال سننے سے
گمان ہوتا تھا ویسی واقع میں صنعتی نہیں ہی البتہ شہر کتیرنبرگ میں
صنعت لڑھا پگلانے کی ایسی ہی کہ کہیں نہرگی شہر مذکور میں لڑھ

کے ہتھیار اور اوزار اکثر بنتے ہیں اور شہر تلمنسک میں بلور اور اذن اور پشمینہ اور کتان کے کارخانے ہیں اور شہر کاشان میں ہاروت بنانے کے اور شہر ایلتسکی میں نمک طعام بنانے کے کہ جو اُسکے قریب کے کھاری بھدیروں سے بنتے ہیں کارخانے ہیں اکثر سوداگران شہروں کے خشکی کی راہ اُن مسافت دور و دراز کو جو مابین اِس ملک کے شہروں کے ہی اور حدود چین سے شہر توبولسک اور استرخان تک واقع ہی بذریعہ قافلوں کے طے کرتے ہیں *

اشیائے تجارت وہاں کی ہوستیں چمڑے چار پائے اور چربی ہی سوداگر وہاں سے چین کو اشیائے معدنی اور پشمینہ اور شورہ اور غلہ اور چار پائے لیجاتے ہیں اور چین سے چاء حریر روئی چینی کے برتن ربوہ چینی اور مشک اور اور دوائیں لاتے ہیں *

قطعة سیبیریا کی سیاست مدنی کا بیان

اِس ملک کے شہروں کا ذکر بہ ترتیب اُن نہروں کے کہ پہلے شہر اُن کے کناروں پر آباد ہیں لکھا جاتا ہے *

اُن نہروں میں سے ایک نہر ادبی ہی جسمیں نہر ایورتش آکر ملتی ہے جس میں مغرب کی طرف سے نہر توبال آکر ملتی ہے جسکے سنگم پر شہر توبولسک آباد ہے بلکہ پہلے بباعث واقع ہونے نہر توبال کے کنارے پر اِس نام سے موسوم ہے پہلے دونوں ندیاں ایام بارش میں اِس قدر پور آتی ہیں کہ شہر سے تیرہ چودہ میل تک پانی ہی پانی ہو جاتا ہے اور تمام ضلع بھریہ کی مانند نظر آتا ہے اُن دنوں میں لوگ بہ سواری کشتی سفر کرتے ہیں مگر بباعث اِن ندیوں کے تجارت اِس شہر میں بہت ہوتی ہے اور سوداگروں اور چین کے براہ نری یہاں آتے ہیں اِسی باعث اشیائے فرنگستانی روس اور چین جیسے شراب انگوری فرانس کی اور کتابیں اور ہتھیار وغیرہ مثل قطعہ یورپ کی کثرت سے ملتے ہیں کثرت

تجارت کے باعث اس شہر میں سوداگر بہت بستے ہیں اس کے اطراف کے باشندے تاتاری ہیں آب و ہوا یہاں کی سرد اور صاف اور چونکہ سردی زیادہ ہوتی ہی اس سبب سے مکانات یہاں کے اس قلع کے بناتے ہیں کہ اس میں باہر سے ہوا کم آئے *

یہ شہر قطعہ سیریا کے اُور تمام شہروں سے ہوا ہی ایک بلند میزبانہ وار تیلہ پر آباد ہی گرد اس کے شہر پناہ گنبد اور منارہ وغیرہ اسمیں بہت ہیں کہ مسافروں کو دور سے خوشنما نظر آتے ہیں مکانات بعض لکڑی کے اور بعض سنگین خوش وضع بلکہ بباعث کثرت آبادی کے کل مکانات سیدھے قطار در قطار بطور لین کے بنے ہوئے ہیں باشندے اس کے تخمیناً بیس ہزار کے قریب ہیں یہ تمام ضلع بباعث اس شہر کے قطعہ ٹوبولسک کے نام سے مشہور ہی *

دوسرا شہر تسک ہی جو نہر اوہی کے کنارے ہو تھرتوم اور ایرتش کے سنگم کے قریب آباد ہی اسمیں بھی تجارت بہت ہوتی ہی عجب نہیں کہ چند روز میں ٹوبولسک کے برابر ہو جاوے اور دارالسلطنت بھی یہی مقرر ہو روسی تاتاری بخارائی اور قلماتی تجاروں سے آباد ہی باشندے اس کے قریب تیرہ ہزار کے ہیں اسمیں ایک مدرسہ لشکری اُور کئی مدرسے ہیں کہ انمیں کئی علم پڑھائے جاتے تھے لیکن اب انمیں نہ کوئی معلم ہی نہ طالب علم *

تیسرا شہر بتیسی اوسک ہی جو نہر ییننسی پر آباد ہی اُننے درجے عرض ہو جتنے ہر کہ شہر ٹوبولسک ہی اسمیں بھی تجارت بہت کثرت سے ہوتی ہی لیکن بباعث اہل شہر کی بد معاملگی اور بد مستی کے ترقی نہیں پاتی باشندے قریب سولہ ہزار کے ہیں اس شہر سے تھوزی دور ہر انگارہ ندی ییننسی میں آکر ملی ہی اُس کے کنارہ پر بکیرہ بیکال کے قریب شہر ایرکتسک آباد ہی باشندے اس کے قریب چوبیس ہزار کے ہیں اور یہ شہر اُس زمین میزبانہ وار ہو آباد ہی جو بہ نسبت سطح

ہنتر اوقیانوس کے بارہ سو فٹ بلند ہی اسکے اطراف کی زمین نہایت
 سیدر حاصل اور سرسبز اور شاداب ہی اور یہہ بحیرہ بیکال سے تیس میل
 دور ہی اور بالفاظ کثرت اہل حرفہ بہت توپولسک کے یہہ دوسرا شہر ہی
 اسکے گرد شہر پناہ پیچ میں ایک قلعہ شہر کے اندر سیدھی سرگ خوش
 قطع بنی ہوئی ہی مکانات لکڑی کے اور تیس کلپسہ یعنی گرجا ہیں
 انہیں بارہ سنگین ہیں اہل فرنگ اسمیں بہت رہتے ہیں انہیں کے باعث
 انکی عملداری اور راہ و رسم نے آس پاس کے ملکوں میں زیادہ تر رواج
 پایا ہی اسمیں سوداگروں کا ایک چوک بھی ہی چونکہ یہہ شہر حدود
 چینی قنار کے قریب واقع ہی یہاں کے باشندوں کا اسباب خانگی اکثر
 چین کے کاریگروں کے ہاتھ کے بنے ہوئے ہیں بلکہ عورت و مرد یہاں کے
 چینی کپڑے سوتی خصوصاً ریشمی بہت پہنتے ہیں اور باعث قرب
 چین کے باشندے اسکے چاہ بھی بہت پیتے ہیں کشتکاری اسمیں بہت
 ہوتی ہی آب و ہوا یہاں کی بہ نسبت اور قطعہ سیبریا کے معتدل ہی
 اکثر یہاں کل سے بہت اشیاء بنتی ہیں اور یہاں ممالک چین اور بخارا
 اور روس کی اشیاء تجارت لوگ بہت لاتے ہیں اور اسی قطعہ کے
 شہروں میں سے کیاخدا ایک شہر ہی جو سرحد چین پر واقع ہی جسکو
 بعض مہاچین بھی کہتے ہیں اور یہہ شہر چینی اور مسکوب یعنی روس
 کے تجارت کی مندی ہی کہ انہوں نے اپنے اپنے محلے اور جگہ علیحدہ
 علیحدہ مقرر کرلیئے ہیں اور ایک قطعہ اوخوتسک ہی اور اسمیں ایک
 شہر ہی اوخوتسک بلکہ یہہ قطعہ اسی شہر کے باعث اس نام سے موسوم
 ہی اور شہر مذکور بندر ہی بحیرہ اوخوتسک کے کنارہ پر آباد ہی باشندے
 اسکے سرلہہ سو کے قریب ہیں اور یہہ قطعہ مشہور اس سبب سے ہی
 کہ اسکے اطراف میں بڑے بڑے بن ہیں کہ انہیں کشتی بنانے کے لائق
 لکڑی بہت پیدا ہوتی ہی پس اسکی کشتیاں یہاں بہت بنتی ہیں
 اور انہیں اشیاء تجارت کشتیاں مثلاً پوستیں وغیرہ بہر کر شمالی امریکہ

کی طرف بھیجتی جاتی ہیں اور رد لینا کے آس گوشہ پر جو مشرق کی طرف سے شمال کی طرف موزنے سے پیدا ہوا ہے شہر یاختسک آباد ہے اور یہ شہر ایزکوتسک سے کسی قدر شمال کی طرف ہے یہ تمام قطعہ اس شہر کے نام موسوم ہے زمین یہاں کی کھاری سمور کے پوستین کی تجارت بہت ہوتی ہے باشندے اسکے یاختوتی کہلاتے ہیں خاص کر سموری پوستین کے خرید و فروخت کے واسطے ایک میل لگتا ہے کہ جسمیں چین اور فرنگستان کے سوداگر آ کر اشیائے چینی اور فرنگستانی کے عوض سمور لے جاتے ہیں باشندے اسکے تختینا چار ہزار ہیں اور سیبری کا ایک قطعہ جزیرہ نما کمشتکا ہے اصلی باشندے اسکے سسٹ اور غلیظاطماع اور وحشی ہوتے ہیں حیوانات ہری اور بھڑی کا کہ قطعہ مذکور میں بہت ہیں شکار کر کے اپنی اوقات بسر کرتے ہیں اور کتوں کو برف پر گاڑی کھینچنا سکھلاتے ہیں باشندے اسکے دو ہزار سات سو کے قریب ہیں انہیں سے بارہ سو کے قریب روسی ہیں بباعث وحشی اور خانہ بدوش ہونے اصلی باشندوں اسکے کے ان لرگوں سے کوئی شہر آباد نہیں ہے روسیوں نے اسمیں ایک شہر بنام یٹرو یولوس کے آباد کیا ہے جسمیں صرف روسی سات آٹھ سو کے قریب رہتے ہیں *

خاص دارالخلافت مسکوب یعنی شاہ روس کے ملکوں کا

بیان جو قطعہ ایشیا میں واقع ہیں

مسکوب کے ملکوں کی حد شرقی آس قطعہ زمین تک ہے جو نہر ارال اور بحیرہ خضر کے درمیان واقع ہے اور حد جنوبی بلاد عجم اور بلاد ترک جو ایشیا میں ہیں اور بحیرہ اسود اور حد غربی اور شمالی بحر اسود اور نہر ولگا ہے اور یہ چار قطعوں میں منقسم ہے کاشان اور اورنبرگ اور استرخان اور کوہ قاب *

قطعہ کاشان کو کاران بھی کہتے ہیں سنہ ۱۵۵۲ ع تک تاتاری سرداروں کے قبضہ میں تھا بعدہ مسکوب نے لے لیا یہ قطعہ نہر کرما اور

نہر ولگا کے کنارہ پر واقع ہی شہر کاشان اس قطعہ کا مشہور شہر ہی جو نہر ولگا سے تین میل کے فاصلہ پر ہی باشندے اس کے ساتھ ہزار کے قریب ہیں از انجملہ بارہ ہزار قاتاری ہیں شہر مذکور میں اکتالیس کلیسے اور چودہ قاتاری مندر ہیں ایک مدرسہ جامع مثل یونیورسٹی کے اور ایک مدرسہ متوسط مانند کالج کے بہت بلند اور خوش قطع بنا ہوا ہی خصوصاً ستون اس کے بہت خوشنما ہیں علاوہ ان کے نو مدرسے لشکری ہیں جنہیں سازھے تین سو طالب علم ہیں ان مدرسوں میں یورپ کے لغات تعلیم کئی جاتے ہیں اور وہاں ایک مکان ہی جسمیں بکتر خضر میں چلانے کے واسطے کشتیاں بناتے ہیں یہہ شہر پہاڑی پر آباد ہی اور اس پہاڑی کی چوٹی پر ایک قلعہ مستحکم بنا ہوا ہی یہاں بھی کل سے اکثر اشیاء بنتی ہیں خصوصاً اُون کی زیادہ اور روئی اور چمڑے کا کام بھی وہاں بہت ہوتا ہی قاتاری یہاں کے مسلمان ہیں اور یہہ شہر پتروسبرگ اور اردنہ انجل اور استرخان اور تو بولسک اور موسکو اور اورنبرگ کی بڑی تجارت گاہ ہی اشیاء تجارت وہاں کے گہروں شہد موم ساجی صابون اور چمڑے اور گھوڑے ہیں اور اطراف شرقیہ اس کے میں ایک بڑا بن ہی جہاں کی لکڑی کشتیاں بنانے کے واسطے کام میں آتی ہی *

قطعہ اورنبرگ کا قصبہ اورنبرگ ہی جو نہر اُرال کے کنارے پر واقع ہی باشندے اس کے بیس ہزار کے قریب ہیں قاتاری ہر سال دس ہزار کے قریب گھوڑے اور چھ لاکھ بھینس اور بکریاں وغیرہ وہاں لیجاتے ہیں اور وہاں سے شہر بخارا اور ایشیا کے شہروں کی طرف قافلے جاتے ہیں اس قطعہ کے شہروں میں سے اُوقا ایک شہر ہی باشندے اُس کے چھ ہزار ہیں اب وہ قطعہ اورنبرگ کا قصبہ ہی بعضے کہتے ہیں کہ وہ زمانہ قدیم میں بہت بڑا شہر تھا قاتاریوں کے اب بھی اُس میں آثار قدیمہ ہیں جنہر عربی حروف بخط کوفی لکھے ہوئے ہیں *

قطعہ استرخان کا قصبہ استرخان ہی اور وہ نہر ولگا کے ایک جزیرہ پر آباد ہی اور وہ جزیرہ نہر ولگا کے سرہانہ سے پینتالیس میل دور ہی

اور اُس میں سوتی کپڑہ ہننے اور رنگنے اور باروت بنانے اور نمک نالافے کے لئے کارخانے ہیں باشندے اس کے پچاس ہزار کے قریب ہیں اشیاء تجارت وہاں کی مکاری و درہائی گائیوں کی کہلیں اور شراب اور گائیں اور مچھلیاں ہیں کہتے ہیں کہ ۲۷۰۰ کے قریب آدمی وہاں کے باشندوں میں سے مچھلی ہی پکڑا کرتے ہیں اور وہ روس اور بلاک عجم اور بخارا اور چین وغیرہ کی بڑی تجارت گاہ ہی زمین وہاں کی اگرچہ سیر حاصل نہیں ہی لیکن گہروں اور تبغ یعنی بڑی جوار اور شہتوت خوب پیدا ہوتے ہیں پھل وہاں کے نہایت مشتمل ہوتے ہیں اور نہروں کے کنارے اور نہر ولکا کے ڈپٹوں میں چاراکاہیں بہت ہیں باشندے اس قطعہ کے روسی اور ارمن اور قاتاری اور قلماق اور قزاق اور ہندون اور گرج وغیرہ سب ایک لاکھ نوے ہزار کے قریب ہیں قزاق قلعوں میں رہتے ہیں اور قلماق اور قاتاری ہمیشہ سفر میں کوئی دارالافتاءت اُن کی مقیم نہیں *

اس قطعہ کی نہروں میں سے ایک نہر ولکا ہی جو اربعائی ہزار میل طویل ہی دو ہزار میل تک اُس میں کشتیاں اور جہاز چلتے ہیں دوسری نہر اُرال جو ساڑھے چار سو میل لمبی ہی اور یہ نہر اُس قطعہ اور قطعہ اور ندرگ میں فاصل ہی دوسری نہر کوما ہی لیکن یہ چھوٹی سی ہی *

قطعہ کوہ قاف کو مسترب نے نہر اوردوزا اہل عجم اور ترکوں سے چھین لیا یہاں تک کہ سنہ ۱۸۲۹ع میں مابین اُن تینوں دولتوں کے یہہ مہد و پیمان ہوا کہ مسترب کی حد شہر استارا جو بھر خضر بڑ شہر اردبیل سے شمال شرقی کی طرف واقع ہی ہوئی اور وہاں سے شمال غربی کی طرف نہر رس تک اور پھر منجری سے منجری تک اور وہاں سے چائے شمال غربی پہاڑ کو قطع کرتی ہوئی اُس نہر تک منجری نہر گور میں گرتی ہی پھر منجری نہر سے ملتی ہے۔

تک اور وہاں سے مغرب کی طرف پھر کر نہریں کے استخراج تک جسکو ناتونابی کہتے ہیں پھر مصیبت بستر اسود تک جو قلعہ ماری نقولا کے قریب ہی ہوئی *

یہہ قطعہ دباغت جبال کوہ قاف کے گرم سر ہی لیکن ہوا اور حاصلات بہ سبب شدت سردی کے کد پہاڑوں میں ہوئی ہی مختلف رہتے ہیں اور بعضے پہاڑوں پر ہر سال برف ہوتا ہی جیسے کوہ البرز جو سوا ہزار پاسو فٹ بلند ہی لیکن اطراف جنوبیہ اور چنگل اور میدانوں کی ہوا معتدل ہی اور وہاں اقلیم معتدلہ کے غلے سب پیدا ہوتے ہیں *

یہہ قطعہ کئی بلاد مختلف میں منقسم ہی اول بلادالدرج یعنی گرجستان جو جبال کوہ قاف سے جانب جنوب واقع ہی *
ہوا وہاں کی معتدل یابس اور حاصلات اُس بلاد کے گیہوں چانول روئی اور بھنگ اور السی ہیں اور بادام زرد آلو شفتالو بھی اسچندر انار انگور وہاں کے میوے ہیں پہاڑوں پر شاہ بلوط اور چانول بہت پیدا ہوتے ہیں اور اُن پہاڑوں میں تانبہ رنگ اور لکھ کی کانیں بھی ہیں گور اور رس وہاں کی نہریں *

باشندے وہاں کے گرج ارمن ترک اور یہود سب قریب دو لاکھ تیس ہزار کے ہیں گرج بعض مسلمان اور بعض مسیحائی کلیسائے روم اور کلیسائے ارمن کے مذہب پر ہیں *

اِس ملک کے بڑے شہروں میں سے شہر تغلیس ہی جو نہر گور پر واقع ہی اور یہہ گرجستان کی دارالامارۃ ہی *

باشندے اِس کے قریب تیس ہزار کے اہل تغلیس اور ایرواں معہ جمیع علاقجات شاہ ایران کے تابع تھے اب سنہ ۱۸۲۹ ع سے مسکوب یعنی شاہ روس نے اپنے قبضہ میں کرلیئے ابراستحق اصطخری نے کتابالافالیم میں لکھا ہی کہ شہر تغلیس نہایت آبک ہی اور گرد آسائے مٹی کی

شہر پناہ اور اُسکے تین دروازے ہیں اور طبریہ کے حمام کی مانند اُس میں کئی حمام ہیں کہ جن میں بغیر آگ کے پانی گرم ہوتا ہی *

بلاد ارمن کا سب سے بڑا شہر اران ہی باشندے اُسکے دس ہزار ہیں اُن میں اکثر مسیحی تھے ہیں شہر بدیع اور باب اور تغلیس بھی اُسکے مشہور شہروں میں سے ہیں *

دوسرا اُن میں سے ایسیز تھا ہی حدود اربعہ اِس بلاد کی یہہ ہیں چنانچہ شمال کوہ قاف اور بطرف مشرق بلاد الکرچ اور چانچ جنوب بلاد التورک اور بطرف مغرب بھراسود یہہ زمانہ قدیم میں بلاد خلیجیس کا ایک ضلع تھا حاصلات اِس کے وہ ہس جو گرجستان میں مذکور ہوئے *

اکثر باشندے اِس کے جو قریب ایک لاکھ پینستہ ہزار کے ہیں گرجیوں کی نسل سے ہیں اِس بلاد کے شمال کی طرف کے پہاڑوں کے دامن میں ایک قبیلہ ہی تباسیہ جو نہایت مکار اور شریر ہیں ارمن اور ترکوں سے نمدے کالی اومڑی کے پوستیں شہد مرم بقس کی لکڑی کی تجارت کر کے گذر اوقات اپنی کرتے ہیں *

تیسرا بلاد چرگس ہی جو کوہ قاف سے شمال کی طرف واقع ہی اور اِس میں کوباں ایک نہر ہی جو بھراسود میں گرتی ہی اور نہر ترک اور گوما دو نہریں ہیں کہ یہہ بھر خضر میں جاملتی ہیں باشندے اِس نے چار لاکھ ستر ہزار کے قریب ہیں اور یہہ کئی فرقے ہیں ظاہراً مسکوب کے ماتحت ہوں لیکن درحقیقت وہ خون مستغل ہیں یعنی اپنی قوم کے سرداروں کی فرماں برداری کرتے ہیں اور بد ذاتی و مکر و خیانیت میں کامل ہیں چار ہائے اور گھوڑوں کے چرانے اور چوری و لوٹ مار کرنے پر آنکا گذر ہی اور ڈاکوؤں کی طرح گرجستان کے مرد اور عورتوں کو کہ نہایت حسینہ اور جمیلہ ہوتی ہیں پکڑ کر ترکوں کے ہاتھ فروخت کرتا لیتے ہیں بلکہ بعض اوقات اپنی لڑکیوں کو بھی بیچ ڈالتے

ہیں اور زمین مثل مشہور ہی کہ گھوڑا اچھا کتا اچھا باز اچھا اگر یہ نہ ہوں تو حظ زندگانی نہیں *

چوتھا بلاد داغستان بھتر خضر پر واقع ہی باشندے اس کے تہذیباً دو لاکھ ہیں قوم چرگسیہ اور ترکمان اور ارمن اور یہود وغیرہ سے * وہاں کی بڑی نہروں میں سے نہر سمور ہی اور مشہور شہروں میں سے شہر دربند جو بھتر خضر کے کنارہ اور بلاد شروان کی سرحد پر واقع ہی حد شمالی اسکی داغستان اور حد شرقی بھتر خضر اور حد جنوبی قطعہ گیلان اور آذر بائجان جو عجم کی مملکت میں سے ہی اور حد غربی گرجستان ہی اور آسمیں نہر گور ہچہم سے پورب طرف بہتی ہی باشندے وہاں کے معجوسی یعنی آتش پرست اور ارمن اور ترکمان اور یہود سب قریب ایک لاکھ بیس ہزار کے ہیں *

اشیائے تجارت اس قطعہ کی شراب زعفران انہوں نطفہ معجلی ہیں اور اسکا شہر قدیم باکو ہی جسمیں اشیائے مذکورہ علی الخصوص نطفہ کی تجارت بہت ہوتی ہی ہند اور فارس کے معجوس آسکو شہر مقدس جانتے ہیں اور اسکی زیارت کو جاتے ہیں اس واسطے کہ وہاں نطفہ کے قوارے ہیں جو خود بخود بہ سبب دھندیت کے جلتے رہتے ہیں اس قدر کہ روے زمین دور دور تک آسکی روشنی سے روشن ہو جاتی ہی اصلی باشندے اس قطعہ کے حسن صورت میں مشہور ہیں یہاں تک کہ اور خوبصورت آدمیوں کو آنسہ نسبت دیتے ہیں اکثر لوگ وہاں سے لوندی غلام لیکر بلاد عثمانیہ اور فارسہ میں لاکر بیچتے ہیں *

بلاد مسکوپ کے جزائر کا بیان جو ایشیا میں ہیں

بعض جزائر سمیریائے جدید میں ہیں جو بھتر شمالی میں واقع ہیں لیکن وہ سب ویران ہیں اور بعض جزائر چھوٹے چھوٹے بوغازییریں اور سلسلہ جزائر و تیان اور جزائر ثعالب جو مابین کمشتکا اور اسکا کے کہ امریکہ میں ہی واقع ہیں یہ سب دیرہ سو جزیرے ہیں اور انہیں

سے چالیس آباد اور باقی ویران ہیں اور کمشتکا سے دکن طرف کوربا تک چوبیس جزیرہ نما آئیں سے بڑا جزیرہ جو جنوب کی جانب ہی مملکت جہان کے تابع ہی اور باقی اور جزائر کے باشندے مسکوب کو پوستیں اور چمڑہ حاصل میں دیتے ہیں *

وسط ایشیا کا بیان

اس قطعہ متوسطہ میزانہ وار کی حد غربی بتیرہ خضر اور شرقی بھراکامل ہی اور شمالاً کوہ الثانی اور جنوباً ممالک عجم وغیرہ یعنی افغانستان اور ہندوستان اور برہما اور چین اور یہہ قطعہ دو بڑے ملکوں پر مشتمل ہی *

بطرف مغرب ترکستان جو مملکت توران کے ماتحت ہی اور یہہ تین صوبوں میں منقسم ہی ایک گرجستان جو روہ سیو یعنی سیحون سے شمال کی طرف ہی اور دوسرا جانب جنوب خاص ترکستان جو توران کے نام سے موسوم ہی تیسرا بخارا جو ترکستان سے ماہیں جنوب اور مشرق واقع ہی *

دوسرا حصہ وسط ایشیا تار ہی جو شاہ چین کے زیر حکومت ہی اور یہہ بھی کئی قطعوں میں منقسم ہی ایک مغلیہ جو توران سے مشرق کی طرف ہی دوسرا منصوبہ جو مغلیہ سے شرقاً بھراکامل تک چلا گیا ہی تیسرا جزیرہ نما کوریا جو منصوبہ سے گوشہ جنوب اور مغرب میں واقع ہی چوتھا تبت جسکے سمت مغرب توران اور بطرف شمال مغلیہ اور سمت مشرق ملک چین اور جانب جنوب برہما اور ہندوستان ہی *

یہہ قطعہ مشرق سے مغرب تک چار ہزار میل لنگا اور شمال سے جنوب تک نہتھیمائے ایک ہزار میل چوڑا ہی لیکن اسکے پیچ کا قطعہ جو ہندوستان سے شمال کی طرف واقع ہی اتھارہ سو میل عریض ہی *

• دوسری فصل مملکت توران کے بیان میں

ترکستان کی حدود اربعہ یہ ہیں بطرف مغرب بحیرہ کسپین اور رود آرال اور سمت شمال رود آرال اور کوہستان اِسْم اور بطرف مشرق کوہستان بلور اور بجانب جنوب فارس اور افغانستان چو بہاغت ہندوکش کے اُس سے منفصل ہی اِسْمیں سے دو بڑی رودیں ایک سیر یعنی سیکون اور دوسری عمو یعنی چیکنون نکلی ہیں رود سیر ساڑھے پانسو میل بہ کر بحیرہ آرال کے شمال اور مشرق کے گوشہ میں جا کر گرتی ہے اور رود عمو آٹھ سو اسی میل بہ کر بحیرہ مذکور کے گوشہ جنوب اور مغرب میں گرتی ہے *

اِس قطعہ کے بطرف مغرب بحیرہ خضر کے کنارہ پر ہتمامہ ریگستان اور زمین شور ہے اور بحیرہ آرال کے شمال اور مغرب کی طرف بہت وسیع اور بلند میزبانہ دار کئی قطعے ہیں انہیں چراگاہیں بہت ہیں اور اُنکے نشیب میں ریگستان لیکن جنوب اور مشرق کی طرف کی زمین زرخیز اور ہر فضا نباتات اُس میں بہت پیدا ہوتے ہیں اِس قطعہ ترکستان کی نصف زمین کھاری ہے اور سیر حاصل نہیں بحیرہ آرال جو اِس قطعہ میں واقع ہے شمال سے جنوب تک دو سو میل اُنبا اور اوسط عرض ایک سو بیس میل چوڑا پانی اِسکا ماٹل بہ شوریت مچھلیاں اِس میں بہت ہیں اور بحیرہ آرال میں جنوب کی طرف بہت جزیرے ہیں انہیں سے جو بڑے ہیں وہ آباد ہیں اور اِس قطعہ توران کے مشرق کی طرف ایک چھیل ہے بالکش اُسکو چھیل چنگیز بھی کہتے ہیں طول اِسکا ایک سو ساٹھ میل عرض بہت کم ہے لیکن تحقیقاً معلوم نہیں باشندے یہاں کے ترکوں سے زیادہ تو مشابہ ہیں یہہ ملک خاص دو ملکوں میں منقسم ہے قرغز اور توران یہہ قوم سب خانہ بدوش ہیں کوئی دارالاقامت انکی مقرر نہیں چروائی کر کے بسر اوقات کرتے ہیں *

قطعہ توران بہ نسبت اب کے زمانہ سابق میں بہت وسیع تھا اب ایک چھوٹا سا قطعہ رہ گیا ہی رقبہ اسکا آٹھ لاکھ میل مربع باشندے اسکے ساٹھ لاکھ اسی قطعہ میں سے نہر قرہ صو نکل کر رود سیحون میں جا کر گرتی ہے مشہور شہر اس قطعہ کے بخارا سمروند بلخ جسمیں محجوسیوں کا آتشکدہ ہی اور زردشت بھی اسی میں پیدا ہوا تھا اور آرکنج قوندقاشتند قندوز بدخشاں ہیں ان سب میں سے بعض بعض شہروں کا بیان کیا جاتا ہے اور اس قطعہ میں ترکستان ایک شہر ہی وہ تمام ضلع اس شہر کے نام سے موسوم ہے شہر مذکور میں ایک ہزار مکان اور پانچ ہزار باشندے ہیں اور شہر قاشتند میں چھ ہزار مکان اور تھمینا تیس ہزار باشندے ہیں اور یہ ترکمان کہلائے جاتے ہیں تاتاریوں کی نسبت سیاہ فام ہوتے ہیں ترکوں کی ابتداء اسی قوم سے ہے اس قطعہ متوسطہ کے باشندے باوجود خانہ بدوش ہونے اور چرواہے بن کرنے کے راہ و رسم میں اپنی قومیت اور خاندان کا لحاظ بہت رکھتے ہیں *

منقول ہے کہ ترک اور قافار اور مغل تین بھائی تھے پس یہ تینوں قومیں انہیں کی اولاد میں سے ہیں اور بعض مغلوں کو افلاکی بھی کہتے ہیں یعنی نہایت عالی نسب اور تاتار کے معنی باج گزار کے ہیں چونکہ چنگیز خاں نے انکو اپنا باج گزار کیا تھا اس سبب سے وہ اس نام سے موسوم ہوئے یہ تینوں قومیں باہم اگرچہ مختلف الموضع ہیں لیکن بہ نسبت آؤر لوگوں کے زیادہ تر مشابہ ہیں اسی سے قیاس یہہ چاہتا ہے کہ ابتدا میں یہہ سب ایک قوم ہوں بعدہ بعاث چرواہے بن کے علیحدہ علیحدہ خاندان ہو گئے ہیں *

صوبہ بخارا کا بیان

یہہ قطعہ بہ نسبت تمام مملکت توران کے بہت شاداب ہی خصوصاً ممالک سفدیانہ جو رود سغد کے سبب اس نام سے موسوم ہے نہایت

زر خیز اور سیراب چنانچہ کسی مصنف اہل عرب نے لکھا ہی کہ اگر آٹھ روز برابر سفدیانہ میں سفر کیجیئے تو ہر چار طرف بہ سبب کثرت زراعت اور اشجار اور نباتات کے ایک باغ دلکشا فرحت افزا معلوم ہوتا ہی وسیع اور سرسبز میدان جنمیں نہریں بہتی ہوئیں اور عمدہ عمدہ مکان جن کے ہر چار طرف خوش قطع و ہر فضا کھڑیاں لگی ہوئیں ایک نمونہ فودوس بریں کا معلوم ہوتا ہی بلکہ اس کو بہشت دنیا کہتے ہیں شعرا اور مورخوں کی زیادہ تر تعریف اور توصیف کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ شاید اُس ملک کے اور قطعات کی بہ نسبت یہ زیادہ سرسبز و شاداب ہوگا اس صوبہ میں دو شہر بڑے نامور اور مشہور ہیں سمرقند اور بخارا شاہ تیمور یعنی تہر لنگ کے عہد میں بپاعت قابض ہونے شاہ مذکور کے تمامی ممالک قطعہ ایشیا پر سمرقند دار الخلافہ تھا سب ملکوں سے بڑے بڑے رئیسوں نے آکر شاہ موصوف کی نذر کی یہہ شہر بیہ اُسوقت میں خوب آباد تھا چنانچہ لکھا ہی کہ خاص شہر کے باشندے ایک لاکھ پچاس ہزار تھے اب اُن سلاطین عظیم الشان اور اُمراء جلیل القدر کا کہ جن سے یہہ شہر آباد تھا بجز نزل و حکایات کے نام و نشان بیہ باقی نہ رہا سنہ ۶۵۰ ع میں کاغذ بنانے کی ایجاد اسی شہر سے ہوئی ہی شاہ تیمور † کی قبر بیہ اسی شہر میں ہی *

+ اس مقام پر کچھ ذکر امیر تیمور کا واسطے ملاحظہ ناظرین کے کیا جاتا ہی *

عہد چنگیز خاں کے تھمیں سہ برس کے بعد تیمور بیگ معروف بہ تیمور لنگ نے جو تاتاری قوم سے تھا مگر اُس نے اس غرض سے کہ چنگیز خاں کے ملک مقبوضہ سابق کا مدعی اور وارث بن جاوے اپنے آپکو قوم مغل سے ظاہر کیا تھا صرف درقروم تاتاری کی مدد سے اپنا لقب شاہی مقرر کر کے پہلے اُس ملک پر جو در سیر اور رود ارتش کے درمیان واقع ہی سب بلاد ترکستان پر قبضہ کیا پھر ایران کے شمالی اطراف صوبہ خراسان پر اور بعد اُسکے صوبہ فارس اور عراق پر قبضہ کیا ہوا پھر جانب مغرب ترکستان اور ارمن پر حملہ کر کے اُن دونوں کا دارالامارۃ یعنی قلیس اور ناز تہ کر لیا پھر ایران کے ارگوں کی سرکشی سنکر شہر اصفہان پر حملہ آور ہوا اور

فی زماننا باشندے اس کے قریب تیس ہزار کے ہیں شہر بخارا
سمرقند سے بطرف مغرب کچھ تھوڑے فاصلہ پر آباد ہی اب یہی
دارالخلافت ہی اگرچہ ہمدان میدان میں واقع ہی لیکن بہ سبب کثرت
اشجار اور نباتات کے در سے نظر نہیں آتا یہہ شہر مربع چار کوس کے
گرد میں آباد ہی ہو چار طرف اُس کے مٹی کی کچی شہر پناہ بنی
ہوئی ہی شہر میں بارہ دروازہ ہیں جس میں گیارہ کھلے رہتے ہیں
اور ایک ہمیشہ بند رہتا ہی لوگ کہتے ہیں کہ جب سے ایران کے بادشاہ

اُس شہر کے باشندوں کا اس قدر نشہ و خمر کیا کہ ستر ہزار سر وہاں کے مقتولوں کے
اپنی فوج سے گنوائے پھر وہاں سے شمال کی طرف ملک روس پر رجوع کر کے رود گند
اور والگا کے درمیان کے ملک پر عازم ہوا اور دو برس کامل تک اُسکے فتح کرنے میں
مصروف رہا آخر کار کاما ندی کے کنارہ پر جو والگا میں جاکر ملی ہی ایک جنگ عظیم
کر کے دشمن کی سب فوج کو قتل کر کے فتحیاب ہو گیا وہاں سے فارغ ہو کر سمرقند
میں آکر اُسکو اپنا دارالخلافت قرار دیا اور تمام ملک ایران کا بندوبست کر کے پھر
مغرب کی طرف متوجہ ہوا اور بغداد جاکر وہاں کے خلفوں سے بغداد چھین لیا اور
پھر شمال کی طرف پھر کو گرجستان اور کوہ قاف کے سرداروں کو اپنا مطیع کیا اور
اُس کوہستان سے گذر کر شاہ طہقاق کو چڑھائی کر کے اس پر فتحیاب ہوا بلکہ تمام
جنوبی ملک روس پر تا دارالخلافت مسکوب قابض ہو گیا بعد اُسکے پھر سمرقند کو
آکر کچھ دنوں ہندوستان کی چڑھائی کا اسباب و سامان تیار کرتا رہا پھر ہندوکش
کے کوہستان کی راہ سے فوج لاکر سندھ دریا سے اتر کر پنجاب میں آ داخل ہوا اور
شمال سے جنوب تک گشت کیا اگرچہ اُس ملک میں کسی نے اُسکا مقابلہ نہیں
کیا مگر تو بھی ایک لاکھ آدمی کو گرفتار کر کے سب کو ایک رات میں قتل کر دالا
پھر وہاں سے دہلی کی طرف متوجہ ہو کر اُسکو فتح کیا اور اپنی فوج کو شہر کے اتر نے
کی اجازت عام دی اس سبب سے بعض دہلی کے باشندوں نے بیھرمتی خیال کر کے اپنے
سب گھربار و مال اسباب کو آگ دیدی اور اہل و عیال کو بھی اُس میں جلا دیا
پھر اُسکو ایران کی سرکشی کی خبر پہونچی اس کیلئے اُس طرف کو جاکر اُس ملک
والوں کو زیر کیا بعدہ مغرب کی طرف فوج کیجا کر سلطنت عثمانیہ پر چڑھائی کر کے
ملک شام سے گذر کر کوچک ایشیا یعنی برافصول میں جا پہونچا اور ایک شہر سائی واس
لے کر فتح کر لیا اور سوائے اہل اسلام کے اُس ملک کے نصرائیوں کو زندہ زمین میں
گزا دیا شاہ عثمان بایزید جو اُس وقت قسطنطنیہ میں نصرائیوں سے لڑ رہا تھا امیر
نیزد کے آنیکی خیر سنکر پھر مارمورا کی راہ سے اتر آیا جب اُسے بحر مذکور سے

کا لشکر اس دروازہ سے آیا تھا تب سے یہ دروازہ نہیں کھلا اکثر مکانات اس شہر کے کچی اینٹ کے بنے ہوئے ہیں سڑکیں بطور گلیوں کے نہایت تنگ اور بعض سڑک جو وسیع ہی چار نہایت سائت فٹ سے زیادہ عریض نہیں اس شہر سے سات میل کے فاصلہ پر ایک ندی ہی جس میں سے نہر کاٹ کر شہر میں لائے گئے ہیں اور شہر میں اُس کی کئی شاخیں ہو گئی ہیں جن کے سبب سے تمام شہر میں پانی پہونچتا ہی اور اُس میں ایک تالاب بھی ہی وہ بھی اس نہر کے پانی سے ہمیشہ لیالاب رہتا ہی اس نہر اور تالاب کے باعث شہر کے لوگ ہمیشہ صاف اور جاری پانی صرف میں لاتے ہیں یہ شہر قطعہ متوسطہ ایشیا کے اشیاء تجارت کی گویا منڈی ہی اور اس کے چاروں طرف سے خصوصاً اطراف

عبور کیا تو سنا کہ تیمور نے ملک شام کے جنوب میں تمام قطعہ پراغاضل کو ہلاک کر ڈالا بلکہ شہر حلب کے پاس مصرانی فوج جو اُسکے مقابل آئی تھی اُسکو بھی نیست و نابود کر کے حلب کو لوٹ لیا اور دمشق شام پر بھی قبضہ کر لیا اور وہاں سے بغداد کو لوٹ کر نوے ہزار اُس شہر کے باشندوں کو قتل کر کے سر اُنکے ایک مضلعہ مغربی شکل کے طور پر ڈھیر لگوا دیئے اور وہاں سے پھر کو شہر انگریزوں میں جسکو زمانہ سابق میں اینکیرا بھی کہتے تھے اور وہ صریح فرجیہ کا ہی بایزید سے مقابلہ ہوا اُس وقت سنہ ۱۴۰۲ء تھے تیمور اور بایزید سے ایسی لڑائی ہوئی کہ کبھو نہ ہوئی تھی طرفین سے تین لاکھ چالیس ہزار آدمی مارے گئے آخر کار بایزید شکست کھا کر تیمور کے ہاتھ گرنکار ہوا اسباب میں اختلاف ہی کہ بعد اسکے تیمور نے بایزید کا کیا حال کیا بعضہ کہتے ہیں کہ تیمور نے رحم دلی سے بایزید کو تاج بخشی کر کے پھر اُس ملک میں بٹال رکھا اور بعضہ کہتے ہیں کہ اسکو ایک آٹھنی پنجبرے میں بند کر کے چندے فوج کے ساتھ رکھ کر پھر ہاتھ کے پاؤں سے گھسٹا کر مراد ڈالا اسکے بعد شہر انیسویں اور ازمیر کو لیکر پھر ایران کے خراب کرنے کے لیئے روانہ ہوا اور اُنکی تنبیہ سے فارغ ہو کر پھر سمرقند کو لوٹ آیا اور وہاں چندے متیم رکھ کر چین پر چڑھائی کرینکا سامان تیار کیا اور اُس طرف کو روانہ ہو کر شہر اطرار میں جو رودسیر پر واقع ہی ایک تہتر برس کی عمر میں وفات پائی مگر اُس کے امیروں نے مرنا اُسکا اخفا کر کے اسکے مقصد کو پورا کیا یعنی چین پر چڑھائی کر کے نتج کر لیا اُسی وقت سے چین میں مغلوں کی حکومت آج تک چلی آتی ہی اور ہندوستان میں بھی انکی اولاد دہلی کی تخت نشین رہی اُس وقت تک کہ انگریزوں کی حکومت ہندوستان میں قرار پائی ۔

شمالی اور جنوبی سے چھ راستے جاتے ہیں دو جانب شمال روس کی طرف اور ایک بطرف مشرق مغلیہ کی طرف اور تین جنوباً فارس اور افغانستان کی طرف *

محصول تجارت کے مال پر تین روپیہ سینکڑہ کے حساب سے لیا جاتا ہی اگر کوئی اس محصول کے دینے میں کچھ بھی قصور کرے تو حاکم کی طرف سے بڑی سخت سزا پاتا ہی اور رعایا سے چنگی کا محصول ہر شے میں سے چوتھائی لیا جاتا ہی *

تمام آمدنی ملک بخارا کی سات لاکھ اشرفی وہاں کے سکے کی اور ہر اشرفی سات سات روپیہ کی مقرر ہی کل فرج شاہ بخارا کی چودہ ہزار سوار ہیں اور شہر نے بیچ میں ایک چھوٹا سا ٹیلہ مقدار دو سو فٹ کے بلند ہی اُس پر ایک قلعہ بنا ہوا ہی جس کو ارک کہتے ہیں امیر بخارا اُس ہی میں رہتا ہی اور مکانات اور خزانہ اور دفتر شاہی بھی اُسی میں ہی اور ارک کے اندر اُسی توپیں اچھی تیار ہیں مگر سامان اُن کا کچھ درست نہیں شہر کے مقدمات کا فیصلہ قاضی اور محتسب کرنا ہی یعنی قاضی بطور جج کے اور محتسب بطور مجسٹریٹ کے مقرر ہیں وہ تحقیقات دعویٰ کی کر کے اور موافق شریعت مسلمانوں کے حکم اُس ہر لکھ کے نقل اُس کی امیر بخارا کے حضور میں روانہ کرتے ہیں جمعہ کے دن نماز کے بعد امیر بخارا دربار کرتا ہی جس میں عالم اور مدرس لوگ حاضر ہوتے ہیں اور ہفتہ بھر کے فیصلوں کے کاغذ قاضی اور محتسب کے بھیجے ہوؤں کا معائنہ کرتے ہیں اور امیر بخارا اُن سے پوچھتا ہی کہ یہ سب فیصلے شریعت کے مطابق ہیں یا نہیں اگر مطابق ہائے گئے تو اُن کی نسبت میں جاری کرنے کا حکم صادر ہوتا ہی اور جو وہ فیصلے مطابق شریعت کے نہوئے تو اُسی وقت اُن کی موقوفی کا حکم لکھا جاتا ہی اور اُن کی جگہ دوسرا شخص مقرر کیا جاتا ہی اور دوشنبہ کے دن امیر بخارا ایک دربار عام کرتا ہی جس میں

امیر و غریب سب پادشاہ کی جناب میں حاضر ہو کر اپنا عرض کیا
کرسکتے ہیں اس لیے بہ نسبت اور ملکوں وسط ایشیا کے وہاں ہر ظلم
کم ہی *

تمام ملک کی خبروں کے کاغذ ہو روز پادشاہ کے ملاحظہ سے گذرتے
ہیں اور جو شخص پورا نا نوکر کام سے معذور ہو جاتا اس کے در
قین روپیہ پنشن مقرر ہو جاتے ہیں شہر میں اتھارہ مدرسہ ہیں اور ہر مدرسہ
میں امیر کی طرف سے کتب خانہ مقرر ہی مقدور والا طالب علم اپنے
پاس سے کھانا ہی اور غریب محتاج طالب علم کو امیر کے یہاں سے
کھانے کو ملتا ہی فقہ کا علم جو مسلمانوں کی شریعت کا ایک قانون ہی
زیادہ پڑھایا جاتا ہی اور کچھ صرف و نحو باقی اور علم مثل حدیث
تفسیر تصوف منطق حکمت ریاضی جغرافیہ اصطلاح نقویہ کچھ نہیں
پڑھ جاتے اس لیے کہ وہاں کے علما کی نظر شکم پوری پڑ ہی دو تین
کتابیں فقہ کی پڑ کر مدرس یا قاضی یا مفتی یا پیش امام یا خطیب
بن جاتے ہیں اور اپنا پست پالتے ہیں شہر میں چالیس مسجدیں ہیں جو
کوئی ایک وقت کی نماز میں سستی کرتا ہی سزا دیا جاتا ہی اس لیے
مسلمان لوگ وہاں کے حاکم کے خوف سے پانچوں وقت کی نماز جماعت
کے ساتھ پڑھتے ہیں اور اذان کے سنتے ہی مسجد کو بھاگتے ہیں شہر میں
ہائیس خانقاہیں ہیں جن میں بڑے بڑے صوفی لوگ اپنے مریدوں کو
علم باطن تعلیم کیا کرتے ہیں *

اہل روس مدت سے یہ بات چاہتے تھے کہ ایک وکیل ہمارا
بختارا میں رہے مگر امیر بخارا نے یہ بات قبول نہ کی
جب انہوں نے اپنے دخل پانے کی کوئی تدبیر نہ دیکھی تو حیلہ معقول
اختیار کیا یعنی اپنے آپ کو غلام بنا کے امیر بخارا کی خدمت میں رکھ کر
وہاں کے حالات سے اپنی گورنمنٹ کو خبر دیتے رہتے تھے چنانچہ
مولوی محمد صالح افندی نے اپنی کتاب سر وسط ایشیا میں لکھا ہی

کہ جب میں بخارا میں پہنچا اور امیر بخارا نے مجھ کو ملاقات کیواسطے بلایا بعد ملاقات کے رخصت کے وقت کچھ تھوڑا سا میوہ دو غلاموں کے ہاتھ بطریق ضیافت میرے ساتھ کر دیا میں نے جو اُن دونوں شخصوں کی وضع کو غور کیا تو معلوم ہوا کہ اہل بخارا سے نہیں ہیں اس گمان سے اُن دونوں سے پوچھا کہ تم کون ہو اُنہوں نے جواب دیا کہ حضرت امیر کے غلاموں میں سے ہیں مگر میں نے اُن کی بات کو سچ نہ جانکر اصرار کیا اور عہد و قسم درمیان میں لایا کہ میں مسافر تمہارا حال کسی سے نہ ہونکا تب اُنہوں نے بے فکری سے اپنا حال یوں بیان کیا کہ ہم دونوں روس کے باشندے ہیں جب کہ امیر بخارا نے ہمارے رزیدنٹ کا رہنا شہر بخارا میں نہ منظور کیا اُس وقت ہم دو شخصوں نے ایک سوداگر سے جاکر یہہ کہا کہ تو ہم کو امیر بخارا کے ہاتھ بیچ کر اپنا فائدہ اُٹھا لیکن شرط یہہ ہی کہ سوائے امیر بخارا یا اُس کے وزیر کے اور شخص کے ہاتھ نہ بیچیں اُس شخص نے ہماری درخواست کو منظور کر کے سو اشرافی سکے بخارا کو چنکے سات سو روپیہ ہوتے ہیں امیر بخارا کے ہاتھ فروخت کیا تب سے ہم ہر روز کا حال اپنے پادشاہ کو لکھا کرتے ہیں *

سفر کا قانون بخارا قندوز قوئند یارقند وغیرہ میں یہہ ہی کہ مسافر لوگ بغیر چٹھی حاکم کے شہر میں نہیں جاسکتے اور نہ بے چٹھی کے اُس ملک سے باہر نکل سکتے ہیں پہلے سے جو مسافر عملہ پادشاہی کو ظاہر کر دے کہ میں بال بچوں کے ساتھ یہاں آیا ہوں تھوڑے دنوں کے بعد پھر چلا جاؤنگا تو بھی دقت کے ساتھ اُس ملک میں یا اُس سے باہر لیجنا سکتا ہی اور خاص اس شہر کے رہنے والے اگر دوسرے ملک کو جانا چاہیں تو عرضی دیکر پروانہ راہ داری کا حاصل کرتے ہیں تب جاسکتے ہیں مگر زن و فرزند کے ساتھ لیجانے کا حکم نہیں ملتا ہی باشندوں کا حال تحقیق معام نہیں لیکن تخمیناً ایک لاکھ یا اس سے زیادہ ہونگے *

تیسری فصل

مملکت شاہ چین کے بیان میں

واضح ہو کہ تمام سلطنت شاہ چین بڑے بڑے خاص تین حصوں میں منقسم ہے اولاً خاص چین درم تبت سوم مغلیہ و منصوریہ اور جزیرہ نماے کوریا بھی جو منصوریہ کے قریب ہی اسی میں شامل ہے لیکن اولاً ہذا بر ترتیب وسط ایشیا کے قطعہ مغلیہ و منصوریہ کا بعد تبت کا حال لکھ کر خاص مملکت چین کا بیان لکھا جائیگا *

قطعہ مغلیہ و منصوریہ وغیرہ کا بیان

پہلے اُس سے ذکر ہو چکا کہ اِس قطعہ کے لوگ اکثر خانہ بدوش ہوتے ہیں اور کوئی دارالاقامت انکی متبر نہیں لیکن بعض بعض مقام پر مندروں کے قریب کچھ لوگوں کے سکونت اختیار کرنے سے چھوٹے چھوٹے قصبہ آباد ہو گئے ہیں اِسی سبب سے ان قطعات میں ہندو بستی حکومت بہت کم ہے باشندوں کے یہاں کے جو خاص ذاتی ہیں منہ چورے کال کی ہڈی اونچی ناک چپٹی ہونٹ مڑے آنکھیں چھوٹی اور ذیل ناتے اور بیدول ہوتے ہیں *

انتہائے حد شرقی توران سے شرقاً کوہ ہائے کیتکان اور سیال کوئی تک جو کہ چین کی حد شمالی سے شروع ہو کر شمال کی طرف چلا گیا ہے قطعہ مغلیہ کے نام سے موسوم ہے اور دامن شرقی کوہ ہائے مذکور سے شرقاً بھرالکاھل تک منصوریہ *

قطعہ مغلیہ کے پیچ میں صحرائے عرب کی مانند ابتدائے حد شرقی سے انتہائے حد غربی تک بالو کا ایک وسیع دشت ہے جو تخمیناً دوسو میل طویل ہے نام اُس کا شامو اور بعضے گوبی بھی اُس کو کہتے ہیں اِس دشت میں درخت بلکہ نباتات تک بھی مطلق نہیں بعض بعض مقام پر بالو کے تیلے ہیں پانی اس میں بہت کم اور جہاں کھون کر نکالتے ہیں تو کھاری ہوتا ہے *

اس قطعہ کے مابین جنوب اور مشرق کوہستان میں روئیدگی تھی جس میں اکثر چارپایوں کو چراتے ہیں مگر کشتکاری اُس میں بھی نہیں ہوتی البتہ روئیدگی ہو جو اس قطعہ میں سے نکل کر جنوباً چین کی طرف گئی ہے اُس کے قرب و جوار کی زمین سبز حاصل اور لائق آبادی اور ہون و باش کہ ہے چنانچہ اکثر اہل چین سے اور مغلوں سے آباد ہے »

یہ تمام قطعہ متوسطہ ایشیا چونکہ بلند بہت ہے اور بحر شمالی کی طرف سے کچھ آڑ نہیں اس سبب سے یہ نسبتاً بعض جگہوں سبز ہوا کے زیادہ تر سرد سبز ہی بلکہ سال بھر برابر برف اور یخ جما رہتا ہے اگر مغلوں کو سفر کا اتفاق پڑتا ہے تو جس طرف برف کم ہوتا ہے اُس طرف سے جاتے ہیں اور موسم گرما وہاں اگرچہ کم ہوتا ہے لیکن نہایت شدت کی گرمی پڑتی ہے باشندے اس قطعہ کے اونٹ بھڑ بکری وغیرہ کو پال کر فروخت کرتے ہیں اور دودھ اُنکا پیتے ہیں سرحد چین کے قرب و جوار میں گائے بیل جو کشتکاری کے کام میں آتے ہیں اور گدھے اور خچر دستیاب ہوتے ہیں اور لومڑی اور خرگوش اور ہرن بھی اکثر اُس اطراف میں ہیں *

سول قطعہ مصوریہ کا سوائے جزیرہ نماے کوریا کے شمال سے جنوب تک بارہ سو میل اور عرض ساڑھے سات سو میل ہے یہ قطعہ سوائے گوشہ جنوب اور مغرب کے اور سب طرف سے بلند بلند پہاڑوں سے محصور ہے چنانچہ باطرف مشرق وہ سلسلہ جو ساحل بحر الکاہل سے شروع ہوا ہے چار ہزار سے پانچ ہزار فٹ تک عموداً بلند ہے اور یہ قطعہ بڑی بڑی ندیوں کے باعث خوب سیراب اور شاداب ہے چنانچہ روئیدگی اس سے جسے سہالیں بھی کہتے ہیں اس قطعہ کے جنوبی پہاڑوں کے دامن جنوبی سے نکل کر وادی منگور کے بیچ میں سے گذر کر خلیج سہالی میں گرتی ہے اور اطراف شمالی کے کوہستان کے

بیچ میں سے جو قطعہ منصوریہ اور سبیریا میں فاصل ہی ایک ندی
یبلونوئی کے پہاڑوں میں سے نکلی ہی اور ایک دوسری ندی بھی
اس میں آکر ملتی ہی *

اس قطعہ کے جنوب کی طرف دشت گوبی کی مانند وسیع اور
میزانہ دار زمین ہی بلکہ دشت مذکور سے متصل بھی ہی باقی اور تمام
قطعہ کے اتر طرف کی زمین سہر حاصل اور شاداب بلکہ پہاڑ بھی اشجار
اور نباتات سے سرسبز ہیں *

روہ سمھالین کے جنوب کی طرف کشتکاری بھی ہوتی ہی پر اس کے
شمال کے اطراف میں جو کوہستان یبلونوئی سے متصل ہی بہ سبب
دشت سرما کے غلہ کم پیدا ہوتا ہی باشندے اس کے اکثر شکار اور
چروائی سے اپنی اوقات بسر کرتے ہیں اور اکثر قوم مغلیہ کی طرح
خانہ بدوش ہوتے ہیں اسی سبب سے اس قطعہ میں بھی شہر
اور قصبہ بہت کم ہیں اور طرز حکومت بھی کچھ نہیں باشندے
یہاں کے قوم تنگوس میں سے ہیں جسکا ذکر سبیریا کے حال میں
مذکور ہوا *

وہ قطعہ جو بختیرہ بیکال سے بھراکالہ تک وسیع ہی بتنامہ
تنگوسیوں سے آباد ہی یہ لوگ بخلاف مغلوں کے مہانہ قد اور وجیہ اور
خوش وضع اور خوبصورت ہوتے ہیں چونکہ شاہ چین کا خاندان بھی
اسی قوم میں سے ہی اسی باعث عرصہ تین سو برس سے یہ قوم زیادہ
تر نامور ہو گئی ہی سلاطین چین ہمیں سے پہلا بادشاہ شہر تیمکریا کا
تھا جو اس قطعہ کے اطراف جنوبی میں واقع ہی اسی سبب سے وہ
شہر بھی جمیع خاص و عام چین اور مغل کے نزدیک بہت بزرگ ہی
حاکم اسکا شہر کرن والا میں جو نیگوتا سے مشرق کی طرف تیرے
فاصلہ سے ہی رہتا ہی روہ سمھالین پر ایک شہر آباد ہی جز
سمھالین کے نام موسوم ہی آبادی اسکی اب ترقی پر ہی *

جزیرہ نما کوریا کا بیان

یہ ایک بڑا جزیرہ نما ہی جو قطعہ منصوریہ سے گوشہ جنوب اور مشرق کی طرف واقع ہی طول اسکا حد شمالی سے جنوبی تک چار سو بیس میل ہی اس کے مشرق کی طرف کنارہ بحر الکاہل پر ایک پہاڑ ہی جسکے سبب سے ہوائے شمالی اور مشرقی اسمیں کم آتی ہی اسی باعث اس قطعہ میں زراعت خوب ہوتی ہی لیکن اطراف شمالی میں جو منصوریہ سے متصل ہیں سردی بہت ہوتی ہی یہاں تک کہ چار مہینے موسم سرما میں تمام ندیاں برف سے جم جاتی ہیں مگر اطراف جنوبی اور متوسطہ میں چانول روٹی ریشم بہت پیدا ہوتا ہی اور کئی دھاتیں بھی ہوتی ہیں اس جزیرہ کے باشندوں کا مغلوں سے ربط و ارتباط بہت ہی یہ لوگ عقلمند ہوتے ہیں اور ہوشیاری اور محنت شعاری اور علم و ہنر میں اہل چین اور جاپان سے کم نہیں بعض قطعہ اس کے حاکم جاپان کے ماتحت ہیں اور باقی سب شاہ چین کے *

دارالخلافہ اسکی شہر کنگ کی تاؤ ہی جو بہت بڑا اور خوب آباد ہی امراء وہاں کے ذی علم اور ہنر دوست ہیں چنانچہ اس شہر میں اُن سب کی طرف سے ایک کتب خانہ ہی جسکا محافظ پادشاہ کوریا کا بھائی ہی *

ملک تبت کا بیان

یہ ملک ایک بڑی وسیع میزانہ وار زمین پر واقع ہی پر بعض جگہ کوہستان بھی ہی اس ملک کو بہ نسبت اور تمام ممالک قطعہ ایشیا کے ماہی پشت تصور کیا چاہیئے مثل ملک سویت زریانڈ قطعہ یورپ میں یعنی جیسے یہ بڑے بڑے ممالک کے وسط میں اور بلند میزانہ وار زمین پر واقع ہی اور اس کے ہر چہار طرف کے پہاڑوں سے بڑی بڑی نہریں نکلی ہیں ویسی ہی تبت بھی ہی *

اُن بڑی اور مشہور ندیوں میں سے جو اِس ملک کے پہاڑوں میں سے نکلی ہیں ایک ہوئنگ ہو ہی جو اُتر کے پہاڑوں سے نکل کر گوشہ شمال اور مشرق کی طرف قطعہ مغلیہ کی حد پر بہتی ہوئی اور چین میں گذر کر شرقاً بحر الکاحل میں جا کر گرتی ہی اور مشرق کے پہاڑوں میں سے روڈینگ سی کیانگ نکلی ہی یہہ ہو چین میں گذر کر بحر مذکور میں گرتی ہی اور انہیں پہاڑوں میں سے روڈینگ کیانگ جسکو کمبودیا بھی کہتے ہیں نکل کر ملک آنام میں سے ہو کر بحر چین میں جا ملی ہی اور دکن طرف کے پہاڑوں یعنی کوہ ہماہمالہ میں سے روڈبرم پتر نکل کر اِسی پہاڑ کے قریب قریب سیدھی مشرق کی طرف ہزار میل انتہائے حد شرقی سلسلہ کوہ مذکور تک بہہ کر گوشہ مشرق و جنوب کی طرف مرز کر آسام اور برہما کے بیچ میں چار سو میل بہہ کر اور پھر جنوب کی طرف پھر کر کوہ ہمالہ کے حد جنوبی پر خلیج بنگال میں گرتی ہی اور اِس ملک کے وسط میں سے روڈ ایراودی نکلی ہی جو مائل بجنوب بہتی ہوئی بحر ہند میں جا ملی ہی اور روڈبرم پتر کے چشموں کے قریب سے روڈ سندھ نکلی ہی جیسے وہ مشرق کی طرف بہتی ہی ویسی ہی یہہ مغرب کی طرف کوہ ہمالہ سے متصل تا حد غربی سلسلہ مذکور بہہ کر اور پھر وہاں سے جنوب کی جانب پھر کر ملک پنجاب میں سے ہوتی ہوئی بحر عرب میں جا کر گرتی ہی اور ستلج اور گنگا بھی انہیں پہاڑوں میں سے سندھ کے چشموں کے قریب سے نکل کر اطراف شمالی ہندوستان میں سے گذر کر خلیج بنگالہ میں گرتی ہی *

اور اِس ملک ثبت کے کوہستان میں بڑی بڑی جھیلیں ہیں چنانچہ اُنہیں سے ایک جھیل ترکری ہی جو برہم پتر اور ایراودی کے درمیان میں واقع ہی تھمبیا ستر میل لنڈی اور پچیس میل چوڑی ہی *

دوسرے رود برم پتر کی جانب جنوب پالٹی ایک عجیب جھیل
 ہی کد بیچ میں اسکے ایک بڑا جزیرہ جسکا قطر سو میل طویل ہی
 واقع ہی اور یہہ جھیل بطور نہر کے اُسکے گرت محیط ہی بلکہ یہہ جھیل
 نہر ہی معلوم ہوتی ہی عرض اسکا ساڑھے پانچ میل ہی *

اس ملک میں چار موسم ہوتے ہیں مارچ سے مئی تک کدھی
 گرمی اور کدھی سردی ہوتی ہی اور دفناً ابر بہی محیط آسمان ہوکر
 بجلی چمکنے اور بادل گرجنے لگتا ہی اور پانی بھی کدھی بوسٹا ہی اور
 جون سے ستمبر تک خوب بارش ہوتی ہی اور اکتوبر سے مارچ تک
 آسمان صاف رہتا ہی اور ہوا معتدل لیکن اسمیں سے تین مہینے بہت
 سردی ہوتی ہی معدنیات میں سے سونا بہت ہوتا ہی اور پارہ اور
 سیسے کی کانیں بہت ہیں اور چاندی کی بھی مگر کم شکاری جانور
 مثل مشک ہرن وغیرہ کے اور اونس اور دیچھہ اور چنگلی گھوڑے اور
 شہر ببر وہاں بہت ہیں سوا انکے اور ڈالو جانور جیسے بکری اُس قسم
 کی جسکے بال ریشم کی مانند ملائم اور چمکدار ہوتے ہیں اور اُسکے
 دوشالے بنے جاتے ہیں اور بیل جسکے بال نہایت عمدہ ہوتے ہیں اور
 اُسکی دم کی مورچل بذاتے ہیں اسکو یق کہتے ہیں باشندے اس
 ملک کے مغلوں کے مشابہہ ہوتے ہیں اور بداعت قرب ملک چین اور
 برہما اور ہندوستان کے ان لوگوں سے بھی ملتے ہیں *

اس ملک کی طرز حکومت کا حال بہت کم معلوم ہی دارالامارۃ
 اسکی شہر لاسہ اور لداخ اور لی وغیرہ جہاں تلائی لامہ بھی رہتا ہی
 جسکو سب اس ملک کے باشندے اور بردہ کی پرستش کرنے والے اپنے
 دین کا پیشوا سمجھکر پوجتے ہیں *

اور لاسہ ایک چھوٹا سا شہر ہی جو رود برم پتر کے کنارہ پر آباد ہی
 عمارات اسکی خوش قطع اور بلند چین کے امیر اسمیں بہت رہتے
 ہیں چنکو مندرن کہتے ہیں یہہ تمام ملک شاہ چین کے ماتحت

ہی لیکن باشندے اُمورات دنیوی میں شاہ چین کی فرماں برداری کرتے ہیں لیکن دین کے امر میں ڈلائی لامہ کا حکم بجاتے ہیں اور یہ ایک قلعہ میں رہتا ہی جو شہر سے مشرق کی طرف سات میل کے فاصلہ پر ہی یہ قلعہ نہایت خوش قطع اور عمدہ بنا ہوا ہی سب سے اوپر بہت بڑا ایک سنہرا گنبد ہی جب کہ آفتاب کی شعاع اُسپر پڑتی ہیں تو اُسکی چمک اور دمک کے باعث نگاہ اُسپر نہیں پڑتی اُسکے گرداگرد اور بہت سے گنبد اور منارے سنہری اور روپہلی بنے ہوئے ہیں علاوہ اِسکے اِس میں قریب دس ہزار کے مکان ہیں کہ اُن سب میں بودہ کی مورتیں سونے اور بعضی چاندی کی بنی ہوئی رکھی ہیں اور اِس ڈلائی لامہ کا زایب بھی ہی جو علاحدہ ایک قلعہ میں جسکا نام تشولیمو ہی رہتا ہی اُس میں ایک مکان ہی جسمیں مرد ہی مرد بطور پنتھیوں کے رہتے ہیں وہ لوگ بظاہر اگرچہ فقیر ہیں لیکن نہایت ہی مال دار ہیں سوائے اِن مکانات کے اور بہت سے مندر بنے ہوئے ہیں *

ڈلائی لامہ کو سب لوگ اِس ملک کے اوتار سمجھتے ہیں یعنی خدا نے اِس صورت میں اپنے کو ظاہر کیا ہی بلکہ اُسکو خدا ہی تصور کرتے ہیں جسکو اہل چین قو کہتے ہیں اور اہل ہند بودہ اور جو لوگ اِس مذہب پر ہیں اُنکا یہ اعتقاد ہی کہ جب ایک لامہ مرتا ہی تو وہی دوسرے جسم میں حلول کر آتا ہی اور اِس دنیا کے بندوبست کے واسطے ہمیشہ اِس جہان میں رہتا ہی *

خاص ممالک چین کا بیان

وہ تمام ممالک جو ماتحت شاہ چین کے ہیں یعنی حد غربی توران سے بحر الکاہل تک تمام قطعہ ایشیا کے ایک ثلث ہیں اور وسعت میں سب ممالک فرنگستان سے بڑے مشرق سے مغرب تک چار ہزار میل طویل اور شمال سے جنوب تک دو ہزار میل عریض اور چین خاص کا رقبہ تخمیناً پندرہ لاکھ میل مربع ہی اور باشندے خاص چین کے وہ

تمام اُتر ممالک ماتحت فغفور برابر ہیں باقی اور قطعہ ایشیا کے باشندوں کے یعنی نصف قطعہ ایشیا کے باشندے ماتحت فغفور ہیں اور نصف دوسرے باقی ممالک ایشیا میں پس اس نہایت وسیع قطعہ یعنی ممالک چین کی آب و ہوا اکثر مختلف ہی چنانچہ بعض قطعہ کی مانند انگلستان کی معتدل اور بعض کی مثل ہندوستان کے مائل بہ حرارت قدیم الایام سے یہ مملکت حسن انتظام ملکی اور مالی میں مشہور ہی یہی باعث ہی کہ قدیم سے آبادی اسکی ترقی پذیر ہی چنانچہ باشندے اسکے تھمنا تیس کروڑ کے قریب ہیں انہیں سے ایک کروڑ قطعہ منصوریہ اور باقی خاص ممالک چین میں ہیں نہریں اس ملک میں بہت ہیں جو بڑی بڑی ندیوں میں سے کوہنکر نکالی ہیں بباغت کثرت انہار کے تمام ممالک کی زمین زر خیز اور سیر حاصل ہی تجارت بھی کثرت سے ہوتی ہی بندوبست تجارت کا بہت خوب ہی صناعی اس ملک کی شہرہ آفاق *

حدود اربعہ اسکے یہ ہیں سمت مشرق بحر الکھل جانب جنوب بحیرہ چین اور اناطیہ مغرب برہما اور تبت سمت شمال منصوریہ اور مغلیہ یہ تمام قطعہ بیس یا اکیس درجے عرض شمالی اور اٹھانوے سے لیکر ایکسو چوبیس درجے طول شرقی میں واقع ہی کئی جزیرے بھی اسکے قریب ہیں شکل اسکی قریب بہ مدور جسکا قطر بارہ سو میل طویل اور نصف دائرہ کا محیط جو بحر الکھل سے ملا ہوا ہی دو ہزار پانسو میل ہی بطرف شمال اور مشرق مابین اسکے اور جزیرہ نماے کوریا کے بحیرہ زرد حائل ہی جسکو خلیج پیچیلی بھی کہتے ہیں کنارہ اسکے نہایت بلند ہیں جزیرہ نماے چانگٹونگ سے کہ خلیج پیچیلی کے حد جنوبی پر ہی جزائر چوسان تک تمام قطعہ نشیب میں ہی لیکن خوب سیراب اور شاداب اور ہوا مرطوب ہی اور جزائر چوسان سے حد جنوبی تک بلند اکثر کنارہ اسکے ناہموار ہیں اس طرف بندر چہاز

کے بہت ہیں اس ملک کے وسط میں سے ایک سلسلہ شروع ہو کر
 شرقاً جزائر چوسان تک چلا گیا ہی اور وہاں سے دکھن کی طرف پھر کر
 بحر الکامل کے کنارے کے قریب شہر کانٹون تک چاکر پھر وہاں سے موز کو
 مغرب کی طرف سیدھا چلا گیا ہی پس وسط ممالک چین اس سلسلہ
 کے باعث بلند اور میزانیہ وار ہی *

اس قطعہ متوسطہ سے اتر طرف یعنی حصہ شمالی اس
 ملک میں رود ہونگ ہو اور اسکے دکھن یعنی حصہ جنوبی
 میں رود ینگ سی کیانگ جاری ہی جنکے باعث یہ دونوں قطعہ
 سہراب اور شاداب ہیں یہ دونوں ندیاں اس تمام سر زمین
 میں بہت نامور ہیں بلکہ بحر سیسیپی اور آمیزن کے جو امریکہ شمالی اور
 جنوبی میں واقع ہیں اور کوئی ندی انکے برابر نہیں ہی چشمے ان
 دونوں کے قریب قریب ہیں تبت کے گوشہ شمال و مشرق کے پہاڑوں میں
 سے یہ دونوں نکل کر رود ہونگ ہو تو شمال کی طرف قطعہ مغلیہ میں گئی
 ہی اور اسی قطعہ میں اولاً مشرق کی طرف پھر کر دو سو میل تک
 سیدھی چلی گئی ہی بعدہ سیدھی جنوب کی جانب پلٹ کر بہت دور
 تک بہہ کر دوبارہ پھر مشرق کی طرف مڑ کر بحر الکامل میں جا سکی ہی *

اور رود ینگ سی کیانگ جیسے اور جتنی دور ہونگ ہو شمال کی
 طرف بڑی ہی وسیع ہی اور وتنی دور تک یہ جنوب کی طرف بھی
 ہی گو چشمے انکے قریب ہیں لیکن جریان مختلف کے باعث انکے
 بیچ میں ایک ہزار میل کا فاصلہ پڑ گیا ہی پس یہ ینگ سی کیانگ
 جنوب کی جانب بہہ کر خاص ممالک چین میں سیدھی شمال اور
 مشرق کی طرف بہتی ہوئی ہونگ ہو کی مصب سے جنوب کی طرف
 بحر الکامل میں اُس مقام پر جا ملی ہی کہ اس میں اور ہونگ ہو
 میں ایک سو دس میل کا فاصلہ رہ گیا ہی گویا کہ تمام ملک چین کو
 گھیر لیا ہی سوائے انکے اس مملکت میں اور بہت سی چوڑی بڑی

ندیاں ہیں خصوصاً ہوٹنگ ہو سے اتر طرف پے ہو ایک ندی ہی اُسے نام سے خلیج پیچیے اور شہر پے کن جو دارالخلافہ ہی اِس نام سے موسوم ہی اُسی ندی میں سے ایک بہت بڑی نہر کھود کر نکالی ہی جو سیدھی جنوب کی طرف بہکر رود ہوٹنگ ہو میں جا کر مل گئی ہی دوسری ندی تاسی کیانگ قطعہ جنوبیہ میں سے گذر کر خلیج کانٹون میں جو لنگر گاہ ہی جا کر ملی ہی اِسمیں اور رود ینگ سی کیانگ میں ایک پہاڑ ہی جو مشرق کی طرف سے مغرب کی جانب چلا گیا ہی یہہ تاسی کیانگ اُسکی تلبتی میں بہتی ہی جس جس قطعہ میں سے یہہ ہو کر گذری ہی وہ خوب سرسبز اور سیراب ہی باقی نصف حصہ غربی مملکت چین کوہستان اور اکثر ویران ہی لیکن بیاعٹ پتھر کے کوئلوں کی کان کے کچھہ آباد بھی ہی *

وہ قطعہ جس میں سے رود ینگ سی کیانگ ہو کر گذری ہی اُسکا حصہ شرقي نشیب میں ہی لیکن خوب زرخیز اور سیراب ہی وہ غلے جو ہندوستان میں ہوتے ہیں مثلاً چانول گیہوں تنباکو وغیرہ وہاں بھی پیدا ہوتے ہیں اور وہ قطعہ جو گوشہ شمال اور مشرق میں ہی بہ سبب پہاڑوں کے اکثر ناہموار ہی باوجودیکہ وہ پہاڑ بہت بلند نہیں ہیں جو جو نباتات کے اقالیم معتدلہ میں پیدا ہوتی ہیں وہاں بھی ہوتی ہیں کشتکاری بہت ہوتی ہی آب و ہوا بھی وہاں کی اچھی ہی باقی اور تمام ممالک چین خوب آباد اور زرخیز ہیں پس جو خط عرض کے وسط اِثالیہ میں ہو کر گذرا ہی وہی خط چین کے شمالی اطراف میں ہو کر جاتا ہی اور جیسے کہ وسط اِثالیہ میں شہر نابلس کی آب و ہوا اعتدال میں مشہور ہی ویسے ہی اِسمیں بھی بلکہ اُسکی آب و ہوا وہاں سے بھی اچھی ہی گرمی میں نہ زیادہ گرمی اور سردی میں نہ زیادہ سردی لیکن جنوبی قطعہ میں خصوصاً کانٹون اور ماکاؤ

میں کہ اٹالیم حارہ کے قریب واقع ہی یعنی اسی خط عرض پر جو مصر کے شمال کی طرف ہو کر گذرتا ہے مصر کے اطراف شمالی کی مانند ماہ جولائی اگست ستمبر میں بہت گرمی مایل برطوبت ہوتی ہے اُن دنوں میں آندھی طوفان کی استقدر چلتی ہے کہ اُور کہیں نہیں چلتی چنانچہ جو لوگ کہ کنارہ پر رہتے ہیں اُور ناخدا ئی کرتے ہیں وہ بھی ایسے طوفان کی آندھی سے دترتے ہیں اور اُسکو وہ لوگ اپنے محتارہ میں طیفوں کہتے ہیں حیوانات میں سے درندے جانور اِس ملک میں بہت کم ہیں شہر کانٹوں جہاں اہل فرنگ اکثر تجارت کے واسطے جاتے ہیں اگرچہ وہ بھی کلکنہ کے خط عرضی پر واقع ہی اور گرمی بھی ویسی ہی ہوتی ہے لیکن شہر ببر کا نام وہاں مثل عنقا کے ہی اور ریچھہ کم پائے جاتے ہیں اور باوجودیکہ بڑی بڑی ندیاں ہیں لیکن مگر مچھہ مطلقاً نہیں ہی شاید بباعت کثرت آبادی کے درندوں کے واسطے جگہ رہنے کی نہیں رہی اور چونکہ آدمی کام کے واسطے کثرت سے ملتے ہیں اِس سبب سے وہ لوگ لائے بیل اور لدو جانور بھی کم رکھتے ہیں *

نہر کبیر اور سٹ چینی کا بیڈاں

جس نہر کا کہ ذکر سابقاً مذکور ہوا اُس کے دو نام ہیں نہر کبیر اور نہر سلطانہ کبیر اِس لحاظ سے کہ وہ استقدر بڑی ہی کہ ایک بڑا دریا معلوم ہوتا ہے اور یہہ روڈ پیرہ کے شمال کی طرف سے کہونکر نکالی ہے اِس ندی کی ایک شاخ شہر پیرہ کے نیچے سے جو دارالسلطنت ہی نکلی ہے بلکہ شہر مذکور کا اِس نام سے موسوم ہونے کا یہی سبب ہے کہ وہ روڈ پیرہ کے کنارہ پر واقع ہی اِس شہر سے جو جو ملک کہ شمال اور جنوب کی طرف ہیں اُن کے باشندوں کی آمد و رفت اِس شہر میں اِسی نہر کی راہ بہت کثرت سے ہی نہر مذکور اولاً سیدھی جانب جنوب بہتی ہوئی روڈ ہوٹنگ ہو اور ینگ سی کیانگ پر سے

گندکر پہر مایل بمشرق مڑکر بحرالکاهل میں جزائر چوسان کے مقابل گرتی ہی اور چونکہ یہہ نہر دکھن کی طرف بہتی ہی اور اور ندیاں یورپ کی طرف پس اعل چیں نے بعض ندیوں کو خصوصاً رود وینہ کو بہی کانتکر اُسکا پانی اُس نہر میں لے آئے ہیں تاکہ اُس میں پانی ہمیشہ رہی اور جس مقام پر کہ نشیب آگیا ہی اُس جگہ اُس نہر کی تہ کو بھی پختہ کر دیا ہی اور پانی کی حفاظت کے واسطے دونوں کناروں پر دیواریں بنا دیں ہیں تاکہ پانی کسی اُڑ طرف بہکر نہ نکل جاوے اور نشیب کی جگہ کناروں پر کل کوڑی کی ہی کہ جب جہاز نشیب کی طرف سے آتا ہی اور بماعت زور نہار کے بلندی پر پڑے نہیں سکنا پس اُسکو کل سے کھینچ کر اوپر اچڑھا لیتے ہیں اہل فرنگ بافرہنگ ایسے مقام پر دانائی سے ایک اور تدبیر عمدہ عمل میں لائے ہیں اور وہ یہہ ہی کہ ابتداء نشیب اور انتہائے نشیب میں دو دروازے نصب کئے ہیں اولاً نیچے کے دروازہ کو کھلا رکھتے ہیں کہ جہاز اُس میں آجائے بعدہ اُسکو بند کر کے اوپر کے دروازہ کو آہستہ آہستہ کھولتے ہیں تاکہ پانی اُس میں آکر برابر پھر جاوے پس جسقدر پانی پھرتا جاتا ہی اُسقدر جہاز بڑی اوپر ہوتا جاتا ہی جب کہ وہ پانی اوپر کے پانی کے برابر ہو جاتا ہی تب اوپر کے دروازہ سے جہاز بسہولیت تمام وہاں سے نکل جاتا ہی بعدہ اوپر کے دروازہ کو آہستہ سے بند کر کے نیچے کا دروازہ دوسرا جہاز آنے کے واسطے کھول دیتے ہیں ایسی جگہ میں کہ آمدورفت کشتیوں کی بہت کثرت سے ہوتی ہی ایک چوکی مقرر ہوتی ہی کہ جسوقت کشتی آتی ہی ملاح اُسکا بارواز بلند پکار دیتا ہی تاکہ چوکیدار فی الفور پہونچکر اُس تدبیر کو عمل میں لاتا ہی دوسری تدبیر ایک اور یہہ ہی کہ ندی یا نہر کے ایک طرف سڑک ہموار بنی ہی کہ گھوڑے کشتی کو بطور کانت میل کے کھینچکر لے جاتے ہیں اور جیسے کہ ریل ٹی زمانہ ہندوستان میں واسطے امورات مالی اور انتظام ملکی کے بہت

مفید ہی دہیے ہی ممالک چین میں یہ نہر ہی علاوہ اسکے اور بہت بڑا فائدہ دہیے ہی کہ اسکے باعث ملک خوب آباد ہی جیسے کہ زمانہ سابق میں شہر یوئیال کا تال بہت وسیع تھا حکام وقت نے یہ تدبیر کی کہ اسکے پانی کو کات کر کچھ نکال دیا اور پھر بند کر دیا پس جس جگہ کہ پہلے پانی تھا اب وہاں تین سو گاون آباد ہیں علیٰ هذا القیاس اہل چین نے کہ ممالک چین میں جہلیں بہت تھیں اور ملک ویران تھا پس انہوں نے ان جہلوں کا پانی کات کر اس نہر میں لے آئے کہ اب ان جہلوں کے مقام پر آبادی ہو گئی ہی طول اس نہر کا تخمیناً سات سو میل ہی اس بیان مرقومہ باآ سے کمال دانائی اور محنت شعاری اہل چین کی ثابت ہوتی ہی کہ انہوں نے اتنی عریض اور طویل نہر واسطے آبادی اور سیوری ملک اور فوائد رعایا اور حسن انتظامی مملکت کے بنائی علیٰ هذا القیاس پناہ ساطنت یعنی سد چین کا ایسا پختہ کام کیا کہ ایک مدت دراز سے اب تک قائم ہی چین کے مورخوں نے لکھا ہی کہ قبل از دوسو برس مسیحی کے اس پادشاہ نے کہ جو سب سے پہلے تمام ممالک چین پر قابض اور متصرف ہوا تھا بنوائی تھی یہ دیوار خاص چین سے حد شمالی پر خلیج پیچے لے سے شروع ہو کر انتہائے حد مغرب تک کھچی ہوئی ہی اس درمیان میں بڑے بڑے پہاڑ اور گہری گہری نشیبیں اور بیشمار ندیاں واقع ہیں جن پر سے مہراب دار پل بنا کر اُس دیوار اُٹھائی ہی اور جس طرف کہ غنیم کا دباؤ پایا اُس جانب دو دیواریں بنائی ہیں نیو اسکے پچیس فٹ چوڑی اور دو فٹ گہری پتھر کی بنی ہوئی ہی بیچ میں دیوار کے مٹی اور دونوں طرف اسکے پتھر اور پختہ اینٹ بلندی اسکے اکثر بیس فٹ اور انتہائے بلندی پر پندرہ فٹ عریض ہی اور سو سو گز کے فاصلہ پر ایک ایک برج اور کہیں قلعہ مضبوط بنا ہوا ہی ہر ایک برج درمیان فٹ بلند اور چالیس فٹ مربع اور انتہائے بلندی پر تیس فٹ

وسیع تلخہ اس سے بھی بلند پچاس فٹ کے قریب تک اور دو منزلہ بنے ہوئے ہیں اور وہ پہاڑ جن پر سے وہ ہو کر گذری ہی پانچ ہزار فٹ عمداً بند ہیں اس دیوار کو ممالک چین کی سرحد سمجھنا چاہئے طول اسکا پندرہ سو میل ہی اس دیوار کے دیکھنے بلکہ حال بالتفصیل سننے سے عقل انسان ضعیف البیان کی ورطہ حیرت میں آجاتی ہی کیونکہ ابتدائے زمانہ سے اب تک کبھی کسی نے ایسی محنت نہ کی ہوگی لیکن اس محنت سے انکی عقل اور دانائی ثابت نہیں ہوتی ہی کیونکہ فی زمانہ اگر کوئی غنیمت اُن ممالک کا ارادہ کرے تو ایک طرف سے دیوار توڑ کے اُس مملکت پر غلبہ پاسکتا ہی پس اس صورت میں باقی اور سب دیوار محض بے فائدہ اور لاحاصل ہی اور اسقدر انکی محنت برباد بلکہ ایسا ہی ہوا کہ سنہ ۱۳۰۰ ع میں چنگیز خاں نے قطعہ منصوریہ

† اس مقام پر مناسب جانتو مختصر حال چنگیز خاں کا لکھا جاتا ہی چنگیز خاں ایک کرہستانی ملک کی قوم پر جو سد چین کے شمال کی طرف واقع ہی سردار تھا پہلے اس نے اپنے سرور ادگ خاں سے لڑ کر اُس کی دارالخلافت شہر کاراکورم جو رود امور یعنی سگویی لین کے کنارہ پر آباد ہی فتح کر کے اُس شہر کو اپنی دارالسلطنت قرار دیا پانچ برس کا عرصہ نگہرا تھا کہ اس نے اپنی گردنواج کی قوموں پر غالب ہو کر تمامی مغلوں کا بادشاہ بن گیا ابتدائے اس کی یہ تھی بعدہ بعض اوقات اور اُڑ، اطراف فوج بھیج کر قلعہ بیا ہوا چنانچہ اولاً دیوار چین کو توڑ کر تمامی شمالی ممالک چین پر قابض اور متصرف ہو گیا بعدہ مغلوں کو مغرب کی طرف سے لیجیان محمد قطب الدین جو نہ ایران اور جنوبی قطعات ایشیا میں ملک شام سے ملک سندھ تک کا بادشاہ تھا رود سیحون کے قریب اُس پر چڑھائی کر کے قلعہ بیا ہوا اور تمام وہ ملک جو رود جیحون سے شمال کی طرف واقع ہی اپنے قبضہ میں کر لیا تھوڑے عرصہ میں تمام ملک ایران اور پنجاب کو ایسے ہی لے لیا پھر وہاں سے پھر کر اور رود سیحون سے عبور کر کے ساتھ برس کی عمر کے بعد اپنی دارالخلافت میں آیا اُس وقت اس کی سلطنت رود والکا سے بھر الکاهل تک اور حدرد سیدریا سے حدرد غارس تک تھی گریا قریب تمام ایشیا پر قابض تھا بعدہ صرف ایک برس اپنی دارالسلطنت یعنی شہر کاراکورم میں آرام کر کے پھر ایک فوج آراستہ کر کے دشت گردی میں سے گذر کر توران پر چڑھائی کی اور تختہ پادشاہ توران پر قلعہ بیا ہوا پھر اپنی دارالسلطنت کی طرف مراجعت کر کے دوبارہ پھر ممالک چین کا ارادہ کیا اور اُسکے

کی طرف سے حملہ کر کے اور ایک مقام سے دیوار توڑ کر ملک چین پر قبضہ کر لیا تھا اب تک اسی خاندان کا تسلط چلا آتا ہے *

ممالک چین کے صوبجات کا بیان

خاص مملکت چین اٹھارہ صوبوں میں منقسم ہے اولاً ہم بعض الفاظ زبان چین کے معنی بیان کرتے ہیں ناکہ اُس سے صوبوں وغیرہ کے نام کے معنی بخوبی سمجھ میں آویں پے شمال نان جنوب تنگ مشرق سی مغرب ہو اور کیانگ ندی اور ود شان پہاڑ ہو ہواؤ معروف چہیل فو اول درجہ کے صوبے کی دارالامارہ کا شہر چو دوسرے درجہ کے صوبہ کی دارالامارہ کا شہر تسی این اور ہی این تیسرے درجہ کے صوبہ کی دارالامارہ کا شہر ان تین درجوں کے شہروں کی شہر پٹا پٹی ہوتی ہے ینگ اوقیانوس تسی کے معنی بیتا پس ود ینگ تسی کیانگ کے معنی اوقیانوس کا بیتا باعتبار اُسکی عظمت کے چنگ قصبہ ہوانگ زرد ود ہوئنگ ہو سے مراد ود زرد تائی جزیرہ جیسے تائی ہو یعنی چہیل فلانی جسمیں کوئی جزیرہ واقع ہے شا ریت مو دشت کن پادشاہ معہ اراکین سلطنت انگریزی میں بھی پادشاہ کو کنگ کہتے ہیں *

صوبوں کے نام اول صوبہ پیچیلے مملکت چین کے گوشہ شمال اور مشرق میں واقع ہے چونکہ یہ صوبہ خلیج پیچیلے کے کنارہ پر ہے اِس سبب سے اِس نام سے موسوم ہے *

ممالک جنوبی کو داخل ممالک معرہ نرنا چاہا لیکن اُس کی سرحد پر پہنچکر وفات پائی مگر اس نے تھوڑے عرصہ میں قلعہ ایشیا کے خوب آباد اور سرسبز اور شاداب ملکوں کو خراب کر دیا اور فزنی و قندھار اور ہرات اور بلخ اور بخارا اور سمقند کی مانند بہت شہروں کو لوٹ اور مار کر ویران اور قلعہ کرالا اہل فارس کے سرخس کی تعمیر سے معلوم ہوا کہ وہ اس عرصہ میں پچاس لاکھ آدمیوں کو قتل کیا پس اُس وقت سے کہ وہ سد چین توڑ کر ممالک چین پر قابض ہوا اِس لیے اہل چین نے دیوار چین کو بھیج دیا اور پچھلے عرصہ میں چھوڑ دیا کہ اب وہ چاہتا ہے منہدم ہوگئی ہے *

صوبہ شان سی صوبہ پیچیلے سے بطرف مغرب اور رود ہونگ ہو

سے سمت مشرق یعنی یہ صوبہ ان دونوں کے بیچ میں واقع ہے *

صوبہ شان سی جو رود ہونگ سے بطرف مغرب واقع ہے *

صوبہ کان ہو مملکت چین کے گوشہ شمال اور مغرب میں واقع ہے

یہ چاروں صوبے اس مملکت کی حد شمالی پر واقع ہیں اور ان کی

حدوں شمالی پر سد چین بنی ہوئی ہے صوبہ پیچیلے کی جانب

جنوب مائل بہ مشرق شان تان ہے ان دونوں صوبوں کے بیچ میں سے

نہر کبیر گذر کر رود ہونگ ہو میں جا ملی ہے اور رود ہونگ ہو سے

جنوب کی جانب صوبہ ہرتان ہے اور اس سے بطرف مشرق اور رود

مذکور سے جنوب کی طرف صوبہ نیگ ہوئی ہے اور مملکت چین

کے گوشہ مغرب اور جنوب میں صوبہ ہوپی ہے یہ تینوں صوبہ

رود ینگ تسی کیانگ اور ہونگ ہو کے درمیان یعنی وسط چین میں

واقع ہیں *

صوبہ چانگ ٹونگ اور اسکے گوشہ جنوب اور مشرق میں صوبہ

کیانگ نان واقع ہے یہ صوبہ کنارہ بحر الکahl سے متصل ہے اور

اس میں سے دونوں رود ہاے مذکور گذر کر بحر الکahl میں جا ملی ہیں

اور وسط چین کے مغرب طرف صوبہ سی چوان ہے باقی اور نو صوبے

حصے جنوبی مملکت چین میں واقع ہیں *

گوشہ جنوب اور مشرق میں بحر الکahl کے قریب تین صوبے

چی کوانگ اور فو کینگ اور کوانگ ٹون ہیں اور خاص جانب جنوب

ملک آنام اور برہما کے متصل صوبے کوانگ سی اور ین نان ہیں اور باقی

صوبے کیانگ سی اور ہونان اور ہو کوانگ اور کوانگ چو رود ینگ تسی کیانگ

سے جانب جنوب واقع ہیں چونکہ ان تمام صوبجات میں غیر ملک کے

آدمیوں کی آمد و رفت کی ممانعت ہے اس سبب سے انکا حال

بختی معلوم نہیں بجز ان چند شہروں کے جنکا ذکر مذکور ہوتا ہے

کسی قدر معلوم ہی کیونکہ انہیں شاہ چین کی طرف سے تجارتوں کی آمد و رفت کی اجازت ہی اور اکثر تجارت اہل فرنگ وہاں گئے کہ اُنسے حال وہاں کا معامہ ہوا اور وہ یہہ ہیں پے کن جو فی زمانہ تمام مملکت چین کی دارالسلطنت ہی یہہ شہر رون پیدہو سے قریب ہی اگرچہ اس شہر اور رون میں چھ میل کا فاصلہ ہی لیکن نہر کبیر کی راہ بسواری کشتی رون مذکور میں لوگوں کی آمد و رفت بہت ہی *

دوسرا شہر نانکن ہی کہ زمانہ سابق میں دارالسلطنت تھا یہہ شہر رون ینگ تسی کیانگ کے کنارہ جنوبی پر مہانہ سے ایکسو بیس میل کے فاصلہ سے آباد ہی شہر اموئی کنارہ بحر الکاہل پر جزیرہ فورموسا کے مقابل صوبہ فوکیں کی سرحد پر واقع ہی یہہ شہر بندر ہی شہر کوانگ ٹونگ جسکو اہل فرنگ کانٹون کہتے ہیں رون سی کیانگ کے مہانہ پر آباد ہی اور اموئی سے بطرف مغرب مایل بہ جنوب تین سو میل دور ہی اس شہر کی لنگرگاہ بہت مشہور ہی شہر فوچو خو صوبہ فوکیں کی دارالامارت ہی اس شہر کے باشندے فن ملاحی اور ناخدائی میں مشہور ہیں اس صوبہ میں چاہ بہت کثرت سے پیدا ہوتی ہی شہر ننگ پو بحر کے کنارہ پر جزیرہ چوساں کے مقابل واقع ہی شنگھئی بھی جزیرہ مذکور سے اُنر طرف چین کے حد مشرق پر واقع ہی اور شہر چاہو ننگ پو اور شنگھئی کے بیچ میں اور شہر سوچوفو شنگھئی سے سمت مغرب کنارہ نہر کبیر پر واقع ہی *

ان شہر ہاے مذکور میں بیاعت متصل واقع ہونے کے بحر الکاہل سے سوائے پے کن کے کہ وہ زیادہ سو میل سے دور ہی اہل فرنگ کی انہیں آمد و رفت ہوئی علاوہ انکے اور صوبجات میں بیاعت کثرت خلائق کے بڑے بڑے شہر بہت ہیں لیکن ہجڑ آنکے نام کے اور کچھہ حال معلوم نہیں پس صرف ناموں کا لکھنا لاحاصل سمجھہ کر قلم انداز کیا ان چند شہروں کا خصوصاً صوبجات شمالی میں شہر پے کن کا کہ فی زمانہ تمام مملکت کی دارالخلافت ہی

اور صوبجات غربی میں شہر چنگ توفو کا کہ صوبہ سی چوان کی دارالامارت ہے جس قدر حال کہ معلوم ہی لکھا جاتا ہے اور شہروں کو اسی پر قیاس کر لیا جائیگا لیکن اولاً ہم اُن شہروں کا حال جو بحر الکاہل سے متصل ہیں بالاجمال لکھ کے اُن دو شہروں کا بالتفصیل لکھینگے از انجملہ ایک شہر نانکن ہے جو سابق میں دارالسلطنت اس مملکت کا تھا یہ رود ینگ تسی کیانگ کے جنوبی کنارے پر واقع ہے اور بحر الکاہل سے تخمیناً ایک سو بیس میل کے فاصلہ پر اور سنہ ۱۳۰۰ ع میں جب کہ مغلوں نے اس سلطنت پر حملہ کر کے قابض اور متصرف ہوئے اس شہر دارالسلطنت قدیم کو ترک کر کے شہر پے کن کو جو اپنے وطن اصلی سے قریب تھا دارالسلطنت مقرر کیا اُس وقت میں یہ شہر تمام روئے زمین کے شہروں سے بڑا اور خوب آباد تھا چنانچہ منقول ہے کہ اُس وقت میں باشندے اسکے تخمیناً چالیس لاکھ تھے در حقیقت جبکہ یہ مملکت کسیکے تابع تھی تو یہ شہر بہ نسبت اور سب شہروں کے ملحوظ اسکے کہ وسط ممالک میں واقع ہے بطور انسب لایق دارالخلافت مملکت کے تھا فی زمانہ شہر پناہ کا اس کے محیط تخمیناً بیس میل ہی لیکن شہر پناہ کے اندر سب آباد نہیں ہی صرف وہ گوشہ جو رود ینگ تسی کیانگ سے چھ میل کے فاصلہ سے ہی آباد ہے پس اس آباد گوشہ میں چوبیس سڑکیں بڑی بنی ہوئی ہیں جن میں دونوں طرف سے اُڑ کئی ایک چھوٹی چھوٹی سڑکیں آملی ہیں اور اُن وسیع سڑکوں کے بیچ میں ایک نہر جاری ہے جس پر سے گزرنے کی واسطے ایک ایک معراب کے چھوٹے چھوٹے پل بنے ہوئے ہیں تمام سڑکیں سیدھی اور خرس قطع اور ہمیشہ صاف رہتی ہیں باقی اور تمام شہر جو اندر شہر پناہ کے ہی رود مذکور کے کنارہ تک باغ اور باڑیاں ہیں لیکن اُن میں بھی اچھی خوشنما سڑکیں بنی ہوئی ہیں اس شہر میں ایک عمارت عجیب قابل الذکر ہے اور وہ ایک ٹمن برج ہے

کہ تمامہ چینی مٹی کی اینٹوں کا جسکے ہوتے ہوئے میں مٹمن یعنی ہشت پہلو بنا ہوا ہی تختہ مینا دو سو چالیس فٹ بلند نو منزلہ ہی نیڑے کے قریب ہر ایک پہلو کا عرض پندرہ پندرہ فٹ ہی ہو جسقدر بلند ہوتا گیا ہی کم ہوتا گیا ہی اور ہر ایک منزل بہ نسبت نیچے کی منزل کے چھوٹی یعنی چوڑائی میں کم ہی پس جسقدر کہ نیچے کی منزل زیادہ ہی سلامی سائبان بنا دیا ہی کہ وہ سائبان دیوار سے بہت باہر نکلا ہوا ہی اُس کی اولتی کی جگہ گھونگرو بہت سبک لگے ہوئے ہیں کہ جب ہوا چلتی ہی تو وہ ہلکر ایک دوسرے سے ملکر بھتے ہیں اور منزل میں صرف ایک ہی ایک مکان ہی نقش و نگار طلائی اور نقرئی سے آراستہ اور پیراستہ تصویریں نہایت عمدہ قرینے سے لگی ہوئیں ہر ایک منزل پر چڑھنے کے واسطے زینے بطور مزارعہ کے مدور بنے ہوئے ہیں *

اشبائے تجارت اس کی پارچہ سوتی خصوصاً ایک قسم کا کپڑا جسکو داندکون کہتے ہیں کہ وہ اسی شہر کے نام سے موسوم ہی باشندے اسکے اکثر یہی کپڑا پہنتے ہیں تعداد باشندوں کی تختہ مینا تین لاکھ سے پانچ لاکھ تک ہی *

دوسرا شہر شنگ ہئی ہی یہ ایک بڑا مشہور بندر ہی اُن پانچ شہروں میں سے جو بحر الکاہل کے کنارہ سے متصل اور شاخ چین کی طرف سے اہل فرنگ نے تجارت کی آمدورفت کے واسطے اُن میں اجازت ہی اُن سب سے یہ شمال کی طرف واقع ہی اور بہ نسبت جزیرہ چوسان کے جو اُس سے جانب جنوب واقع ہی سو میل دور ہی اور یہ شہر روڈ دوسنگ اور ینگ تسی کیانگ کے سنگم سے بارہ میل کے فاصلہ سے آباد ہی شہر پناہ اس کی نہایت بلند اور مستحکم جسکا محیط ساڑھے تین میل ہی بباعث کثرت تجارت کے بہت کثرت سے آباد ہی یہاں تک کہ کوئی جگہ باقی نہیں جہاں مکان نہیں کثرت مکانات سے راستے بھی تنگ ہو گئے ہیں اکثر باشندے اُس کے سو اگے ہیں شہر پناہ سے

پٹاھر بھی لب دریا تک بستمہ ہیں شہر کے اندر ہر روز بازار بہت گرم رہتا ہے ہر ایک تسم کی جنس تجارت خصوصاً اپنے وطن کے باشندوں کے لیئے مثلاً پارچہ و اشیائے خوردنی اور زیور وغیرہ ہر دوکان میں موجود اور غیور ملک کے تجاروں کے حق میں بھی بہت اچھا ہے کیونکہ اہل چین کے تجاروں کے جہاز جنکو چینی زبان میں جنگ کہتے ہیں اطراف شمالی اور جنوبی سے یہیں آتے ہیں اور براہِ رود ینگ سی کیانگ قصبہ کی اشیائے تجارت بھی یہیں آکر فروخت ہوتی ہیں باشندے اسکے تخمیناً تین لاکھ ہیں *

تیسرا شہر فنگ بو ہے کہ شہر شنگ ہٹی سے جانب جنوب کنارہ بحر کے قریب جزائر چوسان کے مقابل واقع ہے یہہ بی شاہ چین کی طرف سے تجارت اہل فرنگ کے واسطے مقرر ہے کنارہ بحر سے بارہ میل کے فاصلہ پر دو ندیوں کے سنگم کے قریب آباد ہے اور دے دونوں ندیاں اس شہر سے فاصلہ مذکور تک بہکر بحر الکاہل میں جا کر گرتی ہیں ان دونوں کے اوپر ناؤں کے پل بنے ہوئے ہیں اور مال تجارت کی کشتیوں کی آمدورفت کے واسطے ایک وقت معین پر اس پل کی ناؤں کو کھول دیتے ہیں اور کشتیاں نکل جاتی ہیں اس شہر کی شہر پٹاھر بھی بہت بلند اور مستحکم ہے محیط اس کا تخمیناً پانچ میل شہر پٹاھر کے اندر مکانات بہت کثرت سے بنے ہوئے ہیں اور چند سڑکیں بھی اس میں بہت وسیع اور خوش قطع باشندے اس کے تخمیناً تین لاکھ اسی ہزار ہیں *

چوتھا شہر سو چو تو ہے جو شہر شنگ ہٹی سے بطرف مغرب کچھ تھوڑی دور پر نہر کیبر کے کنارہ پر آباد ہے اور جھیل ٹائی ہو سے بھی قریب ہے علاوہ اس کے اور تین جھیلیں اس کے گرد و نواح میں ہیں چونکہ یہہ شہر بلند زمین پر آباد ہے اور نہر کیبر اور جھیلیں نشیب میں ہیں اس سبب سے دے دور سے بہت خوشنما نظر آتی ہے اگرچہ

یہہ شہر بھی اور شہر ہائے ممالک شمالی مملکت چین کی مانند ہی
 لیکن باشندے اس کے بظاہر بباعث خوش پوشاکی اور خوش خوراک
 کے متمول معلوم ہوتے ہیں اور خوش وضعی و تیز فہمی اور حسن اخلاقی
 میں اہل چین کے نزدیک ضرب المثل ہیں بلکہ عیاشی میں شہرہ آفاق
 ہیں نہر کبیر اُس کی شہر پناہ سے نہایت ہی قریب ہی بلکہ بعض
 جگہ سے شہر پناہ کے بیچ میں سے متحراب بنا کر چھوٹی چھوٹی نہریں
 اُس میں سے گات کر شہر میں اتنی لائے ہیں کہ تمام شہر میں ہر جگہ
 نہر کا پانی موجود ہی اور شہر پناہ کی فصیل کے نیچے وہ کشتیاں جنکو
 چنک کہتے ہیں ہمیشہ لگی رہتی ہیں اور اُن میں سوائے اُن کشتیوں کے
 جو لڑائی و یا مال تجارت کے لیجانے کے لیئے مقرر ہیں اکثر لوگ بطور
 گھر کے معہ عیال و اطفال تفریح طبع کے واسطے نہر ہی میں رہتے ہیں
 نصف شہر جو بطرف مشرق ہی اُس میں اکثر غربا رہتے ہیں اور نصف
 غربی میں امراء و دولتمند جنکے مکانات پختہ اور بلند اور اِس نصف بازار
 کی دوکانیں بہت خوش قطع بنی ہوئی ہیں بباعث کثرت پانی کے اِس
 شہر کے اطراف میں چانول کی پیداواری اِس کثرت سے ہوتی ہے کہ جس
 طرف دیکھیئے بجز دھان کے کھیت کے اور کچھہ نظر نہیں آتا اکثر باشندے
 بھی اِس کے بہ نسبت اور غلہ کے چانول بہت کھاتے ہیں اِس شہر کی
 ترقی اور کثرت آبادی اور باشندوں کے متمول ہونے کا یہہہ باعث ہی کہ
 بہ نسبت اور تمامی بلاد صوبہ جات شمالی کے بڑی تجارت گاہ ہی
 چنانچہ ننگ پو ہونگ چو شنگھئی چنگ کیانگ فرنانکن اور
 آؤر بعض اور شہروں سے بھی روڈینگ تسی کیانگ اور آؤر نہروں کی راہ
 بلکہ دارالسلطنت پے کن سے بھی براہ نہر کبیر اکثر تجارت کا مال یہیں آکر
 فروخت ہوتا ہی اور اس مملکت کے ممالک شرقی میں نہریں اِس کثرت
 سے ہیں کہ لوگوں کی آمدورفت اور مال تجارت کے بھیجنے کے واسطے گویا
 یہی سرکوب ہیں *

پانچپوراں شہر چاؤر ہی جو سوچو فر سے جانب جنوب خلیج بھکر کے کنارہ پر جزائر چوسان کے مقابل بشکل مربع آباد ہی طول شہر پناہ کا قریب تین میل نے گرد اس شہر پناہ کی خندق اس قدر عمیق اور عریض ہی اور پانی سے لیا لب ہی کہ اکثر اشیائے تجارت کشتی میں بھوکے اسی خندق کی راہ شہر میں آتی ہیں مکانات اور بازار کی قطع اور باشندے اس کے مانند اور شہر ہاے مذکورہ بالا کے ہیں بلکہ تمامی مملکت چین کے بلاد باہم طرز عمارات وغیرہ میں یکساں ہیں انہی چند شہروں پر جنکا ذکر مذکور ہوا اور شہروں کو بھی قیاس کر لیا چاہیئے بتخلاف ہندوستان کے شہروں کے کہ ہر ایک شہر ایک دوسرے سے طرز عمارت اور حکومت وغیرہ میں علیحدہ ہی اس شہر میں کچھہ فوج انتظام صوبہ جات شرقی کے واسطے بھی رہتی ہی چونکہ تمام اہل لشکر شاہی قوم محل میں اور اصل چین والوں سے دین اور راہ و رسم میں خلاف ہیں اس سبب سے لشکر کے اپنے قبایل کے شہریوں سے علیحدہ رہتے ہیں (چنانچہ ہندوستان میں گوروں کی پلٹن) *

چھٹا شہر فوچو فر ہی یہہ صوبہ فوکیں کی دارالامارہ ہی جزائر چوزن اور شہر گان تون کے درمیان میں اور بھر سے بیس میل دور رودمن کے اوپر آباد ہی چونکہ یہہ صوبہ تمام مملکت چین میں بھری تجارت مشہور ہی اور باشندے اسکے فن ملاحی اور جہاز رانی میں خوب ماہر ہوتے ہیں پس سرکاری جنگی جہازوں اور تجاروں کے جہازوں پر یہی لوگ کہ ان کا پیشہ بھی یہی ہی مقرر ہوتے ہیں اس شہر کے ایک طرف بھر اور تین طرف بلند پہاڑ محیط ہیں بیچ میں اُس کے رودمن بہتی ہی اور شہر اُس کے دونوں طرف آباد ہی ایک طرف سے دوسری طرف جانے کی واسطے رود مذکور پر ایک پختہ پل بنا ہوا ہی جو تخمیناً دو ہزار فٹ یعنی قریب نصف میل کے لنبا ہی بیچ میں اُسکے سو در اس قطع کے بنے ہوئے ہیں، دیواروں ان دروں کی عموداً بلند اور اوپر اُسکے بڑی بڑی

چٹانوں سے پتے ہوئے ایام بارش میں روڈ مذکور برے زور شور سے بہتی
 ہی اور باوجودیکہ یہہ پل ایک مدت دراز سے بنا ہوا ہی لیکن مطلقاً
 اُسکو کچھ صدمہ نہیں پہونچتا اور جو سلسلہ پہاڑ کہ اِس شہر کے
 قریب آکر تمام ہوا ہی اُسکے نشیب اور دامن میں اعلیٰ قسم کی چار
 چوڑی کے نام سے موسوم ہی بہت کثرت سے پیدا ہوتی ہی اور اُسے
 مقام میں اُسکے برے برے کارخانے بنے ہوئے ہیں اِس شہر کے گرد و نواح
 کے پہاڑ کثرت نباتات اور اشجار سے بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں اور اِس
 کوہستان کے اوپر زراعت بھی دامن کوہ تک ہوتی ہی یہہ شہر بھی
 ممالک مغربی کے باشندوں کی تجارت کے واسطے ایک بندر ہی چونکہ
 تجارت بھی اِس میں بہت کثرت سے ہوتی ہی اور تجارت ہمیشہ انگریز
 اِس میں رہتے ہیں پس اِس لئے ایک صاحب کونسل بھی سرکار ملکہ
 ہند و انگلینڈ کی طرف سے وہاں رہتا ہی *

ساتواں شہر آمونی ہی یہہ بھی کنارہ بھکر پر جزیرہ فورموسا کے
 مقابل فوجو فو سے جنوب مایل بمغرب آباد ہی یہہ صوبہ نوکین کا
 ایک خاص بندر ہی تمام باشندے اِسکے ہمیشہ ملاحی سے اپنی بسر اوقات
 کرتے ہیں کیونکہ اِسکے گرد و نواح کی زمین خراب ہی قابل زراعت نہیں
 بلکہ غلہ وغیرہ جزیرہ فورموسا سے یہاں کے باشندوں کے واسطے آتا ہی اور
 یہہ شہر بڑی تجارت گاہ ہی کہ براہ نوی مال تجارت یہاں بہت آتا ہی
 اور جہاز ہمیشہ اِسکے قریب لگے رہتے ہیں تجار یہاں کے نہایت مالدار
 اور تجربہ کار یہاں سے جہاز اور بندروں کو جو بھکر الکاهل میں ہیں
 بلکہ تمام ممالک آنام و سیام اور تونکین اور جزائر مثلاً کہ بھکر میں
 بہت فاصلہ سے ہیں سب میں سے جہاز اکثر آتے جاتے ہیں اور کثرت
 آبادی کے باعث مقابل کا جزیرہ بھی اِسی کے باشندوں سے آباد ہی اِسی
 سبب سے اُس جزیرہ کے لوگوں سے داک و سٹک و راہ و رسم بہت ہی
 شاہ انگلستان کی طرف سے در صاحب کونسل اِس میں رہتے ہیں یہہ

شہر تیسرے درجہ کا ہی جسکو اہل چین سی این کہتے ہیں محیط
 اسکا سات آٹھ میل کا ہی پر شہر پناہ کے اندر کے مکان بدقطع اور سڑک
 بہت تنگ اور غلیظ ہی سایہ کے واسطے اکثر شہر کی سڑکیں خس پوش
 ہیں البتہ شہر پناہ سے باہر کی بستی میں کچھ مکانات خوش قطع
 اور سڑکیں صاف ہیں لیکن تنگ کہ گھوڑے کی چوڑی بگی بھی چلنے
 کے لائق نہیں باشندے اسکے تخمیناً دراکھ پچاس ہزار ہیں *

آٹھواں شہر کوان چوفو جو کانٹون کے نام سے مشہور ہی اب کچھ
 تھوڑے عرصہ سے اس شہر میں غیر ملک والوں کے واسطے آمد و رفت
 کی اجازت ہوئی ہی اور یہ شہر صوبہ کوئنگ تونگ کی دارالامارہ ہی
 پس اہل فرنگ کے نزدیک شہر اور صوبہ دونوں ایک ہی نام سے موسوم
 ہیں پر حقیقت میں اہل چین کی زبان میں اس شہر کا نام کوئنگ چو
 ہی اور یہ شہر روڈ چوکیانگ یعنی روڈ کانٹون کے کنارہ پر کہ خلیج
 کانٹون میں آکر گرتی ہی آباد ہی اور شہر امرئی سے سمت جنوب
 مایل مغرب تین سو میل دور ہی اس شہر کو مملکت چین کی حد
 جنوبی تصور کرنا چاہیئے (جیسے شہر پکن حد شمالی پر واقع ہی)
 اور اس صوبہ کی وسط میں شہر نان کن اسکی دارالخلافہ ہی (خلیج
 کانٹون کا طول چالیس میل ہی) اور جس جگہ کہ روڈ چوکیانگ
 اس خلیج میں آکر ملتی ہی اُسی مقام پر کئی قلعے مستحکم بنے ہوئے
 ہیں اور وہاں سے آبادی شہر بتیس میل ہی چنانچہ کانٹون کے کنارہ
 بحر سے شہر تک بہتر میل کا فاصلہ ہی اُس خلیج کی حد غربی پر
 جہاں وہ بحر سے آکر ملتا ہی شہر ماکاؤ آباد ہی اور یہ شہر پارچوگیز
 یعنی پرتگیزیوں کے ماتحت ایک جزیرہ پر واقع ہی اس خلیج کے مہانہ
 کو شیر کا منہ کہتے ہیں دوسرا ایک چھوٹا سا جزیرہ ہوئنگ کونگ ہی
 اور یہ سنہ ۱۸۴۲ ع سے انگریزوں کے ماتحت ہو گیا ہی اور شہر کانٹون
 اُس پہار کے دامن پر آباد ہی جو اس جزیرہ سے طرف شمال واقع ہی

اور اسکے جانب جنوب زمیں نشیب ہی اسمیں مثل اطراف جنوبی بنکالہ کے وہاں کی کشتکاری بہت ہوتی ہی اور باغ اور بازیاں وغیرہ بھی اسمیں بہت ہیں اسکی شہر پناہ کا محیط چھ سات میل ہی جنوب کے جانب کی فصیل ندی سے متصل ہی کہیں آسی اور کہیں سو گز کے فاصلہ پر اور اتر طرف کے پہاڑ کے اوپر چلی گئی ہی تین سو فٹ کی بلندی تک اور یہہ شہر بباعث فاصل ہونے ایک دیوار کے جو شہر پناہ کی فصیل سے شروع ہوکر غرباً شہر پناہ کے محیط تک کھچی ہوئی ہی دو حصوں پر تقسیم ہوگیا ہی حصہ شمالی اسکا حصہ جنوبی سے بڑا ہی بیچ میں اس دیوار کے ایک دروازہ ہی سڑکیں اسمیں نہایت تنگ اور بد قطع و ناہموار چنکا عرض آٹھ فٹ سے زیادہ نہیں ہی بھی اور گازی کا اُسپر سے چلنے کا حکم نہیں ہی صرف پیادوں کے چلنے کے واسطے بہتر کی صاف چٹانوں سے یہہ سڑک بنی ہوئی ہی اکثر مکانات اسکے پختہ اینٹوں کے ہیں اور بباعث کثرت باشندوں کے اکثر غربا شہر پناہ سے باہر بھی بستے ہیں اور وہ محلہ جسمیں اہل فرنگ کی آشیائے تجارت کی داد و ستد ہوتی ہی یعنی فرنگی بازار بھی شہر پناہ سے باہر ہی سڑک کے دونوں طرف کی دوکانیں ہر وقت کھلی رھتی ہیں اور خریداروں کا ہمیشہ ہجوم اور شور و غل رھتا ہی بازار ہر ایک پیشہ وروں کا احده علحدہ ہی چنانچہ دوا فروشوں کا علحدہ کہ اسمیں دواؤں ہی کی خرید فروخت ہوتی ہی علی هذا القیاس بڑھتی پیشہ والوں کا اور تصفحات وغیرہ کا اور سب کا اکثر مکانوں کے گرداگرد بطور احاطہ کے دیواریں کھچی ہوئی ہیں چونکہ اہل چین کے مکانات اکثر نیچے ایک منزل کے ہوتے ہیں اور احاطہ کی دیواریں بارہ چوندہ فٹ بلند اس سبب سے مکانات معلوم نہیں ہوتے اور شہر میں ہر طرف دیواریں بد نما نظر آتی ہیں اور جو لوگ کہ شہر پناہ سے باہر رھتے ہیں انمیں سے ملاح لوگ کشتیوں ہی میں معہ اپنے اہل و عیال کے رھتے ہیں

اہل شہر کی اُنسے شادی اور بیاہ وغیرہ میں ممانعت ہی باشندے خاص شہر کے تخمیناً قریب پانچ لاکھ کے ہیں بلکہ فی زمانہ معہ ملاحوں وغیرہ کے دس لاکھ سے کم نہ رہے اہل فرنگ کے واسطے شہر کے اندر بھی آمد و رفت کی اجازت ہی اور ملکہ ہند و انگلینڈ کی طرف سے دو صاحب کونسل بھی وہاں رہتے ہیں *

شہر بے کن کا بیان

یہ شہر تمام مملکت چین کی فی زمانہ دار الخلافہ ہے ممالک چین کی حد شمالی پر دیوار خطا سے بفاصلہ اسی میل جنوب کی طرف واقع ہے اور یہ ایک کف دست میدان میں آباد ہے اِس کے چاروں طرف سے سرکیں پختہ سنگین بڑی بڑی چٹانوں کی اِس شہر میں آئی ہیں محیط شہر پناہ کی دیوار کا تخمیناً ستہ میل اور بلند تیس فٹ نیو اُسکی بیس فٹ اور انتہائے بلندی بارہ فٹ عریض ہے سات سات گز کے فاصلہ پر بوج بنے ہوئے ہیں اور اندر سے یہ دیوار زمیں تک ڈھالو ہے بعض جگہ ہرستدر کہ سوار آسپر باسانی چڑا چارے اِس شہر اور اکثر شہروں کی شہر پناہ آسمانی رنگ کی اینٹوں کی بنی ہوئی ہیں کیونکہ مٹی وہاں کی پکنے سے آسمانی رنگ ہو جاتی ہے اِس باعث دور سے نہایت خوشنما نظر آتی ہے اور ہر ایک دروازہ کے سامنے گھونگت کی دیوار بنی ہوئی ہے کہ اُسکے آنے کا راستہ بازو کی طرف سے ہی اور باہر اور اندر کے دروازہ پر بہت بلند برج بنے ہوئے ہیں کہ انہیں سپاہ واسطے محفوظات کے رہتی ہے وسط شہر میں محل بادشاہی ہیں اور اراکین سلطنت جو بہت مترب ہیں رہتے ہیں اور باغچے اور نہروں سے خرب سرسبز و شاداب ہے اور گرد اُسکے زرد رنگ کی شہر پناہ ہے اور یہ رنگ شاہی مقرر ہے محیط اِس شہر پناہ کا اٹھائی میل ہے اور اِس شہر پناہ کے گرد بغل رہتے ہیں اور آفکے محل سکونت کا نام ہے آؤ ہے اور اُسکے گرد دوسری ایک اور شہر پناہ ہے اُس کا محیط ساڑھے سات میل ہے اور

اُس تھے آؤ میں بہت عالیشان عمارتیں شاہی اور کارخانہ اور محکمہ سرکاری بنے ہوئے ہیں خصوصاً ایک مندر بودہ کا جسکو وہ لوگ فر کہتے ہیں بنا ہوا ہے اُس میں بودہ کی ایک صورت ہے پیتل کی قد اُس کا ساتھ فٹ بلند آسپر سونے کی گلت یعنی ملمع کیا ہوا ہے اور اس تھے آؤ کی شہر پناہ کے گرد منصور جو ملازم شاہی ہیں رہتے ہیں اور ان کے آتھہ محکمہ ہیں اور اُس کے گرد ایک اور تیسری شہر پناہ ہے اُس کے جانب جنوب خاص چینی لوگ رہتے ہیں اور اُسکے پیچ میں کئی وسیع اور بلند مندر ہیں مگر انہیں صورتیں بودہ کی نہیں ہیں صرف آسمان اور زمین کے نام کے مندر بنائے ہیں کہ آسمیں آسمان و زمین کی پرستش کرتے ہیں بجز ان مندروں کے چینوں کے مکان ایک یا دو منزل سے زیادہ بلند نہیں ہوتے اور اُس میں سڑکیں بہت عریض اور صاف اور ہموار بنی ہوئی ہیں جنکا عرض قیڑہ سو دو سو فٹ ہے دونوں طرف اُسکے دوکانیں بہت عمدہ بنی ہوئی ہیں اور ہر ایک قسم کی جنس تجارت سے آراستہ کی ہوئی مگر جس جگہ کہ امیروں کے مکان ہیں ان مکانوں سے سڑک تک راستہ تنگ اور انکے سرے پر پھاٹک لگے ہوئے ہیں کہ رات کے وقت ہمیشہ بند کر دیئے جاتے ہیں یہ سب شہر کے اندر ہی اور شہر پناہ سے باہر بھی آباد ہے اور وہ بارہ محلوں میں منقسم ہے کل باشندے اُسکے تخمیناً تیس لاکھ ہیں سنہ ۱۶۲۳ ع سے کہ دو سو برس کا عرصہ ہوا خاندان منصوریہ کی سلطنت ہے لیکن ممالک جنوبیہ میں کئی برس سے فتنہ و فساد برپا ہوا ہے باعث اسکا یہ ہے کہ خاص چینی لوگ پادشاہ سے بغی ہو گئے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ پادشاہ قوم مغل اور منصور کو اپنی سلطنت سے خارج کر دے چنانچہ اُن سے اور فوج شاہی سے اکثر لڑائی ہوئی ہوئی اور فوج شاہی نے شکست کھائی اور چینوں نے فتنہ پائی مگر اہل چین اہل فرنگ سے راضی اور خوش نہیں عجیب نہیں کہ اگر وہ اپنی مراد دلی کو پہونچیں تو اہل فرنگ

کی آمد و رفت اور تجارت کی زیادہ تر ترقی ہو مگر اب مغل اور منصور اہل چین اور فرنگ میں ربط و ارتباط ہونے نہیں دیتے اس خیال سے کہ مبادا یہہ اُنسے متفق ہوکر اور قواعت رزم سیکھ کر ہم پر غالب ہو جاویں *

شہر چنگ ٹوفو کا بیان

یہہ شہر صوبہ سیچوان کی جو تبت کی حد سے متصل ہی دارالامارۃ ہی اس کے گرد نواح کی زمین بہاٹ کثرت نہروں کے خوب سیر حاصل و سرسبز و شاداب ہی پہاڑ اس قطعہ کے کثرت اشجار و نباتات سے بہت خوشنما معلوم ہوتے ہیں اور انتہائے بلندی سے نشیب تک سلامی ہیں شہر کے اندر کی سڑکیں خوش قطع اور سنگین کہ بڑے بڑے پتھر کی چٹانوں سے بنی ہوئی ہیں ہمیشہ صاف رہتی ہیں اور بدبو مطلقاً کہیں نہیں آتی ان وسیع سڑکوں کے دونوں طرف دوکانیں بنی ہوئی ہر ایک قسم کی جنس تجارت سے چنی ہوئی ہر ایک دوکان کے سامنے ایک جھنڈی گڑی ہوئی عمارت اس شہر کی بہت خوش قطع خصوصاً دیوان خانہ سرکاری نہایت بلند اور عالی شان اور وہ مکانات کہ جو خاص انتظام و رفاه خلایق کے واسطے بنے ہوئے ہیں انہیں جمیع خاص و عام کے آنے کی اجازت ہی کتب خانہ و دیگر اشیاء آرایش سے آراستہ و پیراستہ مندر بھی بہت بلند اور خوش قطع بنے ہوئے ہیں *

یہہ شہر ممالک مغربی چین میں بہ سبب عمدگی عمارات کے بہ نسبت اور شہروں کے ممتاز ہی اہل شہر بھی اپنے شہر کی رونق پر فخر کرتے ہیں باشندے اس کے کثرت مال و دولت و حسن اخلاقی و خروش خوراکی و خوش پوشاکی میں مشہور ہیں بلکہ تمام اس صوبہ کے از کہہ نامہ ذی علم اور شائق علم و ہنر ہیں چنانچہ بہ تمامہ دولتمند اور پیشہ ور خرد بھی نوشت و خواند میں ہوشیار ہوتے ہیں اور اپنی اولاد پر بھی صغر سنی سے حد بلوغ تک تدریس علوم و تعلیم فنون میں

نہایت کوشش کرتے ہیں یہاں تک کہ ملاح لوگ بھی کشتی میں قلمدان اپنے ساتھ رکھتے ہیں اگر مطالعہ کتاب اور تحریر مکاتبات اور حساب سے فارغ ہوتے ہیں تو مصوری ہی کرتے رہتے ہیں الغرض نہایت علم دوست اور مسکنیت شعار ہوتے ہیں اور تضييع اوقات کو معیوب جانتے ہیں بلکہ ہر ایک گانوں میں بھی لوگ ایک اوسٹان مقرر کر کے اپنی اولاد کو علم و ادب سکھلاتے ہیں خواہ ادنیٰ ہوں خواہ اعلیٰ زمانہ قدیم سے یہہ تعلیم اُنکے حکمرانوں کا طریقہ ہی بلکہ خاص کر ایک حکیم مسیوں کارنیوشیولس کہ چنکو پادشاہ سے گدا تک سب بطور نبی کے تصور کرتے ہیں اور اب تک اُنکی اولاد کی تعظیم و توقیر بطور شاہزادوں کے کرتے ہیں اُنکا یہہ مقولہ تھا کہ ادب نشان ہی سعادت کا کہ سعادت اِس سے حاصل ہوتی ہی اور زیادہ ہوتی ہی پس ایسی ایسی باتیں اوسٹان اپنے شاگردوں کے سب سے پہلے ذہن نشین کر دیتے ہیں یہی باعث ہی کہ مزدور لوگ بھی آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ادب سے پیش آتے ہیں ایسا حال کسی اور شہر میں نہیں دیکھنے میں آیا اور چونکہ بعضے شخص صرف ظاہر ہی میں ادب اور تواضع سے پیش آتے ہیں پس حکیم موصوف نے لکھا ہی کہ بخل ادب کا بہتر ہی سخاوت ادب سے یعنی ادب اگر تہہ دل سے کرے تو بہتر ہی *

طرز حکومت کا بیان

اول ایک قاعدہ یہہ ہی کہ جیسے اولاد اپنے ماں باپ کو عزیز اور بزرگ سمجھتی ہی اور ادب و تعظیم کرتی ہی علیٰ هذا القیاس رعایا پادشاہ کو والدین مملکت اور ظل الہی تصور کرتی ہی اور اولاد جس طرح ماں باپ کی فرماں برداری کرے ویسے ہی چاہیئے کہ رعایا پادشاہ کا حکم بجا لائے پادشاہ اگرچہ ہر ایک کام اور اجراء احکام میں اختیار کالی رکھتا ہی لیکن جمیع امورات کے لیئے قانون پادشاہ کی طرف سے مقرر ہیں *

دوسرا قاعدہ یہہ ہی کہ جو شخص امتحان علم و یا ہنر میں پورا ہرے خواہ امیر ہی یا غریب وہ عہدہ ممتاز پر سرفراز کیا جاتا ہی اور

ادب کا اس قدر لحاظ ہی کہ اگر بیٹا باپ سے بے ادبی سے پیش آوے تو اُسکی سزا قتل ہی *

ہنر کا بیان

بہ نسبت ممالک فرنگستان کے اگرچہ مملکت چین میں حکیم قاضی اور ہنرمند بہت ہوئے ہیں لیکن ان چند سببوں کے باعث علم و ہنر کی زیادہ ترقی نہ ہوئی ایک یہ کہ اُنہوں نے صرف اُتنے ہی پر اکتفا کی کہ جس قدر اُنکے حکماء کی کتابوں میں لکھا ہی بلکہ بباعث کم ہمتی کے اگرچہ بعضی باتیں چنانچہ چھاپہ سیسہ پر اور جہاز رانی کے واسطے قطب نما اور باروت کا بنانا اُنکے حکماء کی کتابوں میں لکھا ہی لیکن ان باتوں کی وہاں ترقی نہیں اب چھاپہ وہاں لکڑی پر ہوتا ہی اور دریا کا سفر بباعث نہونے اُسکے اسباب کے نہیں کوسکتے * دوسرے یہ ہی کہ جو غیر ملک کے لوگوں کے آنے کی وہاں اجازت نہیں ہی اِس باعث اُنکو حالات اُڑ جگہ کے بخیر ہی معلوم نہیں چنانچہ جب تک کہ اہل فرنگ سے اُنکا مقابلہ نہیں ہوا تھا تب تک آلات حرب میں سے بجز تلوار اور برچھی کے اور کچھ نہ تھا اور باوجودیکہ اُس ملک کے ہر صوبہ میں دو ہزار ہوس کے عرصہ سے بڑی بڑی نہریں جاری ہیں لیکن اب تک وہ طریقہ ابتدائے اور انتہائے نشیب میں دروازہ نصب کرنے کا جو فرنگستان میں مروج ہی وہاں نہیں ہی البتہ بعضے فنون میں مثلاً چینی کے برتن بنانے اور ریشمی کپڑا بنے اور سوزن کا تلم کرنے اور کاغذ وغیرہ پو بیل اور پھول بنانے اور رنگ سازی اور عاج تراشی میں اور علیٰ ہذا التیاس ایسے ایسے کاموں میں بہ نسبت اہل فرنگ کے زیادہ تر ہوشیار ہیں :

چزائو جاپان کا بیان

قطعہ ایشیا کے مشرق طرف قطعہ منصوریہ اور جزیرہ کوریا کے مقابل مملکت چزائو جاپان واقع ہی اور وہ ہتھیار کہ قطعہ منصوریہ

اور جزائر جاپان کے درمیان ہی بھکیرہ جاپان کے نام سے موسوم
 ہی اس بھکیرہ میں کئی وسیع جزیرے واقع ہیں سب سے بڑا
 جو شمال کی طرف ہی جسو اور اس سے جنوب نیپولونڈ اور اس سے
 بھی جنوباً جزیرہ کوریا کے مقابل کیوسو اور سی کوکف اور جزیرہ جاپان
 کے گوشہ مشرق اور کمشتکا کے راس جنوبی کے درمیان جزائر کیوریل واقع
 ہی پس جاننا چاہیئے کہ بعض انہیں سے شاہ روس کے ماتحت ہیں اور
 بعضے حاکم جاپان کے اور بھکیرہ اوخوتسک بھر الکاہلی سے بہاغت
 حائل ہونے سلسلہ جزائر کیوریل کے منفصل ہی اور جزیرہ جسو کے
 سمت شمالی پر ایک بڑا جزیرہ بنام سگھی لین واقع ہی جو بھکیرہ
 اوخوتسک کی حد غربی پر ہی جسکے باعث وہ بھکیرہ بھکیرہ جاپان سے
 منفصل ہی پس حصہ جنوبی اس جزیرہ سگھی لین کا مملکت جاپان کے اور
 حصہ شمالی مسکوب یعنی شاہ روس کے تابع ہی *

رقبہ مملکت جاپان کا دو لاکھ میل مربع ہی اور باشندے اسکے تین کروڑ
 یہہ جزیرے بہت وسیع اور زر خیز ہیں زمین اسکی سیر حاصل اور آباد
 اب چند عرصہ سے آمد و رفت کی اجازت ہونے کے باعث کسی قدر اسکا
 حال معلوم ہوا ہی ورنہ سابق میں ان جزائر میں بھی مثل ممالک
 چین کے غیر ملک کے لوگوں کے جانے کی ممانعت تھی بلکہ انکے اور
 چین والوں کے مذہب اور قواعد سلطنت بھی باہم بہت مشابہ ہیں اور مثل
 اہل چین کے باشندے یہاں کے امور انت دیہی میں اطلاعات میکادو کی
 اور امور انت دیہی میں متابعت اور فرمانبرداری کرنا کی کرتے ہیں
 میکادو کو بطور لامہ کے بزرگ جانتے ہیں اور کوہا اگرچہ بظاہر
 اس کا تابع ہی لیکن در حقیقت وہ تمامی امور انت مملکت میں بالاستقلال
 مختار ہی ابتداً کوہا میکادو کی طرف سے سپہ سالار تھا بعد ایک دو پشتہ
 کے خود پادشاہ بن بیٹھا اس باعث کہ میکادو جو سرگروہ ملت اور دین
 کا ہی اس کو چاہیئے کہ وہ امور انت دیہی میں ملوث نہ رہے *

دارالسلطنت جزائر جاپان کی شہر یدو ہی کہ کوبا بھی اُس ہی میں رہتا ہی اور یہہ شہر جزیرہ نیوفاونڈ میں واقع ہی اور میکادو شہر سیباکو میں جو اُسی جزیرہ میں شہر یدو سے دو سو تئیس میل دور ہی اور اُسی لئے اس جزیرہ کا دارالخلافہ تھا رہتا ہی *

اب ہم اُس مملکت کے مشہور شہروں کا حال بالاختصار لکھتے ہیں ازانجملہ ایک یدو ہی یہہ شہر جزیرہ نیوفاونڈ کے وسط میں بحر الکاہل کے کنارہ پر آباد ہی بداعت کثرت آبادی کے تعداد باشندوں میں اس کے اختلاف ہی مگر قول متفق علیہ یہہ ہی کہ پندرہ لاکھ سے بیس لاکھ کے درمیان میں ہیں وسعت اُس کی دس میل طویل اور سات میل عریض اور بیس میل اُس کا محیط ہی سرکیں اُس شہر کی نہایت عریض خوش قطع اور صاف ہیں اور مثل ممالک چین کے اکثر شہروں کی مانند ہر ایک پیشہ وروں کے بازار علیحدہ علیحدہ ہیں مکانات بھی ایک منزل نہایت دو منزل سے زیادہ بلند نہیں اور اکثر لکڑی کے بنے ہوئے ہیں اگرچہ مکانات شامی وسیع اور خوش قطع بنے ہوئے ہیں لیکن وہ بھی بہت بلند نہیں اور کوبا جسکا دوسرا لقب ٹائی کون ہی بیچ شہر میں رہتا ہی اور محل اُس کا بطور قلعہ کے بنا ہوا ہی چنانچہ اُس کے چاروں طرف گہری کھائی کھدی ہوئی پانی سے بھری ہوئی ہی اور اُس قلعہ کے گرد پانچ برج مضبوط بنے ہوئے اور بیچ میں اس کے بہت عمدہ محل اور باغ اور باغچے لگے ہوئے محیط اُس قلعہ کا آٹھ میل ہی اور اُس شہر میں کئی نہریں جاری ہیں جنکے دونوں کناروں پر درخت لگے ہوئے ہیں *

دوسرا شہر میاکو ہی جو میکادو کی دارالحکومت ہی جسکو دائرے بھی کہتے ہیں زمانہ قدیم میں تمام مملکت جزائر جاپان کا یہی دارالخلافہ تھا باشندے اس کے تخمیناً پانچ لاکھ اُن میں سے پچاس ہزار پوجاری ہیں اُس شہر کے بڑے ہندروں کی صورتوں میں سے سب

سے بڑی صورت اسی فٹ بلند ہی طول اس شہر کا چار میل اور عرض تین میل سڑکیں اس میں اگرچہ تنگ ہیں لیکن خوش قطع اور ہمیشہ صاف رہتی ہیں اور یہہ شہر جزیرہ نیوفاؤنڈ کے حصہ جنوبی میں واقع ہی ہر چار طرف اس کے وسیع میدان چو کثرت کشتکاری اور باغ و باڑی سے خوب سرسبز ہیں اور گرد اُن کے چاروں طرف پہاڑ محیط بہاغت زیادتی علماء اور فضلاؤں کے صدر دیوانی تمام مملکت کی اسی شہر میں ہی اور اہل ہنر بھی اس میں بہت ہیں اور عمدہ صندوق اور دیشمی کپڑے اور بہت چیزیں لایق تحفہ غیر ملک کے بھی اس شہر میں ہوتی ہیں اور تجارت اس کثرت سے ہوتی ہی کہ ہر ایک مکان دوکان معلوم ہوتا ہی اور ہر ایک دوکان ہر ایک قسم کی جنس تجارت سے مالا مال اور کوچہ و بازار میں ہر وقت لوگوں کی کثرت ہوتی ہی *

جزیرہ بیمبو کی دارالامارت شہر مچھہ سمالٹی ہی لیکن بہاغت ممانعت آمدورفت اہل فرنگ کے بجز نام کے حال اُسکا معلوم نہیں *

شہر اوسا کا جزیرہ نیوفاؤنڈ میں شہر میاگو سے جانب جنوب بیس میل کے فاصلہ سے رود یدو گالا پر واقع ہی تجارت اُس میں بہت ہوتی ہی اور رود مذکور میں سے بہت نہریں کات کر شہر میں لائے ہیں اور یہہ نہریں اُس قدر وسیع ہیں کہ کشتی بلکہ چھوٹے جہاز جنس تجارت سے بھرے ہوئے پیچ شہر میں جاسکتے ہیں اور ان سب نہروں بلکہ ندی کے بھی دروں طرف سڑکیں پختہ پتھر کی چٹانوں کی بنی ہوئی ہیں اور سڑکوں سے ہانی کے اندر تک سیڑھیاں بطور نہایت کے بنی ہیں کہ جہاز پر سے لوگ اتر کر باسانی کنارے پر چڑھ جاتے ہیں اور سب ندیوں اور نہروں پر لکڑی کے پل نہایت منقش اور خوش قطع بنے ہوئے ہیں باشندے اسکے تحمیناً ایک لاکھ پچاس ہزار *

شہر نگرساکی جزیرہ کیوسو کے مغرب طرف خلیج امورا پر واقع ہی یہہ شہر بہت مشہور بندر ہی بندر خاص چار میل طویل اور تحمیناً

ایک میل عربیہ اور شہر خاص ایک میل لٹیا اور ایک ہی میل چوڑا
 ہے تین طرفہ عموداً بلند بلند پہاڑ محیط ہیں بیچ شہر میں ایک
 بڑی نہر جاری ہے جس پر پینتیس پل بنے ہوئے ہیں جن میں سے پندرہ
 سنگین ہیں عمارات اس شہر کی خصوصاً مندر جو تمام شہر میں قریب
 ساٹھ مندروں کے ہیں اکثر بلند اور خوش قطع بنے ہوئے ہیں باشندے
 اس کے پچاس ہزار علاوہ اس بندر کے اور دو بندر ہاکو ڈائی اور کاناگارا
 ہیں اور اہل فرنگ کی آمدورفت سنہ ۱۸۵۸ع سے اس میں
 جاری ہے *

ماسواہ ان کے شہر اور قصبہ بھی بہت ہیں اور جس مقام کی زمیں
 سیر حاصل ہے وہاں استدر آبادی ہے کہ دور سے دو قصبے جو نزدیک
 نزدیک واقع ہوں ایک ہی معلوم ہوتے ہیں از روئے تخمینہ کے باشندے
 اس کے دو کروڑ پچاس لاکھ سے قریب کروڑ تک ہیں زمین اس جزیرہ
 کی ہر فضا اور سیر حاصل آب و ہوا بھی معتدل اور جزیرہ جاپان
 میں پہاڑ بہت ہیں جن میں گاہیں سونے چاندی اور تانبے کی ہیں
 بعض پہاڑ ان میں سے شعلہ دار یعنی آتش فشاں ہیں جسے ہندی میں
 جوالا مکھی کہتے ہیں زلزلہ اسمیر بہت آتا ہے غذا یہاں کے باشندوں کی
 چانول اور وہ مچھلی جو دریائے شور میں پیدا ہوتی ہے اور جزیرہ
 جسو کے اطراف شمالی میں دوستین بہت عمدہ ہوتے ہیں اہل فرنگ
 اشیائے فرنگستانی وہاں لیجاکو پوستین وہاں سے لاتے ہیں ان جزیروں
 مرقوم الصدر کے سوا اور کوئی جزیرہ زیادہ نامور اور قابل ذکر قطع ایشیا
 کی حد شرتی پر نہیں ہے مگر جو چین سے متصل ہے تاکن پر
 جزائر ہائے نن اور صوبہ نوہن کے مقابل میں تاؤران یعنی فورموسا اور
 شہر ننگ پو کے مقابل میں مجموعۃ الجزائر چوسان ہے جو شاہ چین
 کے ماتحت ہے اور جاپان سے جنوباً مجموعۃ الجزائر لوچو چھوٹے چھوٹے
 جزیرے ہیں باشندے اس کے حسن اخلاقی میں معروف ہیں *

جزیرہ ہائی نان صوبہ کانگ چو سے جو ایک جزیرہ نما کے جنوبی سمت پر واقع ہے بواسطہ ایک آبنائے کے جو پندرہ میل چوڑی ہے اُس جزیرہ نما سے منفصل ہے اور شہر کان تونگ سے دو سو بیس میل کے فاصلہ پر جانب مغرب واقع ہے اور یہہ جزیرہ قریب دو سو میل کے لنبا اور سو میل کے چوڑا ہے وسعت میں اُسکے بڑے اونچے پہاڑ چنہر ہمیشہ برف پڑتا ہے اور وہ برف سے چپہہ دھتے ہیں واقع ہیں دامن میں اُسکے درخت کثرت سے پیدا ہوتے ہیں کہ باشندے اُس جزیرہ کے اُنکو کٹ کر جہاز کشتی وغیرہ کے بنانے میں صرف کرتے ہیں اور اُسکی تجارت سے بہت مالدار ہیں بلکہ آسودگی کے سبب کشتکاری بھی وہاں بہت ہوتی ہے دارالامارۃ اِس جزیرہ کی کانگ چو ہے ایک نایب شاہ چین کی طرف سے اُس میں رہتا ہے یہہ شہر اِس جزیرہ میں جانب شمال واقع ہے مردم شماری اُسکی تخمیناً دو لاکھ اور کل جزیرہ کی قریب دس لاکھ کے ہے *

لوران جسکو اہل فرنگ خوشنمائی کے سبب فورموسا کہتے ہیں اور صوبہ فوکیں سے (جو حد اُسکے قریب ہے) اُسی میل کے فاصلہ پر اور شہر امرئی سے ایک سو تیس میل پر واقع ہے یہہ جزیرہ دو سو پچاس میل لنبا اور اُسی میل چوڑا مگر کم و بیشی عرض سے اوسط عرض چالیس میل چوڑا ہے حد غربی میں اُسکے خوب سیر حاصل ہے اور فضا بہت خوشنما اگرچہ پہلے اہل پرتگیز اور ہائی لینڈیز کے قبضہ میں تھا مگر اہل چین نے پھر اُسکو لے لیا اُسکے مشرق پر زیادہ کوهستان اور ویران ہے کہ وہاں صرف وحشی لوگ مثل بھڑا کالہل کے جزائر کے بود و باش رکھتے ہیں اور وہ لوگ برہنہ دھتے ہیں اور اپنے جسموں کو زیبائش کے طور پر تیل سے گوندتے ہیں خلیج کان تون میں انگریز اور پرتگیز نے دو جزیروں کو اپنے قبضہ میں کر لیا ہے چنانچہ پرتگیز نے مکائو کو جسکا بیان پہلے گذرا اور انگریزوں نے ہون کون جو خلیج مذکور کے

مہانہ کے مقابل پر واقع ہی اور بندرگاہ ہونے کے سبب سے آباد ہو گیا ہی
لنبا ئی اس جزیرہ کی شرقاً غرباً آٹھ میل اور چوڑائی دو میل سے لیکر
چھ میل تک ہی اس کی شمالی حد پر پہاڑ سو فٹ سے لیکر ہزار فٹ
تک اونچا ہی جہاں سے سنگ گروانت جو عمارت کے کام میں بہت
مضبوط ہی کھود کر لاتے ہیں سمت جنوب اسکے زیادہ نشیب ہی مگر
کشتکاری اور زراعت بسبب پہاڑ اور پتھر کے یہاں نہیں ہو سکتی ہی *

مجموعۃ الجزائر چوسان یہہ جزیرے ملک چین کے قریب ایک
بڑے خلیج کے مقابل میں واقع ہیں اور روڈینگ سی کوانگ کے سمت
جنوب میں تخمیناً ستر میل کے فاصلہ پر تعداد ان کی بلا شمار ہی
چنانچہ جہاز کے ذریعہ سے ساتھ میل کا سفر طی کر کے تین سو جزیرے
دیکھنے میں آئے پر ان میں سب سے بڑا جزیرہ جو خاص چوسان موسوم
ہی تخمیناً چالیس میل لنبا اور بیس میل چوڑا اور خوب سیر حاصل
ہی دارالامارۃ اسکا تنگ ہائی بہت خوش قطع شہر ہی اسکے بیچ میں
بجائے راستہ کے نہریں جاری ہیں جس میں کشتی کے ذریعہ سے آمد و رفت
اور سیر کرتے ہیں باقی اکثر جزائر چھوٹے ہیں پر سب سرسبز اور سیر
حاصل چنانچہ ان میں سے ایک پوٹو نام جزیرہ کو چین والے بسبب
خوشنمائی کے اور خوش گوار آب و ہوا سے مثل فردوس سمجھتے
ہیں *

جزائر فوجو تخمیناً چار میل کے فاصلہ پر ملک چین کی مشرق
طرف پر اور جزیرہ فورموسا کے مابین شمال اور مشرق واقع ہی ان
جزیروں کی تعداد چھتیس ہی اور ان میں سب سے بڑا ستر میل
لنبا اور دس بارہ میل چوڑا سب کے وسط میں واقع ہی اہل فرنگ
وہاں کم گئے ہیں کہتے ہیں کہ آب و ہوا وہاں کی خوش اور زمین
سیر حاصل اور ہر طرح کا میوہ وہاں پیدا ہوتا ہی بلکہ پہاڑوں میں
تانبے اور رانگے کی کانیں وہاں بہت مفید ہیں اور باشندے وہاں کے

ماتحت حکومت چین اور خلیق ہیں مگر مثل جاپان والوں کے
غیر ملک کے آدمی سے پرہیز رکھتے ہیں *

چوتھی فصل

بلاد ترک یعنی مملکت آل عثمان کے بیان میں جو

قطعة ایشیا میں واقع ہیں

قطعة ایشیا میں سلطان روم کے ماتحت جو ممالک ہیں حدود اربعہ
اُن ممالک کے یہہ ہیں حد شمالی پر بحر مرمرا اور بحر اسود اور
کچھ حصہ گرجستان اور حد شرقی پر ایک حصہ گرجستان اور
مملکت عجم اور حد جنوبی پر خلیج عجم اور رادی شام اور مملکت
عرب اور بحر روم اور حد غربی پر بحر روم اور بحر مرمرا اور بگاز
کلیبولی یعنی دارڈنیلز جو بحر روم کو بحر مرمرا سے ملاتا ہی اور
بغازتسلطانیہ جو بحیرہ مرمرا اور بحیرہ اسود کے درمیان میں ہی واقع
ہیں *

طول اعظم اُن ممالک کا راس بابانیہ سے دامن غربی جبل اراراط
تک ایک ہزار میل جغرافیہ ہی اور وہ بابانیہ ۴۵ درجے ۵۱ دقیقے
۴۰ ثانیہ طول شرقی سے اور ۳۹ درجے ۴۰ دقیقے عرض شمالی سے
دامن کوہ اراراط تک جو ۴۵ درجے طول شرقی پر ہی قباس
کیا جاتا ہی اور عرض اعظم اسکا راس خلیج عجم سے مصب نہر باتونانیہ
تک نوسو بیس میل ہی اور رقبہ اسکا پانچ لاکھ میل مربع اور باشندے
اُن ممالک کے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ ہیں اور یہہ مملکت چھ بڑے بڑے
ملکوں میں منقسم ہی ایک کوچک ایشیا جسکو بر اناضول بھی کہتے
ہیں دوسرا ارمینیا یعنی بلاد ارمن تیسرا گرجستان جسکو عرب لوگ
بلاد اکراد کہتے ہیں چوتھا الجزیرہ یعنی دوآبہ جو درمیان دجلہ اور
فرات کے واقع ہی پانچواں عراق عرب چھٹا سوربہ اور فلسطین جسکو

برشام بھی کہتے ہیں اب ہم ہر ایک ملک کا حال بالتفصیل بیان کرتے ہیں *

ایشیائے کوچک کا بیان اور جو جزیرے کہ اسکے متعلق ہیں

اس ملک کا نام ترکوں کے نزدیک براناضول ہی اور در حقیقت براناضول اسکا ایک صوبہ ہی چنانچہ ہم بیان کریں گے *

حدود اربعہ اسکے یہہ ہیں سمت شمال بحر مرمر اور بحر اسود اور بطرف مغرب بغاز قسطنطنیہ اور بحر مرمر اور بحر روم اور بغار لیبیولی اور جانب جنوب بحر روم اور بطرف مشرق وہ خط مفروضہ جو خلیج اسکندرون سے شمال شرقی تک یعنی جہاں کوہ لکام اور کوہ دورین جسکو زمانہ سابق میں طاروس اور کوہ طار کہتے تھے ملے ہیں اور وہاں سے اُن پہاڑوں پر گذرتا ہوا ثغراء نوشیرواں نک جو نہر فرات سے قریب ہی اور وہاں اُن پہاڑوں پر سے جو حد غربی فرات سے متصل اور ۴۰ درجے عرض شمالی اور ۴۲ درجے طول شرقی سے قریب ہیں ہوتا ہوا اور حد بلاد ارمینیا تک مفروض ہی الغرض حد شرقی بحیرہ اسود پر تمام ہوئی ہی عربوں نے اسکا نام ارض روم رکھا ہی اسواسطے کہ زمانہ قدیم میں قیصر روم اور قسطنطنیہ کے ماتحت تھا اور اسی سبب سے ارمینیا میں بھی اسکا نام ارض روم ہی اور شمالی شرقی کے قطعہ کا نام ترکوں کے نزدیک رمیلی ہی اور اُسی زمانہ میں اُن شہروں کا نام جو مسلمانوں اور رومیوں کے ملکوں کے قریب ہیں ثغور شام اور جزیرہ رکھا اُن شہروں میں سے بعضے یہہ ہیں ملطیہ حدت مرعش ہارونیہ جو خلیفہ ہارون رشید کی طرف منسوب ہی اور عین زربہ اذنہ عرسوس ابواسحاق امطخری نے کتاب الاقالیم میں لکھا ہی کہ مینہ شام کو ثغور کے نام سے جمع کیا یعنی ثغور شام رکھا کیونکہ بعضے قطعہ اُنہیں سے ثغور شام اور بعض ثغور جزیرہ کے نام سے پہچانا جاتا ہی حالانکہ شام میں

یہہ دونوں داخل ہیں اس واسطے کہ جو فرات سے اس پار ہی شام میں داخل ہی اور ملطیہ سے مرعش تک ثغور جزیرہ کا اس سبب سے نام رکھا گیا کہ جزیرہ کے باشندے وہاں کے لوگوں سے راہ و رسم رکھتے ہیں نہ اس لئے کہ وہ جزیرہ ہی انتہی کلامہ “ اور یہہ بلاد زمانہ قدیم سے کئی ایک چھوٹی چھوٹی مستقل ریاستوں پر منقسم ہیں ممالک جنوبیہ میں سے ملیسیا جو جانب جنوب بحر مرمر کے ہی اور لودیا جو ملیسیا سے جنوب کی طرف ہی اور اس سے دکین کی طرف کاریا ہی اور لیسیا اور یسیدیا اور کلیکیا جو بحر روم پر ہیں اور جہات شرقیہ میں سے بیسینیا اور فنطوس بحر اسود پر اور کینوکیا ارمینیا اور سورہہ کی سرحد پر مشرق کی طرف اور مابین فنطوس کے جو شمال کی طرف ہی اور کلیکیا کے جو جنوب کی جانب ہی اور جہات متوسطہ میں سے غلاطیہ اور فروغیہ ہیں پیشتر ممالک فروغیہ کی شوکت زیادہ ہوئی اور ان ملکوں میں سے اُسکے تابع ہوئے بعد اُسکے مملکت بودیا کی سلطنت قوی ہوئی اور نہر ہالیس کے جسکو فی زمانہ نزل ارمن کہتے ہیں جو ملک کہ بطرف مغرب واقع ہیں سب پر ملک کریسوس پادشاہ اور باقی پر مادیا اور فارس کے پادشاہ غالب ہوئے پھر ملک قورش یعنی خسرو نے جو مادیا اور فارس کا پادشاہ تھا کریسوس پادشاہ کے ملک پر سنہ ۵۴۸ برس قبل حضرت مسیح علیہ السلام کے فتح پاکر اور سب ملکوں کو اپنے ممالک محروسہ میں داخل کیا اسکندر بن فیلقوس مقدونیہ کے عہد تک جس نے کہ مارک فارس پر فتح پا کے اکثر ممالک اُنکے جو ایشیا میں تھے لے لئے تھے ملک قورش کے قبضہ میں رہے بعد وفات سکندر کے یہہ ممالک مملکت سورہہ میں داخل ہو کر ماتحتت سلاطین سلوقدنیہ کے ہوئے بعد اُسکے رومیوں نے سب ایشیا کے حصہ جو نہر فرات کے پچھم طرف تھے لے لئے اور سنہ ۱۱۰۰ ع تک بعد مسیح علیہ السلام کے یہہ بلاد رومیہ اور قسطنطنیہ کے قیصروں کے ماتحتت رہے

جب کہ ممالک جنوب اور شرقی میں سلاطین سلجوقیہ غالب ہوئے اور وقت خرابی سلطنت سلجوقیہ کے یعنی بعد وفات سلطان علاوالدین ثانی سلجوقی کے سنہ ۱۳۰۰ ع میں سلطان عثمان غازی کے امراء جنگجو ترک عثمانیہ کہتے ہیں اُنکے بڑے حصے پر غالب ہوئے اور سنہ ۱۳۸۶ ع میں یہ سب ممالک سلاطین عثمانیہ کے ممالک محروسہ میں داخل ہوئے عثمانیہ ترکوں کی اصل تاتار سے ہی وہاں سے اطراف بکھر خضر میں آئے ترکوں کے نزدیک یہہ بلاد تین بڑی بڑی قسموں میں منقسم ہیں اول اناضولی شمال غربی میں دوسری قرمان جنوب شرقی میں تیسری قسم ارض روم یعنی ارض رومیلی شمال شرقی میں اور ان بلاد کو کئی ایالتوں یعنی ریاستوں میں بھی تقسیم کیا ہی چنانچہ ایالتہ اناضول اور ایالتہ ترمان اور ایالتہ سیواس اور طرابزون اور قونیا اور مرعش اور اذنہ یہہ قسم ثانی یعنی ریاست ایک حال پر قائم نہیں رہتی اسی واسطے ہم اُسکی طرف ملتفت نہیں ہوتے *

کوچک ایشیا کے بلاد اُونچے اُونچے پہاڑوں کے سلسلوں کے سبب سے جنگلہ، درمیان وسیع دشت اور اچھے پر فضا میدان ہیں باہم متفرق ہیں اُن سلسلوں میں سے ایک سلسلہ کوہ ایدا ہی شمال غربی کی طرف ترک اُسکو قرہ طاغ کہتے ہیں بلندی اُسکے سب سے بلند تیلے کی چو خلیج اور میت کے قریب ہی پانچ ہزار دو سو بانوے فٹ ہی اِس تیلہ کا نام جبل غرغار ہی پتر یہہ سلسلہ جانب مشرق ایک سو چار میل جغرافیہ تک چلا گیا ہی اور اُن نہروں کے منخرجن کے بیچ میں جو بحیرہ مرمر اور بکھر روم کی طرف بہتی ہیں فاصل ہو کر پھر وہاں سے جنوب شرقی کی طرف پھر کر دو سو بیس میل دشت قونیا کے کنارہ تک چلا گیا ہی اِس حصہ کا نام ترکوں کے نزدیک مراد طاغ ہی جنوب غربی کی طرف اُسکی بہت شاخیں پھوٹی ہیں اور اُسکے کنارہ غربی پر کوہ اوروس کا سلسلہ آ ملا ہی جو جہات جنوبیہ میں شرقاً پھیلا ہوا ہی

اُسکے اُور بتکو روم کے بیچ میں ایک دشت تنگ واقع ہے اور جبل لکام سے کہ جو جانب جنوب سوربہ تک لنبہا ہے ملا ہوا ہے جبال طوروس مذکور میں ایک تیلہ ہے جسکی بلندی دس ہزار فٹ ہے اور اس سلسلہ کے اُتر طرف ایک اور سلسلہ ہے جسکا حسنہ طاغ نام ہے اور ان دو سلسلوں کے درمیان میں ایک دشت پر قضا ہے جسمیں سب طرح کے درخت و نباتات پیدا ہوتی ہیں اُس کا نام بستان ہے اور اُسی دشت میں بستان ایک شہر ہے جو نہر قزل ارمن کے منہج کے نزدیک آباد ہے سلسلہ حسنہ طاغ شہر بستان سے شمال شرقی کی طرف شہر سیواس کے پورب والے حصے تک اور وہاں سے پورب طرف نہر فرات تک لنبہا چلا گیا ہے لیکن ارکی طاغ جو جانب جنوب شہر قیساریہ سے دس میل کے فاصلہ پر ہے کوچک ایشیا کے سب پہاڑوں سے زیادہ بلند ہے اِس واسطے کہ تیرہ ہزار ایک سو فٹ عموداً بلند ہے اور قیرۃ سو بلکہ ایک سو اسی میل سے نظر آتا ہے اور ان شہروں کے پہاڑوں میں سے ایک سلسلہ ہے کہ جو فرات کے منہج سے لیکر پچھم طرف سیواس اور طرقات کے بیچ میں قزل ارمن تک لنبہا چلا گیا ہے اس کے شمالاً اور جنوباً بہت سی شاخیں پھرتی ہیں جبال اولمپوس جو قدما کی کتابوں میں مشہور ہے پس یہ شہر بوسا کے قریب ہے اُسے فی زمانہ اناضولی طاغ کہتے ہیں بلندی اُس کی ۹۱۰۰ فٹ ہے اور نہر سکاریا اور قزل ارمن کے درمیان جو قطعہ زمین کہ واقع ہے اُس میں پہاڑ اور گھاٹیاں بہت ہیں اور اُسے الکس طاغ کہتے ہیں اور ان پہاڑوں کے پتھر سیاہ مائل بہ سفیدی ہوتے ہیں مگر نہر سکاریا اور قزل ارمن کے بیچ میں نیرادی بہت ہیں اور وہ ایک قسم کا سخت پتھر ہوتا ہے منار ہائے قدیم کی شکل پر جو بلاد مصر سے اور شہروں کی طرف لیجاتے ہیں اور ان بلاد کا سنگ رخام اور سنگ مرمر زمانہ سابق میں بہت مشہور تھا اِس اطراف میں زلزلے بہت آتے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ طیب اردوس قیصر کے

زمانہ میں تیورہ شہر کوچک ایشیا کے ایک دن میں اولت گئے کوہ اولمپوس پر زمانہ قدیم میں ایک برقانہ تھا مراد طاع میں بھی برانے برقانوں کی نشانیاں بہت ہیں لیکن کوچک ایشیا میں اب کوئی برقانہ بلند نہیں پایا جاتا اور اُس کے درمیان میں وسیع میدان بہت ہیں کہ جنمیں درخت نہیں ہیں بعضے میدانوں میں سبز نباتات ہیں اور بعضوں کی زمین شور اور اُس کی سر زمین میں شورہ اور کھانے کا نمک بھی پیدا ہوتا ہی *

نہروں کا بیان

ان شہروں کے پہاڑوں سے بہت نہریں بڑی اور چھوٹی نکلیں ان دریاؤں میں جو ان بلاد کو محیط ہیں گرتی ہیں لیکن اکثر نہریں اسکی بسبب قریب ہونے چہال طوروس کے بھر روم سے چھوٹی ہیں اور بڑی نہریں اس کی شمال کیطرف بہتی ہیں اس سبب سے کہ اُس پانی کے واسطے جو وسط بلاد میں سے نکلتا ہی جانب جنوب کوئی راستہ نہیں ہی ان سب نہروں میں سے بڑی نہر ہالیس ہی جسکو اب قزل ارمق کہتے ہیں اور یہ نہر دو نہروں سے کہ ایک مشرق کی طرف سے آئی ہی اور دوسری جنوب کی طرف سے مجتمع ہی اور یہہ حسنہ طاع شہر بستان سے نکلیں اولاً بطرف مغرب وادی بستان کے بہتی ہوئی نہر ایرنلی سے ملی ہی پھر شمال کی طرف پھر گئی ہی اور نہر ہالیس شرقی سیواس کے شمال مشرق کی طرف سے نکلیں مغرب کیطرف بہتی ہوئی نہر ہالیس جنوبی سے جا ملی ہی اور وہاں سے پہاڑوں کے پیچ میں سے بہتی ہوئی اُس نہایت بلندی سے کہ جو عرض شمالی سے (۵۲°۳۲'۳۱) درجے اور طول شرقی سے (۳۵°۱۱'۳۶) درجے پر ہی بھر اسود میں گرتی ہی طول اس کا قطع نظر کچی کے چار سو میل کے قریب ہی *

دوسری نہر ابریسّا ہی جسکو اب لشیل ارمق کہتے ہیں یہ نہر
 نکالپس سے بہت چھوٹی ہی اور یہ تین نہروں سے مجتمع ہی دو نہریں
 جنوب کیطرف سے جو شہر اماسیہ کے قریب ملی ہیں اور تیسری یورپ
 کیطرف سے بہتی ہوئی شہر مشکمہ کے قریب اُن دونوں سے ملی ہی بعدہ
 یہ نہر ابریسّا شمال کیطرف مائل بمشرق بہتی ہوئی شہر سمسون کے
 قریب بھکر اسود میں گرتی ہی طول اس کا مصب سے نہر شرقی کے
 استخراج تک قرۃ حصار کے قریب دوسو میل ہی *

تیسری نہر فنتسا ہی یہ نہر اُن پہاڑوں سے نکلی ہی کہ جو اُن نہروں
 میں کہ قرات اور بھکر اسود کیطرف بہتی ہیں فاصل ہیں یہ شمال
 غربی کیطرف ایکسو ساٹھ میل بہہ کر بھکر اسود میں گرتی ہی *
 چوتھی نہر سکاریا ہی جو وسط بلاد میں سے نکلیکر اولاً بطرف شمال
 غربی پھر بجانب شمال شرقی بہہ کر بھکر اسود میں گرتی ہی طول اسکا
 دوسو پچاس میل ہی اس میں اور بہت چھوٹی چھوٹی نہریں بھی
 آکر ملی ہیں اُن میں سے جو مغرب کی طرف سے آملی ہیں اُنکا استخراج
 جبل مراد طاغ میں ہی اور جو مشرق کی طرف سے آئی ہیں اُنکا استخراج
 الکس طاغ میں اور جبل مراد طاغ کے دامن غربی سے بہت نہریں نکلیکر
 بھکر روم میں بھی گرتی ہیں اور قرۃ طاغ کے شمال مغرب کی طرف سے
 کئی نہریں نکلیکر بھکر مرموا میں جاملی ہیں اُن نہروں میں سے
 کہ جو بھکر روم میں گرتی ہیں بڑی نہر میاندر ہی جسکو اب غریملی
 اور بیوک مندر کہتے ہیں یہ مراد طاغ سے نکلیکر جنوب غربی کیجانب
 بہتی ہوئی ۲۰۳۷ درجے عرض شمالی سے قریب بھکر روم میں گرتی ہی
 اس میں بھی اتر اور دکن کی طرف سے بہت نہریں آکر ملی ہیں مگر
 اُن نہروں میں سے کہ جو دکن طرف بہتی ہیں بڑی نہر سیحون ہی یہ
 جبل طوروس کے اتر طرف سے نکلیکر اولاً جنوب غربی کی طرف
 بہتی ہی پھر کوہ نگر طاغ میں سے بہت تنگی سے گذر کر کہ اس مقام کا

نام ترکوں نے کولک بغاز رکھا ہی پھر دکن طرف مرّ کر شہر اڈنہ پر سے گذرتی ہوئی بھکر روم میں گرتی ہی اور وہ بغاز جبال طوروس میں ایک تنگ راستہ ہی جو کلیکیائے قدیم اور کنڈرکیائے قدیم میں فاصل ہی کلیکیا بطرف جنوب ہی اور کنڈرکیا بجانب شمال چونکہ یہ دونوں اسی آبنائے سے متمیز ہوتی ہیں اسی سبب اس مضیق کا نام باب کلیکیا رکھا ہی جب کہ ابراہیم پاشا والی مصر نے شہر اڈنہ کی حکومت پر غلبہ پایا اس باب کلیکیا پر ایک قلعہ نہایت بلند بنایا اور ان بلاد کے وسط میں ایک میدان ہی کہ طول اُس کا اڑھائی سو میل اور عرض تیرہ سو میل ہی اس کے پانی کے لیئے دریا کیطرف کوئی راہ نہیں ہی اسواسطے کہ ہر چار طرف سے پہاڑ اُس کو محیط ہیں اور ان پہاڑوں میں نہیں نکالکر کئی بھکروں میں گرتی ہیں اُن میں سے ایک بھکرہ سالکہ ہی جو وادی قریباً میں واقع ہی اس دشت کے اکثر بھکرے موسم سرما میں جم جاتے ہیں اور اس وادی کے اوتو طرف اور کئی وادی ہیں کہ اُن میں بھکرے بھی بہت ہیں اُن میں سے اکثر کھاری ہیں سب میں سے بڑا بھکرہ بصلہ ہی جو نہر سکاریا کے مخرج کے قریب ہی طول اُسکا تیس میل کے قریب اُس میں سے نمک نکالکر اُن اطراف کے ہر ایک مقام میں لپکاتے ہیں ہوا ان شہروں کی بہت اچھی ہی اور بہ نسبت اُن بلاد یورپ کے جو ان بلاد سے خط عرضی میں برابر ہیں ہوا یہاں کی اعتدال ہر زیادہ تر ہی اس واسطے کہ پہاڑ موسم گرما میں حرارت کو اور دریائے محیط ایام سرما میں ہر وقت کو لطیف کردیتے ہیں بخلاف بلاد جنوبیہ کے جو بھکر روم سے متصل ہیں گرمی زیادہ ہوتی ہی اور بھکرہ اسود کے اطراف میں سردی زیادہ پڑتی ہی *

کوچک ایشیا کے معدنیات کا بیان

طوائف قوتیا کدش خانہ کے قریب سے اطراف جنوبی شہر طرابزون تک تانبے کی کانیں ہیں اور چاندی کی بھی ہیں لیکن بہ نسبت زمانہ

سابق کے تیسرے حصہ سے زیادہ اب نہیں نکلتی نہر فرات اور بکر اسود کے قریب کے کل پہاڑوں میں تانبے کی کان ہونے کی علامات ہیں اور شہر عرب کپور کے قریب جو فرات پر واقع ہے چاندی اور سونے کی کانیں ہیں حضرت حزقیال نبی نے ص ۲۷ — ۱۲ میں فرمایا ہے کہ قوم توبال اور مساخ تانبے کے ہوتوں کی تجارت کیا کرتے تھے اور اُسی سر زمین میں رہتے تھے اور وہیں لوہے کی بھی کان ہیں وہاں کے لوگ اُس سے فولاد بناتے ہیں اور زمانہ قدیم میں زنجفر یعنی شکرگف کی کان اناضولی میں اور سونے کی لودیا میں اور بلور کی فنتوس میں اور سنگ مرمر کی جہات متوسطہ میں تھی لیکن فی زمانہ ان کانوں میں سے بعضی تمام ہو چکیں اور بعضی جو اب تک باقی ہیں انہیں سے بےاعت عدم احتیاج کے کوئی نہیں نکالتا زمانہ قدیم میں سنگ مقناطیس لودیا میں ملا تھا اسکا نام مغنیط سے مشتق ہے اور مغنیط ایک قوم ہے کہ شہر مغنیسیا کے اطراف میں جو نہر میاندر پر واقع ہے رہتی ہے اور وہیں حجر لودیا یعنی کسوٹی کا پتھر بھی ملتا ہے *

حاصلات کا بیان

جمیع اقسام کے غلے اور مصطکی اور املی نہر میاندر کے کناروں پر اور انگور سیاه و سفید اور آلوبخارے اور کئی قسم کے چانول کپاس سرور جھاڑ چیرہ اہل یعنی ہوہیر کے درخت اور بلوط کے جسکا پھل مازو ہے بڑے بڑے چنکل اور بن ہیں اور ایسی ہی جوز یعنی پیپل اور آس چنبیلی زرد آلو شفتالو سیب آلو بالو جوز لیموں انار خرہڑہ کئی قسم کے اور آولے کے درخت اور وہ نباتات جو زمین پر پھیلتی ہیں پیدا ہوتی ہیں بعضے کہتے ہیں کہ جنگلی انگوروں کا تنہ دوخت آدمی کے جسم کی مانند موتا ہوتا ہے لوگ جنگلی درختوں پر اُسکے واسطے منڈوا باندھتے ہیں زمین یہاں کی باوجود عمدہ اور سیر حاصل ہونے کے

اکثر خراب پڑی تھی اور بہ نسبت وسعت اُس ملک کے باشندے بھی اُسکے بہت تھوڑے ہیں اور حیوانات یہاں کے تو کئی گھوڑے نیل گائے بکری اور بھیرے ہیں اور شہر انکورا کے اطراف میں جو علاقہ قدیم کے شہروں میں سے ہے ایک قسم کی بھیرے ہوتی ہے کہ اُسکے بال لنبے اور باریک اور چمک میں حریر کی مانند ہوتے ہیں اُس سے کشمیر کی شالوں کی مانند شالیں بنی جاتی ہیں اور ایک قسم کی بکری ہوتی ہے کہ اُسکے بال نہایت عمدہ ہوتے ہیں ایک سال میں دو بار کترے جاتے ہیں اور ایک قسم کی بلی ہوتی ہے کہ جسم اُسکا بہت بڑا اور بال بھی اُسکے بہت اچھے ہوتے ہیں پھاڑوں میں اکثر کئی قسم کے چرند اور پرند جنگلی ہوتے ہیں *

اشیائے تجارت کا بیان

تجارت یہاں کی دو قسم ہے بکری یعنی دریائی اور بڑی یعنی خشکی دریائی تجارت اہل فرنگ اور رومیوں کے ہاتھ میں ہے اور بڑی اکثر ارمن والوں کے ہاتھ میں اکثر تجارتوں کی تجارت گاہ شہر ازمیر ہے اشیائے تجارت یہاں کی حریر انجیر بھیرے کے بال بکری اونٹ کا آدن روئی بکری کے مدبوغ چمڑے مازو کھربا لاجورد اور بعض دوائیں جیسے افیون مشک ریوند اور بعضے اقسام کے کپڑے جیسے طنائس اور بسط وغیرہ اور شہر ہرسا میں حریر اور اماسیا میں کتان بنی جاتی ہیں اور افیون قرہ حصار میں اور سیاه نمندوں کے بننے کے کارخانے اور طوالت میں تانبے کے برتن خصوصاً دھوہ خوری کے پالے بنانے کے کارخانے ہیں اور وہیں سے بکری کے مدبوغ فیلے چمڑے لے جاتے ہیں اور شہر ترسیس سے گہڑوں روئی السی جو مازو اور تانبہ لے جا کر بعض انکے قطعہ یورپ اور امریکہ سے چانول قہوہ اور شکر لاتے ہیں *

کوچک ایشیا کے باشندوں کا بیان

باشندے یہاں کے ترک ارمن روم ترکمان اور اکراک ہیں اور جنکو ہم ارمنی کہتے ہیں انہیں سے تین خمس $\frac{3}{5}$ ارمن اور روم ہیں ارمن روم سے زیادہ ہیں اور وہ اکثر تجارت کرتے ہیں اور مال پیدا کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور روم بعضے کشتکاری کرتے ہیں اور بعضے ارمن کی مانند تجارت لیکن اپنے ہمسکسوں کی طرح سب کے سب جھوٹے اور مکار اور کینہور ہوتے ہیں اور ترک بھی بعضے کاشتکار اور پیشہور ہیں قائبے اور فولاد کی صناعی میں انکو بہت دخل ہی اور ترکمان کی کئی قومیں ہیں ہر قوم میں ایک شینخ یا امیر ہوتا ہی جو اپنی قوم پر حاکم ہوتا ہی اور ان لوگوں کی گذر اوقات گھوڑوں اور چارپایوں کے ہالنے پر ہی اور یہہ در اصل ترک ہیں جب بلاد تاتار سے آئے ہیں انہی حالت اصلی پر ہوتے ہیں مگر چور اس قوم میں بہت کم ہیں بخلاف اکراکیوں کے کہ جو اطراف مرعش اور حدود جزیرہ میں ہیں لوت مار اور چوری میں مشہور اور معروف ہیں *

کوچک ایشیا کے شہروں کا بیان

ایشیائے کوچک کے شہر بہ نسبت زمانہ قدیم کے چنداں مشہور نہیں رہے بلکہ اکثر ویران ہو گئے اور ہجز در و دیوار شکستہ کے اور کچھہ باقی نہیں زمانہ سابق میں شہر افسس اور لادیہ اور سردیس جو پادشاہ کرسس کی دارالخلافت تھا اور ملیطوس تمام روے زمیں کے شہروں میں زیادہ تر مشہور تھے اور جو شہر کہ فی زمانہ مشہور ہیں انہیں سے ایک شہر ازمیر ہی جو خلیج ازمیر پر واقع ہی اور یہہ شہر ہومیروس نامی ایک شاعر یونانی کا مولد ہی زمانہ قدیم میں یہاں ہومیروس کے نام کی ایک تصویر سنگ مرمر کی بھی بنی ہوئی تھی اور قریب آسکے اسکلابوس طبیب کے نام کی بھی تھی اور اسی شہر میں ایک کلیسا بھی تھا اُن سات کلیسوں میں سے کہ جو انیچیل میں بمقام سفر ریا مذکور ہیں اور اگرچہ

یہہ شہر زلزلوں اور لڑائیوں سے دس بار تباہ اور خراب ہوا لیکن اب بھی وہاں کے باشندے ایک لاکھ کے قریب ہیں انہیں سے ساٹھ ہزار ترک اور تیس ہزار روم اور آٹھ ہزار ارمن اور تین ہزار اہل فرنگ ہیں اور متواتر خرابیوں کے بعد اس شہر کے پھر آباد ہونے کے دو سبب ہیں ایک یہہ کہ یہہ شہر ایک ایسے خلیج پر واقع ہے کہ جو تجارت کے لئے ایک بندر کی طرح پُر واقع ہے اس سبب سے چہازوں کا لنگر یہیں ہوتا ہے دوسرے یہہ کہ آسکے اطراف اور قرب و چوار کی زمینیں سیر حاصل ہے کیونکہ بہاغت نہروں کے وہ تمام سر زمینیں خوب سیراب رہتی ہے انہیں دو سببوں سے تجارت خشکی اور تری کے وہاں آکر جمع ہوتے ہیں اشیائے تجارت اس شہر کی حریر روئی آون بھیڑ کے بال طنائس جو ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہوتا ہے جسمیں مشک لپیٹ کر رکھتے ہیں اور بسط یعنی سبتل پائی اور انجیر اور انگور اور ادویہ اور بعض جواہرات وغیرہ ہیں از میر سے دکن طرف پنہتیس میل کے فاصلہ سے کہ بجز کے کنارہ پر شہر افسس ہے اس شہر میں بجز کچھہ آثار قدیمہ اور بعض پل کے کہ جنہو ایک عظیم ہیکل آرطیس بنی ہوئی تھی اب اور کچھہ باقی نہیں اور شہر غزل حصار نہر میاندر پر واقع ہے یہہ وہی شہر مغنیسیایہ قدیم ہے اب فی زمانہ چار کوس کے گرد میں آباد ہے روئی اور سوت کی تجارت بہت ہوتی ہے ہیکل آرطیس کی جہر اس میں تھی اب کچھہ آثار باقی ہیں باغات یہاں کے نہایت وسیع جنہیں سرو اور تیزبات کے درخت بہت ہیں اور شہر ملیطیس قدیم جو نہر میاندر کے مصب سے دکن طرف آباد تھا اب اس میں بجز بعض آثار کے اور کچھہ باقی نہیں اور شہر از میر سے پورب طوف پچاس میل کے فاصلہ پر شہر سوت ہے جسکو زمانہ قدیم میں سرویس کہتے تھے یہہ مملکت لودیا کا ایک قصبہ ہے باشندے اس کے گائے بیل چراتے ہیں اور مٹی کے گھروں میں رہتے ہیں لیکن زمانہ سابق کے مکانات کے گھنڈر اب تک باقی ہیں جو اس شہر کی

عظمت قدیمہ پر دلالت کرتے ہیں شہر سروس کے اوتو طرف قریب آق حصار
 ہی اس کا نام زمانہ قدیم میں تبدیل تھا اور یہہ ایک نہر پہ آباد
 ہی جو نہر ہرموس میں گرتی ہی اور اُس قطعہ زمین کا عرض جسمیں
 یہہ شہر آباد ہی اور اُس نہر و نہر ہرموس سے مستند ہی اٹھارہ میل
 ہی سر زمین اس کی نہایت سیر حاصل اور شاد طول شرقی اس
 شہر کا (۷۸'۱۴) اور عرض شمالی اس کا (۳۹'۰۶) اس بستی میں
 ایک ہزار گھر ہیں ان میں سے ۳۵۰ روم اور پچیس یا تیس گھر ارمن کے
 ہیں اور باقی سب ترکوں کے *

سرویس قدیمہ سے بطرف مشرق مائل جنوب چالیس میل کے
 فاصلہ پر الہ شہر ایک قریب ہی جسکو زمانہ قدیم میں فیلاذیا کہتے تھے
 باشندے اس کے فی زمانہ صنعت رنگریزی میں مشہور ہیں اشیائے تجارت
 یہاں کی بہت ہیں کیونکہ یہہ اُن قافلوں کے جو شہر ازموں میں آکر جمع
 ہوتے ہیں سر راہ واقع ہی اور قریب اللہ شہر سے جنوب شرقی کی طرف
 شہر لایہ ہی جسکا نام اب اس کی حصا ہی اور یہہ نہر میاندر کے
 وادی میں ایک نہر پر واقع ہی جو نہر میاندر میں ہی گرتی ہی اب
 ایسا خراب اور ریزان ہو گیا ہی کہ اُس میں ایک گھر اور ایک کلیسا
 اور ایک مسجد تک باقی نہیں رہی اسکے قریب شہر دزآو ہی جسمیں
 ماندن غوطہ دمشق شام کے ایک غوطہ ہی سنہ ۱۷۱۵ع میں ایک
 ایسا بڑا زلزلہ آیا کہ جس سے بارہ ہزار آدمی ہلاک ہو گئے اس میدان
 میں حوضوں کے نشان بہت ہیں اور چونکہ وہاں زلزلہ بہت آتے ہیں
 سیواسطے اُسکو یونانی بلاد محترکہ کہتے ہیں اور اسی حصا سے پوز
 طرف چند میل کے فاصلہ پر شہر کو لوسایس قدیم ہی اور ازموں سے شمال
 کیطرف نہر کابکوس پر شہر یرغما ہی کہ زمانہ قدیم میں یرغاموس کے
 نام سے موسوم تھا باشندے اس شہر کے ترک روم ارمن اور یہود سب
 قریب ہند ہزار کے ہیں طول شرقی اسکا (۲۵) اور عرض شمالی

(۱۱۴۵) ہی اسمیں ایک جامع مسجد بہت بڑی ہی اور زمانہ سابق میں وہاں ایک کتب خانہ تھا جس میں بیس لاکھ جلدیں تھیں مرقس انطونیوس اور ملکہ کلو ابیرہ ان کتابوں کو مصر کو لے گئی اور یہہ شہر اس سبب سے بھی مشہور تھا کہ چالینوس طیب جو مشہور اور معروف ہی یہیں پیدا ہوا تھا اور شہر تروادہ قدیم بالتحقیق معلوم نہیں کہ کہاں تھا لیکن اسقدر معلوم ہی کہ کنارہ بحر ہر جزیرہ بیندوس کے قریب جو بغاز درندیل کے مدخل نے نزدیک آباد تھا *

شہر یوسا (۴۷، ۵۸، ۶۸) طول شرقی اور (۲، ۲۷، ۳۰) عرض شمالی پر اُس بیابان اور بقمہ سے جنوب شرقی کی طرف آباد ہی جو نہایت عمدہ اور سرسبز و سیراب اور بیس میل طویل اور چودہ میل عریض ہی مکانات اس شہر کے لکڑی کے ہیں اسی باعث اسمیں آگ اکثر لگا کرتی ہی بازار تنگ باشندے چار ہزار اور بعضوں کے نزدیک ساٹھ ہزار ہیں زمانہ سابق میں سلاطین عثمانیہ کی دارالسلطنت تھا اب ریشمین کپڑا بننے کے بہت کار خانے ہیں جن میں حریر بہت عمدہ بنا جاتا ہی *

شہر یما قدیم ہی جسکو اب ازنیک کہتے ہیں اور یہہ اُس بھیرہ کے پورب طرف ہی کہ جو بھر مرموا کے خلیج جنوبی سے متصل ہی اور بہت شہر قدیم کے پتھروں سے بنا ہی مگر ہمنے اسکو قابل الذکر نہ جانکر فقط اتنے ہی پر اکتفا کی اور وہ خلیج جو بھر مرموا سے نکلی ہی اُسکے پورب طرف شہر نوکومیدیا قدیم ہی جسکو اب ازنلمید کہتے ہیں اسی شہر میں سلطان قسطنطین نے وفات پائی تھی اب اسمیں سات سو گھر کے قریب ہیں اور اس سے شمال غربی کی طرف شہر خلکیدون قدیم ہی نئی زمانہ وہاں بجز باغات اور انکور کے درختوں کے اور کچھ نظر نہیں آتا شہر اسکوراز قسطنطینیہ کے قریب ہی باشندے اسکے تیس ہزار کے قریب ہیں اور جتنے قافلے کہ باہر سے قسطنطینیہ میں آتے ہیں سب اسی شہر کے بیچ میں سے ہرگز گذرتے ہیں *

میان اُن شہروں کا جو بحر اسود کے کنارہ پر واقع تھیں
 انہیں سے ایک شہر سمسون ہی جو طرل شرقی سے (۴۸) درجے اور
 عرض شمالی سے (۳۴) درجے پر واقع ہی باشندے اسکے ۳۸۰۰ کے قریب ہیں *
 دوسرا شہر طرابزون ہی باشندے اسکے ۲۵۰۰۰ اس شہر کو
 پادشاہ اندریانوس نے آباد کیا تھا اور سلطان سلیم اول اسمیں مدت تک رہا
 اشیائے تجارت اسکے پهل یعنی قوآنات اور شواب اور ریشمی اور سوتی
 کپڑے ہیں اور اُن شہروں میں سے جو بحر روم کے کنارہ پر یا اسکے قریب
 بلاد جنوبیہ میں واقع ہیں ایک شہر اذنه ہی جو نہر سیحون پر آباد ہی
 گرداگرد اسکے باغات اور وسیع میدانی بہت ہیں جنہیں شہتوت وراقن یعنی
 سفید شفتالو زرد آلو انجیر اور زیتون کے درخت ہیں اور یہہ شہر بہت
 پرفضا اور سرسبز و شاداب زمین پر آباد ہی نہر سیحون پر پادشاہ
 ہر مہدیانوس کے عہد کا بنا ہوا ایک پکا پل اب تک موجود ہی باشندے
 اسکے تیس ہزار کے قریب ہیں ابوالفدا نے احمد کاتب سے نقل کی ہی
 کہ شہر اذنه ہارون رشید نے آباد کیا تھا اور شہر طرسوس کو بھی اُسی نے
 شاید مراد اس سے یہہ ہی کہ اِن دونوں شہروں کو اُس نے رونق دی ہو
 کیونکہ یہہ دونوں شہر ہارون رشید سے پہلے بھی تھے اور یاقوت نے کتاب
 مشترک میں لکھا ہی کہ اذنه ایک مشہور شہر ہی جو ثور میں واقع
 ہی اور ابن حوقل نے کہا ہی کہ شہر اذنه جو نہر سیحون پر واقع ہی
 شہر مصیصہ کی مانند ہی جو نہر مذکور سے بطرف مغرب اذنه سے بارہ
 میل کے فاصلہ سے آباد اور اذنه اور طرسوس میں اتھارہ میل کا فاصلہ ہی
 اور طرسوس زمانہ سابق میں کلیکیا کا ایک قصہ تھا جسکو اچلی لی بھی
 کہتے ہیں حضرت یونس پیغمبر یہیں پیدا ہوئے تھے باشندے اسکے اب
 تیس ہزار کے قریب ہیں اشیائے تجارت یہاں کی گہنوں جو تل
 روئی اور تانبا وغیرہ ہیں ابوالفدا نے لکھا ہی کہ طرسوس مشہور شہر
 ہی کنارہ بحر شامی پر اور ابن حوقل نے لکھا ہی کہ طرسوس بہت

بڑا شہر ہے۔ اسمیں دو شہر پناہیں سنگیں بنی ہوئی ہیں اور نہایت آباد
 ہے اسکے اور سرحد روم میں بھڑ خانل ہیں *

بلاد جنوبہ میں سے ایک شہر ادالبہ کی طرف شرقی سے (۳۵، ۳۰)
 اور عرض شمالی سے (۵۰، ۳۹) پر باشندے اسکے آٹھ ہزار یہہ شہر خلیج
 ادلبہ پر بہت کثرت سے آباد ہے اور اسکے قریب خلیج مقبی پر شہر
 مقبری آباد ہے اسکے قریب و جوار میں ایک بڑا من ہے جہاں سے اکثر
 لایق تعمیر کے مصر کی طرف جاتی ہے اور قطران یعنی قاصور اور نمک
 اور چارائے اور لکڑی اس شہر سے جزیرہ رودس کی طرف جاتی ہے
 اور جزیرہ رودس کے مقابل خلیج مرمیرس ہے جو جہازوں کی آمدگاہ
 ہے محدط اس خلیج کا بیس میل کے قریب ہے اور وسط بلاد کے شہروں
 میں سے شہر کوتاہیہ ہے باشندے اسکے پچاس ہزار کے قریب ہیں یہہ
 شہر ریاست اناضولی کی دارالحکومت ہے وہ نہر جو شمال مشرق بہتی
 ہوئی نہر سکاریا میں گرتی ہے اس سے یہہ مغرب کی طرف واقع ہے
 اس شہر سے شمال مشرق طرف نہر مذکور ہے شہر اسکی شہر ہے اور
 اس سے شمال مغرب طرف نہر سکاریا کے کنارے کے قریب شہر شغرت ہے
 اور شہر کوتاہیہ کے چائے جنوب مایل بمشرق شہر ادوبن قرہ حصا ہے
 بداعت کثرت تجارت انیروں کے اس شہر کا یہہ نام رکھا ہے حال قریب
 دس ہزار آہ کے اس شہر میں آفروں فروخت ہوتی ہے اور دیوگاندے
 بھی اسمیں بہت بنتے ہیں اس شہر میں بارہ ہزار گہر ہیں طول شرقی
 اسکا (۳۵، ۲۱) اور عرض شمالی (۳۸، ۳۰) یہہ شہر ازمدیر سے ازمیر
 چالیس میل دور شہر انکور سے ایک سو چار میل کے فاصلہ پر ہے انشرفش
 جو ازمدیر میں فروخت ہوا ہے افیروں کا حصار اور ازمدیر کے بیچ
 میں کے شہروں میں پناہ جاتا ہے شہر قویا وسط بلاد کے قریب ہے
 زمانہ سابق میں سلاجوقیہ کا دارالسلطنت تھا اور سلجوقیہ
 منسوب ہیں سلجوق کی طرف جو تاتار کے سرداروں میں سے کسی کے وزیر کا

ہوٹا تھا! سنہ ۱۰۶۰ء مسیحی میں سلجوق مذکور لشکر عظیم کے ساتھ آکر سمرقند اور بخارا پر قبض اور مقصد ہو کر یہیں سے اُپنی قوم کے مسلمان ہو گیا۔ سلطنت اس کی شرقاً حدود چین سے غرباً اناضولی تک پہنچی بلکہ سوریہ اور مصر تک بھی نوبت آئی اور سلطنت غزوئے اسے بادشاہ کے سبب معرض زوال میں آئی بعد وفات سلطان مالک شاہ کے اُس کا ملک ایران و قرمان و سوریا اور قونیا چار مملکتوں میں تقسیم ہوا قونیا سب سے بڑی تھی فاما سے قسطنطنیہ کے قریب تک اور بھر اسود سے بھر روم اور بخردم سو یا مک بعد زوال سلطنت قونیا کے آل عثمانہ یہاں تک غالب ہوئی کہ تمام کوچک ایشیا پر قبض اور متصرف ہو گئی اب شہر قونیا کے گرد گرد شہر ہوا ہے کہ طول اُسکا قریب تین میل کے ہے اور قریب شہر کے باغات ہیں کہ اُن میں کئی اقسام کے میوے اور پھل ہوتے ہیں اُن نہروں کے باعث جو مغرب طرف کے پہاڑوں سے نکل کر شمال شرقی کی طرف سے بھڑوہ میں گرتی ہیں وہ باغات سرسبز اور سیراب رہتے ہیں بھڑوہ مذکور موسم سرما میں اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ دور دور تک اُس کے قریب و حوال کے میدان پانی سے چھپ جاتے ہیں یہی سبب ہے کہ وہاں کی زمینیں سیر حاصل ہے گندم، جوئی اور اسی خوب پیدا ہوتی ہے اور اِس شہر میں بسط اور طافس بہت بڑا ہے اُتار میں اور یہاں سے پکی ہوئی کھالیں نیلے اور زرد رنگ کی اکثر لوگ اچھاتے ہیں باشندے اِسکے دیس ہزار کے قریب ہیں اِس سے جنوب شرقی کی جانب چھاس میں کی مسافت ہے شہر قرمان ہے جو سلاطین قرمان کی دارالسلطنت تھا اور شہر انقرہ جسکو انکویہ بھی کہتے ہیں عرض شمالی اُسکا (۵۰، ۳۱) اور طول شرقی (۵۰، ۳۱) ہے اور یہ بہ نسبت سطح سمندر کے بہت بلند زمین پر واقع ہے اور اِس میں ایک بہت بڑا قلعہ ہے کہ شہر نصف سے زیادہ اُسکے اندر آتا ہے پورانے شہر کے نشانوں میں سے ہیکل چرینٹر اور ہیکل ٹھٹس قیصران کے

کہنڈر اُنچ تک موجود ہیں باشندے اسکے دس ہزار مسلمان پانچ ہزار نصارا اور دو ہزار یہودی ہیں اور اِسمیں بہتر کے بالوں سے جنکا ذر پہلے مذکور ہوا بہت چیزیں بنی جاتی ہیں اور ہر دس تختہ پچاس ہزار آتہ اُون روتاس مصطکی قتادہ گوند موم شہد اور بکری کے چمڑے وہاں سے لوگ بہت لے جاتے ہیں اور کوچک ایشیا کے شہروں میں سے ایک شہر اماسیا ہی (۱۲،۵۰) طول شرقی اور (۴۰،۴۵) عرض شمالی میں نہر ابریسّا کے کنارہ پر آباد ہی باغ اِسمیں بہت ہیں جو بباعث چشموں کے خوب سرسبز و شاناب رہتے ہیں باشندے اسکے پینتیس ہزار انہیں سے اکثر نصاریٰ ہیں استرابون جو بسبب تالیف کرنے کئی کتابوں کے علم جغرافیہ میں مشہور ہی یہیں پیدا ہوا تھا *

دوسرا شہر توقات ہی جو عرض شمالی سے (۵۵،۵۰) طول اور شرقی سے (۳۵،۳۰) پر واقع ہی یہہ شہر اماسیا سے جانب جنوب شرقی اٹھارہ گھنٹہ کی راہ پر نہر ابریسّا پر آباد ہی اشیائے تجارت یہاں کی تانبہ کے موتی اور آلات اور حریر اور بکری کے نیلے چمڑے وغیرہ ہیں اور اِس سے جنوب کی طرف چالیس میل کی مسافت پر نہر قزل رق کے قریب شہر سیواس ہی فی زمانہ خراب ہو گیا ہی وہاں کے باشندوں کی گذر گھوڑوں کے ہالنے سے ہوتی ہی اور اِس سے جنوب غربی کی طرف ۳۶ گھنٹے کی راہ پر نہر قرہ صو پر جو نہر فرات میں ملطیہ کے قریب گرتی ہی شہر قیساریہ دامن کوہ ارکی طاع پر آباد ہی بلندی اِس پہاڑ کی دس ہزار فٹ اور ہمیشہ اس پر برف جما رہتا ہی کہتے ہیں کہ زمانہ قدیم میں اِس شہر کا نام مساحہ نہا مساح بن یافث بن نوح علیہ السلام کے نام پر پھر طیباریوس قیصر کی طرف منسوب ہوا باشندے اسکے پچیس ہزار انہیں سے پندرہ ہزار اوسمن تین سو روم اور دیورہ سو یہوں ہیں اور باقی سب ترک اور کہتے ہیں وہ کلیسائے روم جو وہاں ہی اِسمیں قدیس باسیلیوس کی قبر ہی اور یہہ شہر بڑی تجارت گاہ ہی خصوصاً روٹی اور سوتی کپڑے وغیرہ کی بہت تجارت ہوتی ہی *

شہر ملطیہ یہہ شہر نہر فرات اور نہر قرہ صو کے مصب کے قریب ہی باشندے اسکے گیارہ ہزار انہیں سے آٹھ ہزار اہل اسلام اور باقی تین ہزار ارمن ہیں زمانہ سابق میں یہہ بہت بڑا اور مشہور شہر تھا لیکن اب بہت ویران ہو گیا ہی درخت اور میوے اور نہریں اسمیں بہت ہیں اور یہہ کثفا اور کرکر کے قریب چھوٹی دو منزل کی مسافت سے اور شہر ربطارہ سے شمال کی طرف ایک بڑی منزل کے فاصلہ سے آباد ہی اور اس ملطیہ میں ایک نہر لائے ہیں جو کل کے ذریعہ سے تمام شہر میں اور گرد بھی اسکے چار طرف جاری ہی اور اس شہر سے کچھ تھوڑی مسافت سے پہاڑ محیط ہیں جنہیں اخروت اور میوے کے درخت بہت ہیں لیکن بطور مال وقف کے کوئی انکا مالک نہیں اور ایسا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ شہر ملطیہ قدیم کی جگہ پر آباد نہیں ہی اور اس سے جنوب کی جانب فرات کے قریب شہر سمیسط ہی اور اس سے مغرب کی طرف شہر مرعش اور اس سے جنوب غربی کی طرف عین زبہ ہی اور یہہ سب ثغور میں داخل ہیں اور بعضے شام میں اور بعض کوچک ایشیا میں شمار کرتے ہیں مگر حدود مذکورہ کے موافق جو اس فصل کی ابتدا میں مرقوم ہیں کوچک ایشیا ہی میں معلوم ہوتے ہیں اسی باعث ہمنے بھی یہیں ذکر کیئے *

کوچک ایشیا کے جزوں کا بیان جو قلعہ ایشیا میں ہیں

جزیرہ مرمرہ اور جزیرہ ارتا کوئی وغیرہ بھر مرمرہ میں اور جزیرہ تنیدوس بغاز درٹن ایل کے مدخل کے قریب ہی اور یہہ ہومیروس شاعر یونانی اور مرجیلوس شاعر رومانی کے شعروں میں جنہوں نے اسکو نہایت سوسیز اور زر خیز لکھا ہی بہت مشہور ہی فی زمانہ اس جزیرہ تنیدوس میں ایک قصبہ ہی جسکے کنارہ شرقی پر ایک قلعہ بنا ہوا ہی اور جہازوں کا لنگر بھی وہیں ہوتا ہی شراب یہاں کی

نہایت عمدہ ہوتی ہی *

جزیرہ مستطی جسکو اسدوس بھی کہتے ہیں بغاڑا نہایت کے
 مہاتہ کے قریب ہی زباز سابق میں شراب کی عمدگی اور عورتوں
 کی خوبصورتی میں اور گائیوالر کی خوش آوازی میں مشہور تھا
 چنانچہ اب تک بی ویسائی ہی ہوا یہاں کی بہت اچھی ہی
 گویا مال ہمیشہ فصل ربیع ہی معلوم ہوتی ہی انگور زیتون مصطکی
 اور سب قسم کے میوے اور فواہ کے درخت بہت ہیں اور اس جزیرہ کے
 پہاڑوں سے نہریں اُپ ایک لاکھ اسمیں جاری ہیں جنکے باعث اسی
 زمین خوب سیلاب اور شاداب رہتی ہی اور کئی ایک جگہ مقور
 ہیں کہ چہاں چہاڑوں کا انگور ہوتا ہی طول اس جزیرہ کا ۳۶
 میل اور عرض ۲۵ میل ہی اور محیط سو میل کے قریب اور باشندے
 چالیس ہزار ہیں اور اسکے شہروں میں سے ایک شہر کسٹر ہی
 جو یورپ کی طرف ہی او دوسرا جریکو دو اسکے اُتر طرف ہی
 اور تیسرا کالونی جو خلیج کے سرے پر جزیرے کے وسط تقریبی میں
 واقع ہی کہتے ہیں کہ اس جزیرہ میں عورتوں کو مردوں پر فوقیت
 ہی والہ ملک اور نائبہ رئیسہ بھی رہتی ہوتی ہیں مرد ادبی عورتوں
 کے نام سے کنیت پاتے ہیں اور انفرادی اذکیں مراث پتی ہیں الغرض
 سب کاموں میں عورتیں قیم مقام مردوں کے ہیں حالانکہ یہہ باعث
 نہایت بُری ہی *

جزیرہ سکرو جسکو جزرہ مصطکی بھی کہتے ہیں اسواطے کہ
 مصطکی وہاں بکثرت ہوتی سب قسم کے میوے اور فواہ اسمیں دستیاب
 ہوتے ہیں باشندے اسی جزیرے کے اکثر رومی ہیں جو قریب ایک
 لاکھ دس ہزار کے ہیں انمیں سے تیس ہزار شہر سانس میں (جو اس
 جزیرہ کا دارالحکومت ہی) رہتے ہیں اسمیں اہل روم کے واسطے بہت
 بڑا مدرسہ بنا ہوا ہی اسی سنہ میں ترکوں نے وہاں چاکر پچیس ہزار

آدمیوں کے قریب قتل کیئے اور قریب تیس ہزار مرد و عورت کے قید کر کے شہر ازمیر اور قسطنطنیہ کے باراروں میں بیچنے والے *

جزیرہ ساموس حکیم فیسا غورس کا مولد ہی اور یہہ جزیرہ سکیو سے مشرق کی طرف بیالیس میل کے فاصلہ سے واقع ہی — طول اسکا چوبیس میل اور عرض بارہ میل اور محیط ستر میل ہی اسمیں پہاڑوں کے دوسلسلے ہیں جنمیں سے بعض پہاڑ کی بلندی ۲۷۵۲ فٹ ہی غلہ انکور خرپوزہ اور انار وغیرہ اسمیں بہت پیدا ہوتا ہی باشندے اسکے ساتھ ہزار کے قریب ہیں اور اسمیں ایک آہناے ہی جسکا عرض ایک میل ہی اور اس سے مغرب کی طرف جزیرہ نیکاریا ہی زمین اس جزیرہ کی سیر حاصل نہیں لیکن لکڑی قابل تعمیر کے بہت پیدا ہوتی ہی — باشندے اسکے جو قریب تین ہزار کے ہیں حالانکہ فقیر ہیں لیکن نہایت متکبر اور دعوی کرتے ہیں کہ ہم ملک قسطنطین کی اولاد میں سے ہیں اور جزیرہ استانگو میں طیب بقراط پیدا ہوا تھا اور اسمیں طیب اسکولاب کے نام کی ایک شکل بھی تھی *

جزیرہ پطروس چہاں یوحنا حواری نے کتاب رویا لکھی تھی *

جزیرہ کرید جسکو افریطس بھی کہتے ہیں طول اسکا ایکسو بہتر مہل اور عرض پچیس میل اور محیط پانسو میل ہی اسکے بیچمیں بلند بلند پہاڑ حائل ہیں فواکھات اور لکڑی اور سب پیدا واری کی چیزیں خصوصاً زیتون بہت ہوتا ہی — اس جزیرہ کے شہروں میں سے ایک شہر کانیا ہی جو شمال غربی کی طرف واقع ہی باشندے اسکے پندرہ ہزار کے قریب ہیں اور شمال کی طرف شہر کندیا ہی اسکے بھی باشندے تعداد میں کانیا کے برابر ہیں — زمانہ سابق میں اس جزیرہ میں عرب کی ایک قوم آئی تھی اب تک اُسی قوم میں سے اطراف چہل ایدا یعنی وسط جزیرہ میں کچھ لوگ باقی رہ گئے ہیں

یہ زبان عربی میں گفتگو کرتے ہیں اکثر باشندے اس جزیرہ کے ترک اور روم ہیں لیکن سب جاہل *

جزیرہ رومس طول اسکا چالیس میل اور عرض پندرہ میل اور محیط اسکا ایک سو بیس میل ہی اسمیں اور جنگل میں آٹھ میل کی مسافت ہی ہوا یہاں کی نہایت معتدل اور زمین خوب آباد زمانہ قدیم میں پیداواری خوب ہوتی تھی فی زمانہ آؤ جزیروں وغیرہ سے وہاں اکثر اشیاء قیمتی کی حاجت پڑتی ہی لیکن اب بھی شراب اور بعض قسم کے فواکات اور نیشکر وہاں سے اور جگہ لیتے ہیں گل باشندے اس جزیرے کے بیس ہزار کے قریب ہیں — دارالامارۃ اسکے شہر رومس ہی جو شمال شرقی کی طرف واقع ہی باشندے شہر کے تخمیناً چھ ہزار ہیں جنمیں سے پانچ ہزار ترک ہیں اور ایک ہزار یہود مگر عیسائیوں کے واسطے اسمیں رہنے کی ممانعت ہی ہو عجمیہ روزگار میں سے وہاں ایک پیتل کی پتلی ہی جو اسکے مدخل پر بنی ہوئی ہی قد اسکا ستر گز بلند اور دونوں پیروں کے بیچ میں تیس فٹ کا فاصلہ ہی کہ کشتیان انہیں کے پیچ سے آتی جاتی ہیں — اس جزیرہ کو مسلمانوں نے معاویہ بن ابی سفیان کے وقت میں فتح کیا تھا *

بحر متوسط کے وسیع جزیروں میں سے تیسرا جزیرہ قبرس ہی طول اسکا ایک سو چالیس میل اور عرض اعظم ساٹھ میل ہی اور اسمیں ایک خاکدانہ ہی جو بطور دم کے شمال شرقی کی طرف دور تک چلی گئی ہی اور اسکے وسط میں پہاڑوں کے دو سلسلے ہیں جو مشرق سے سیدھے مغرب کی طرف چلے گئے ہیں سردی کے موسم میں ان پر برف بہت گرتا ہی اور گرمی کے موسم میں ان کی طرف کی ہوا ان سلسلوں کے باعث دگ جاتی ہی اور دکن طرف کی گرم ہوا جو دشت افریقہ سے آتی ہی اس جزیرہ میں غالب ہو جاتی ہی اسی لئے یہ جزیرہ بہت گرم اور ہوا اسکی ردی ہی — زمانہ قدیم میں اس جزیرہ میں نو صوبے اور

بارہ شہر اور آٹھ سو پانچ گاؤں تھے اور باشندے اُس وقت میں دس لاکھ سے زیادہ تھے سنہ ۱۷۶۰ مسیحی میں ترکہ کے مالک ہوئے اب ستر ہزار کے قریب اسکے باشندے ہیں اور اسکے شہروں میں سے ایک شہر 'لیونسیا' ہی جسکو نبقو سیا بی کہتے ہیں — یہ شہر جزیرہ کے وسط میں اسے میدان پر واقع ہی جسکے ہر چار طرف پہاڑ محیط ہیں سابق میں یہ شہر شامان قبرس کا دارالسلطنت تھا اور شہر لارنیکہ جو بحر کے کنارہ جنوب شرقی پر آباد ہی چھاروں کانگرو بی یہیں ہوتا ہی نانبا اور حصار الغیلہ شب سرخ کرنا معدنیات میں سے اور شہوت زیتون — صنوبر — سرو — آس — بوقصہ — لالہ — نرگس — خشتش — اور کئی قسم کے پھل اور روئی اور غلہ وغیرہ اقسام نباتات میں قبرس میں بہت پیدا ہوتا ہی اور حریز بی بہت عمدہ ہوتا ہی خصوصاً شرب یہاں کی نہایت مشہور ہی اور الو چرب چرب اور پرند بھی وہاں ہوتے ہیں اور جنگلی پرند بھی کئی طرح کے ہیں لیکن جنگلی چار پاؤں میں سے بجز لوسبی اور خرگوش کے اور فوٹی نہیں البتہ سانپ بہت ہرتے ہیں بلکہ بعض ٹی پیسکا بھی اور قائل ہوتی ہی روئی کے کپڑے اور طنافس اس میں بہت بڑا جاتا ہی اور انڈر ہنرمند ہتھی بی یہاں ہوتے ہیں اورگ انکو اپنا کام بنوانے کے لیئے یہاں سے لیجاتے ہیں *

یہاں تک دوسرا حصہ جغرافیہ مسمیٰ بمرآت عرب کا تمام ہوا اب آگے تیسرے حصہ میں ممالک جنوبی اور وسط ایشیا کا مفصل بیان مذکور ہوگا *

غاطنامہ

جغرافیہ کے دوسرے حصہ کا

صفحہ	مطالعہ	رقبہ	تفصیل
۶	۷	عرض شہ لی (۶) درجہ	(۷۸) درجہ عرض شمالی
۸	۸	(۳۳) عرض جنوب	(۲۲) عرض جنوب
۹	۹	(۳۲۱۷) ...	(۳۲۱۷) ...
۱۰	۱۰	انتہائے مشرق اس آوازے یورنگ (۰'۵۹)	انتہائے مشرق اس آوازے یورنگ تک (۹۶) عرض شمالی اور (۹۷۰) طول شرقی
۸	۸	کیویا	... کیریا
۱۰	۲۰	راہوں	... راہوں
۱۲	۲۳	ہو ٹنگ ہو	... ہواڑنگ ہو
۱۵	۷	اُنکے نوکروں کی	... اُن لوگوں کی
۲۱	۲۱	وٹڈہ	... وٹڈیہ
۱۹	۸	منصب	... منصب
۲۰	۲۰	بہکر	... پیر کو
۲۲	۲۰	جدال	... جدال اور آل میں
۲۳	۱۲	تیر توم اور ارتش کے سنگم پر	ہر توم اور اوپ کے سنگم پر
۲۹	۲	مصیب	... مصیب
۳۵	۸	نصب	... نصب
۳۷	۹	پوتی	... پوتی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷	۱۶	فو	فو
۵۳	۵	ضعیف البیان	ضعیف البیان
۵۵	۱۳	ریت	ریت یعنی بالو
۵۶	۳	کان هو	کان صو
۶	۹	ہوتان	ہوزان
۶	۱۰	ننگ ہوئی	نیگیان ہوئے
۶۳	۱۳	یہی	یہی یہی
۷۲	۳	سیاکو	میاکو
۶	۳	اسی لیئے	ہلے
۷۵	۱۳	لوان	تاوان
۷۶	۱۹	فو چو	لو چو
۶	۶	چار میل	چار سو میل
۷۹	۶	ملہسیا	میسیا
۶	۱۳	قزل ارمن	قزل ارمن
۸۰	۱۱	طرا اژدون	طرا اژدون
۸۱	۷	قزل ارمن	قزل ارمن
۶	۱۶	اولمبوس	اولمبوس
۶	۱۹	قزل ارمن	قزل ارمن
۸۳	۳	یورپ	یورپ
۸۵	۲	ص ۲۷ — ۱۲	ص ۲۷ — ۱۲

W 2.29 910

This book was taken from the Library
on the date last stamped. A fine of
1 anna will be charged for each day
the book is kept over time.

